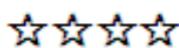


عقيدة المسلمين

(حصہ اول)



تحریر:

ڈاکٹر بشیر احمد

جامع مسجد توحید مرکز تنظیم المسلمين

نرود خواجہ فرید ہسپتال وہاڑی روڈ لمان

نام کتاب	حجیدہ اسلامین
مصنف	ڈاکٹر بشیر احمد
الیٹیشن	اول
تعداد	1000
من اشاعت	اگست 2004ء
کمپیوٹر کپیوزنگ	ڈرجمہ
پر محاذ	فونیکس الیٹیشنز سرسری ملتان

www.Almuslameen.info

www.BZUPAGES.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۖ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْعَيْنَاهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ
شَرِّورِ أَنفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مِنْ يَقِيْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلٌّ لَهُ وَمِنْ يُضِلُّهُ فَلَا
هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا أَعْبُدُهُ وَرَسُولُهُ! أَمَّا بَعْدُ
فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّمَا يُشْرِكُ
بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَا وَدَ النَّارَ ۝ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝
ترجمہ: بلاشبہ جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا پس حقیقت اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی
اور اس کا ملکانہ جہنم ہے اور خالموں کا کوئی مدگار نہیں ہے۔ (۲۷۔۔۔ المائدہ)
إِنَّ الشَّرِكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝

بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ (۱۳۔۔۔ لقمان)

إِنَّ اللَّهَ لَا يَعْفُرُ أَنْ يُشْرِكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا ذُوْنَ ذَالِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۝ وَمِنْ يُشْرِكُ
بِاللَّهِ فَقَدْ حَلَّ ضَلَالٌ أَبِيَّدَا ۝
ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نہیں بخشنے گا کیہ کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اسکے علاوہ
(دورے گناہوں کو) جسے چاہے گا معاف کر دے گا اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ
بڑا اگراہ ہے۔ (۱۶۔۔۔ النساء)

ان مذکورہ بالایمان کردہ شرک کی تجاذب کاریوں کے باوجود بھی بیشہ ہر دور میں نوح
کی شرک قوم سے لے کر آج تک انسانوں کی اکثریت شرک و کفر میں بدلاری ہے۔ اور
جنی و انسانی شیطانوں نے شرک کرنے والے لوگوں کے ذہنوں میں شرک کو ایسا خوبصورت
اور مذہبین بنا کر پیش کیا کہ ہر دور کے شرک اور کفر میں لوت پت انسانوں کو شرک اور کفر میں
سچا دین و سچا ایمان نظر آنے لگتا ہے۔ اسی بات کفر آن پاک نے یوں بیان کیا ہے۔
وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ۝

ترجمہ: انسانوں میں سے اکثر اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں مگر اس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے

ساتھ (دوسروں کو) شریک کرتے ہیں۔ (۱۰۶۔۔۔ یوسف)

ہماری مناسب سمجھا گیا کہ شرک و کفر کو کھول کر بیان کر دیا جائے تا کہ کوئی خوش قسمت و جواں ہمت آدمی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے شرک و کفر سے پچھا چاہیے تو فتح کر دنوں جہانوں کی سرفرازی اور سر بلندی حاصل کرے۔

وَمَا تَوْقِيقٌ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمُ

سوال: ۱: انسان کا اللہ تعالیٰ نے کس غرض کے لئے بیدا کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو صرف اپنی عبادت و اطاعت ہی کے لئے بیدا کیا ہے ارشاد الہمی ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝۵۶۔۔۔ اسراریات)
ترجمہ: ہم نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے بیدا کیا ہے

سوال: ۲: اللہ تعالیٰ کی عبادت کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی عبادت خواہ وہ دل کی بوزبان کی ہو بدن یا مال کی وہ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو وہ عبادت کسی دوسری ہستی کی رضاخوشنودی قرب حاصل کرنے کے لئے نہ کی جائے یعنی کسی عبادت میں اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بنا جائے مثلاً جوشان و مرتبہ قدرت و طاقت تصرفات و اختیارات اور حقوق کمالات و صفات فتح و ضرر بنا اللہ تعالیٰ ہی کے لئے خاص ہیں وہ صرف خالص اللہ تعالیٰ کے لئے دل سے تعلیم کئے جائیں اور زبان سے ان کا اقرار کیا جائے وہ کسی دوسری ہستی کے لئے نہ دل تعلیم کرے اور نہیں زبان اقرار کرے یہ دل کی عبادت ہے اگر مذکورہ بالا صفات اللہ تعالیٰ کے لئے بھی تعلیم کر لی جائیں اور وہ ساری صفات یا کوئی ایک صفت کسی دوسری ہستی تھی۔۔۔ جن۔۔۔ فرشتہ۔۔۔ سورج۔۔۔ چاند۔۔۔ ستارے۔۔۔ نجومی۔۔۔ کاہن۔۔۔ جادوگر۔۔۔ جن باز۔۔۔ تھویڈ گذار۔۔۔ نظر بد میں تعلیم کر لی جائیں تو ان ہستیوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا دیا گیا جو کھلا کفر اور شرک ہے ارشاد الہمی ہے۔

وَأَغْبَدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۝۳۶۔۔۔ النساء

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو گمراں کے ساتھ کسی چیز کو بھی اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بناو۔

سوال: 3: شرک کے کہتے ہیں؟

جواب: شرک کا معنی ہے حصہ اور شریک کا معنی حصہ دار یعنی حقوق میں سے کسی حقیقتی و حیز کو اللہ تعالیٰ کی کسی صفت و اختیار و تصرف و اقتدار و عبادت میں اور نفع و نخسان مفوق الاسباب دینے میں شریک کرنے حصہ دار ہانے کو شرک کہتے ہیں۔

فُلْ أَرْ يُتْسِمْ مَا تَنْعَوُنَ مِنْ ذُوْنِ اللَّهِ أَرْوَنِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ إِمْ لَهُمْ
شَرِكٌ فِي السَّمَوَاتِ [إِنْتُونِي] بِكِتْبٍ مِنْ قَبْلِ هَذَا . (۲۔۔۔ الاحفاف)

ترجمہ: (اے نبی) ان لوگوں سے کہو کہ تم نے سوچا کہ یہ جنمیں تم پکارتے ہو اللہ کے سوا مجھے دکھاؤ کیا یہاں کیا ہے انہوں نے زمین میں یا ہے ان کی کوئی شرکت (حصہ داری) آسمانوں (کی تخلیق و تدبیر) میں لاڈیمیرے پاس کوئی کتاب جو آتی ہو اس سے پہلے

سوال: 4: شرک کرنے کا انجام کیا ہے؟

جواب: شرک کرنے کا نتیجہ ایک تو یہ ہے کہ شرک آدمی کے تمام نیک اعمال برداشت ہو جاتے ہیں۔ قیامت کے دن شرک کرنے والے کے نیک اعمال کا اس کوئی اچھا بدل نہیں ملے گا۔ اور ان اعمال کی کوئی قیمت نہیں ہوگی۔ سو صراحت آدمی دونوں عالم میں خسارہ پانے والا ہو گا۔ تیرا وہ آدمی شرک ہو جاتا ہے۔ اور مسلمان نہیں رہتا۔ چوتھا وہ دنیا و آخرت میں رحمت سے محروم رہتا ہے۔ دنیا و آخرت میں ہر وقت اس پر اللہ کی لعنت رہتی ہے۔ پانچواں وہ جنت سے محروم ہو کر ابد الابد جہنمی میں جاتا ہے۔ اور ہزاروں صدیاں گذر جانے کے بعد بھی وہ جہنم سے نہیں نکلا جائے گا۔ کیوں کہ شرک بڑا جرم و قلم ہے۔ لہذا اس کی سزا بھی بہت بڑی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَقَدْ أُوْجَى إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ [لَمْنَ أَشْرَكُتْ لَيْجَبَطَنْ عَمَلَكَ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَسِيرِينَ ۝

ترجمہ: یقیناً وہی بھی گئی ہے تیری طرف اور ابیاء کی طرف جو تھے سے پہلے تھے یہ کہ اگر تم نے شرک کیا تو ضرور رضائی ہو جائیں گے تمہارے تمام اعمال اور ضرور ہو جاؤ گے تم گھانے میں

رسنے والوں میں سے۔ (۱۵۔۔۔ زمر)

وَلَوْ أَشْرَكُوا الْحِبْطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

ترجمہ: اور اگر بالفرض مذکورہ الہیا شرک کرتے تو ان کے تمام اعمال نیک (جمع نبوت اور شان نبوت کے) سب بر باد ہو جاتے۔ (۸۸۔۔۔ انعام)

سوال: ۵: کیا انہیا علمیم السلام کے ایمان و اعمال شرک و غیرے پاک ہوتے ہیں؟

جواب: تمام انہیا علمیم السلام اور تمام رسل علمیم السلام ہر قسم کے گناہوں اور ہر قسم کے کفر و شرک و بدعت سے پاک و حصوم ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر مذکورہ دو آیات میں تیکا گیا کہ اگر انہیا علمیم السلام بالفرض شرک کرتے تو ان کے اعمال بر باد ہو جاتے چونکہ انہوں نے شرک و غریبیں کیا لہذا ان کے اعمال و عبادات بر باد ہیں ہوئے ارشاد

فُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَخْبَدَ اللَّهَ وَلَا أَشْرِكُ بِهِ إِلَيْهِ أَدْعُوْا وَإِلَيْهِ مَأْبِ ۝

ترجمہ: کہہ دوا کہ حقینہ حکم دیا گیا ہے مجھے یہ کہ میں بندگی کروں صرف اللہ کی اور نہ شریک مخبر اوس کسی کو اس کے ساتھ اسی کی طرف دعوت دتا ہوں میں، اور اسی کی طرف لوٹا ہے۔

فُلْ إِنَّمَا أَدْعُوْا رَبَّنِي وَلَا أَشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ۝

ترجمہ: ان لوگوں سے کہیے کہ میں تو بس صرف پکارتا ہوں اپنے رب کو اور نہیں شریک بناتا اس کے ساتھ کسی کو۔ (۲۰۔۔۔ جن)

فُلْ إِنِّي لَا أَمِلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَزْكًا ۝

ترجمہ: ان سے کہہ دیں کہ حقینہ یہ ہے کہ نہیں اختیار رکھتا میں تمہارے لئے نہ کسی نقصان اور نہ کسی بحالانی کا۔ (۲۱۔۔۔ جن)

فُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَخْذُ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ ذُوْنِهِ مُلْتَحِدًا ۝

ترجمہ: ان لوگوں سے کہ دیجئے کہ ہر گز نہیں بچا سکتا مجھے اللہ (کی گرفت سے) کوئی اور ہر گز نہیں پاتا میں اس کے سوا کوئی جائے پناہ۔ (۲۲۔۔۔ جن)

سوال: 6: کیا نبی کریم علیہ السلام نے اپنی امت سے کہا کہ تم مجھے اللہ کا شریک بنا و مثلا یہ

کہ میرے نام کے نظرے لگاؤ۔ میرے نام کی نذر دنیا زد مجھے مشکل کشا، بتار کل، عالم
الشیں سمجھو مجھے بجدے کرو مجھے فریادیں کرو؟

جواب: نہیں جی کریم ملی اللہ عزیز سمنے اپنی امت کو یہ نہیں فرمایا کیونکہ ایسا کہا نبی کریم ملی اللہ عزیز سمنے اور شرک کا شریک بنتا ہے اور شرک ہے کیونکہ جی کریم ملی اللہ عزیز سمنے کی ذات مقدس بمحض روح منور اور شان نبوت کے اللہ تعالیٰ تو نہیں ہے۔ بلکہ اللہ کے سوا ہے غیر اللہ ہے۔ من دون اللہ ہے تو پھر جی کریم ملی اللہ عزیز سمنے کی ذات مقدس کی یہ صفات کیسے ہو سکتی ہیں یہ صفات اور عبادات تو خالص اللہ تعالیٰ کی ہیں یہ تمام صفات اور عبادات یا ان میں سے کوئی ایک صفت اور کوئی ایک عبادت کسی غیر اللہ۔ من دون اللہ کے لئے نہیں ہو سکتی اگر کوئی یہ غیر اللہ کے لئے مانع ہے تو شرک کرنا ہے ارشاد الہمی:

وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلِكٌ ■ (٥٠—انعام)

ترجمہ: اور نہ چاہتا ہوں میں غائب اور نکھلتا ہوں میں تم سے کہ میں فرشتہ ہوں۔

■ قُلْ لَا أَمِلْكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ

ترجمہ: کہو کہ نہیں اختیار رکھتا میں اپنی ذات کے لئے بھی کسی شخصان کا اور نہ قائد کے کامگردہ
جو چاہے اللہ (۳۹۔ پوس)

فَلْ يَا يٰهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍ مِّنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ ذُرْوَنَ اللَّهِ وَلَكُنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَلَّكُمْ ۝ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

ترجمہ: کہو اے انساں! اگر ہوت مبتلا کسی شک میں میرے دین کے بارے میں (تو سن لو) میں تو نہیں عبادت کروں گا ان معبودوں کی جن کی تم عبادت کرتے ہو اللہ کے سوابکہ میں تو عبادت کروں گا اس اللہ کی جس کے قبضے میں ہے تمہاری موت اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ یہ حادث میں ایمان والوں میں سے۔ (۱۰۷۔ یوس)

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَفْعَلُ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذَا مِنْ
الظَّلَمِيَّةِ ٥

ترجمہ: اور مت پکار و اللہ کے سوا ان کو جو نفع پہنچا سکتے ہیں تمہیں اور نہ تھمان پس اگر کہتم نے ایسا کیا۔ (یعنی من دون اللہ کو پکارا) تو یقیناً ہو جاؤ گے تم اسی صورت میں ظالموں میں سے۔ (۱۰۶۔ یونس)

وَإِن يُمْسِكَ اللَّهُ بِضُرٍ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَأَرَادَ لِفَضْلِهِ ۗ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۗ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّجِيمُ

ترجمہ: اگر پہنچائے تم کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف نہیں ہے کوئی دور کرنے والا اس تکلیف کو مر وہی اللہ اور اگر پہنچانا چاہے تمہیں کوئی بھلاقی تو نہیں ہے کوئی پھیرنے والا اللہ تعالیٰ کے فضل کو وہ پہنچانا ہے اپنا فضل جن کوچا ہے اپنے بندوں میں سے اور وہ بہت بخشنے والا نہایت محیران ہے۔ (۱۰۷۔ یونس)

سوال: 7: قرآن مجید میں لفظ ”منْ دُونِ اللَّهِ“ آیا ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: لفظ ”منْ دُونِ اللَّهِ“ کا معنی ہے اللہ کے سوا تو ایک طرف اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس ہے جو اللہ ہے۔ اور دوسری طرف ساری کائنات اور کائنات کا ذرہ ذرہ ہے جو اللہ نہیں ہے بلکہ اللہ کے سوا ہے غیر اللہ ہے منْ دُونِ اللَّهِ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی تمام خاص صفات، تمام اختیارات، تمام تصرفات، تمام قدرتیں، طاقتیں ہیں۔ وہ ”خلق العظیم“ ہے۔ وہ ”رزاق زوالقوۃ المتنی“ ہے۔ وہ ”عالم الغیب والشحادة“ ہے۔ وہ ”علیم بذات الصلوڑ“ ہے۔ وہ ”سمیع الدعا“ ہے۔ وہ ”مجیب الدعوات“ ہے۔ وہ ”مالک یوم الدین“ ہے۔ اور من دون اللہ کے پاس اللہ کی صفات میں سے کوئی صفت اور اختیارات میں کوئی اختیار نہیں ہے۔ یہ کن دون اللہ نظام ہائے کائنات میں اللہ تعالیٰ کا ہتھ ہے اور اس کی حکومت والوصیت و ربویت کے سامنے مجبور ہے۔ اس کن دون اللہ میں ابھیاء صدیقین، شہداء، پچ اوپیاء اللہ شامل ہیں اسی طرح جن ملائکہ، جن باز تھویڈ گئے، جاوہ، جاوہ، نظر جد، نونے نونے تو نکلے، پانچ تن، بارہ امام، چودہ حصوم سب شامل ہیں۔ الخرش کائنات اور کائنات کا ذرہ ذرہ من دون اللہ ہے اور من دون اللہ کے پاس نفع تھمان پہنچانے کا مفہوم الاسباب کوئی اختیار نہیں ہوتا۔

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَعْلَمُ كُوْنَ مِنْ قَطْمِير٥

ترجمہ: اور وہ لوگ جنہیں پکارتے ہو تم اللہ کے سوانحیں ہیں وہ مالک پر کاہ کے بھی۔ (۱۳۔۔۔ قطر)

فَلِإِذْعُوا الَّذِينَ رَأَيْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَأْمُلُكُونَ مِنْ قَطْمِير٥
وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهَا مِنْ شُرُكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ وَلَا فِي الْأَسْمَاءِ

ترجمہ: کہو! (اے نبی ان مشرکوں سے) کہ پکار دیکھو ان میں دون اللہ کو جنہیں تم سمجھتے ہو (پناہیجو) اللہ کے سوانحیں مالک ہیں وہ ذرور بہادر کسی چیز کے آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہیں ہے ان (من دون اللہ) کی آسمانوں اور زمیونوں کی طیکیت میں کوئی حصہ اور نہیں ہے ان میں من دون اللہ میں سے کوئی اللہ کا مد دگار بھی۔ (۲۲۔۔۔ سما)

سوال: 8: کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیارات و تصرفات اور اپنی صفات اور قدرت و طاقت میں سے کچھ اختیارات و تصرفات و قدرت و طاقت و علم و غیرہ اہمیاً اور صدقین، شحداء، اولیاء اللہ کو دیئے ہیں؟ لہذا ان دیئے ہوئے و عطا کئے ہوئے اختیارات سے وہ بجدے و نذر دنیا ز و پکار کے لائق ہیں؟ اور وہ مشکل کشا، حاجت رو، عالم الغیب، مختار ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے کسی بھی، ولی کوئی اختیار و تصرف، قدرت و طاقت نہیں دی۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَنَ اللَّهِ وَتَعَلَّى عَمَّا يُشْرِكُونَ ۵ (۶۸۔۔۔ القصص)

ترجمہ: تمیرا رب بیدا کرتا ہے جو چاہے اور منتخب کر لیتا ہے جسے چاہے نہیں ہے (ان) من دون اللہ کے پاس کوئی اختیار پا کے اللہ تعالیٰ اور بلطف و برتر ہے ان مشرکوں سے۔

وَقُلْ أَلْحَمَ اللَّهُ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ النُّلُلِ وَكَبِيرٌ تَكْبِير٥ (۱۱۱۔۔۔ اسرائیل)

ترجمہ: اور کہہ دو! سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہرگز نہیں بنایا کسی کو بیٹا اور

ہر گز نہیں ہے اس کا کوئی شرک یکساں دشائی میں سا اور ہر گز نہیں ہے اس کا کوئی مددگار کمزوری کی بنا پر بڑائی بیان کرو اس کی مکال درجے کی بڑائی۔

سوال: 9: کیا جوان یاءِ علیم السلام، اولیاء کرام اور قلندر رون، مجددوں کو اور پانچ تن، بارہ امام، چودہ مخصوصوں و غرضم کو عالم الغیب، بتارکل مشکل کشا و حاجت روا، نافع و ضار بمحکم پکارتے ہیں اور ان کی مذروں نیاز دیتے ہیں ان کے ناموں کے نظر سلگاتے ہیں؟ کیا یہ بھی شرک ہے اور ایسا کرنے والے شرک ہیں اور ابدی جہنمی ہیں ان کے تمام نیک اعمال بمباود ہو جائیں گے؟

جواب: قرآن و حدیث کی رو سے ایسا حقیدہ رکھنا اور اس حقیدے کے تحت یہ عمل کرنے سب شرک ہے۔ جیسا کہ اوپر قرآن مجید کی آیت سے واضح کر دیا گیا ہے۔ وہ مری و ملی یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے صحیح ہوئے کسی رسول نے ایسا حقیدہ نہیں رکھا اور نہیں اس حقیدہ کے تحت کوئی ایسا عمل کیا اور نہیں کسی رسول نے اپنی امت کو یہ حقیدہ عمل سکھایا اور نہیں کسی رسول و بنی کے کسی صحیح حقیدہ موسن احتی نے ایسا حقیدہ رکھا اور نہیں ایسا عمل کیا بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام اپنی امت کو ایسے حقیدے رکھنے سے اور ایسا عمل کرنے سے منع کرتے رہے جن لوگوں نے ایسا حقیدہ عمل کرنا انبیاء علیم السلام کے منع کرنے سے چھوڑ دیا تو وہ انبیاء علیہم السلام کے چھومن صحیح حقیدہ ساختی و احتی بن گئے اور جن لوگوں نے انبیاء علیم السلام کے منع کرنے سے بھی یہ حقیدہ عمل نہیں چھوڑا ان کو اللہ تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی عذاب بھیج کر تباہ کر دیا جیسا کہ نوحؑ کی امت کے وہ لوگ جنہوں نے نوحؑ کے منع کرنے کے باوجود پانچ اولیاء اللہؑ اور ۲۳ سواعؑ یغوثؑ ۷ یعوقؑ ۵ نسرؑ کے متعلق بھی حقیدہ رکھتے تھے اور اسی عمل پر قائم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کا عذاب بھیج کر ان کو تباہ کر دیا جاتی کہ خود نوحؑ کی بیوی اور بیٹا بھی تباہ کر دیے گئے۔ چونکہ وہ بھی ان پانچ اولیاء اللہؑ کو مجبود مشکل کشا وغیرہ بکھتھے تھے۔

فَإِلَّا تَنْدَرُنَ إِلَيْنَا كُمْ وَلَا تَنْدَرُنَ وَذَوَّا لَامْسَوَاعٌ مُّرَلَّا بَغْوَثٍ وَبَعْقَ وَنَسَرًا ۱۰

ترجمہ: ان پانچ لوگوں کے پوجتے والوں نے کہا کہ اپنے محبودوں کو نجائزہ اور نجائزہ وود
ساعی خوشنیون نہ کرو۔ (۲۳... نوح)

سوال: ۱۰: اگر والدین شرک کرنے پر مجبور کریں تو کیا ان کا حکم مان لیا جائے؟

جواب: اگر والدین شرک کرنے پر مجبور کریں تو ان کا یہ حکم نہیں مانتا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ وَإِنْ جَاهَدَاكُ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِنِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطْعِهِمَا وَصَاحِبِهِمَا فِي الْأَنْبِيَا مَغْرُورٌ فَإِذَا أَتَيْتُمْ سَبِيلَ مَنْ آتَيْتُ إِلَيْ [۱۵]. (آل عمران)

ترجمہ: اور اگر (تیرے والدین) تمھارے دباؤ دلکش کتو میرے ساتھ کسی کو شریک کرے جس کا تجھے کچھ بھی علم نہیں تو ان کا کہانہ مانتا اور دنیا (کے کاموں) میں ان کا اچھی طرح ساتھ دینا اور اس شخص کے راستے کی پیروی کرنا جس نے میری طرف رجوع کیا ہے۔

شرک کرنے کے لئے صرف والدین ہی نہیں بلکہ اگر بڑے سے بڑا مولوی، پیر، دوست یا کوئی رشتہ دار یا کسی ملک کا بادشاہ بھی مجبور کرے تو صاف انکار کر دیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ شرک پر منے والے کی بخشش نہیں ہوگی مزید قرآن میں محبوبات آیت ۸ خود دیکھیں

سوال: پہلی قسم جن پر اللہ کا عذاب آیا ان کی تباہی اور برمادی کی اصل وجہ کیا تھی؟

جواب: پہلی قسم جن پر اللہ کا عذاب آیا ان کی تباہی اور برمادی کی اصل وجہ یہ تھی کہ وہ شرک کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فُلْ مِسْرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّيْنِ مِنْ قَبْلٍ ۖ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ^۵

ترجمہ: (اے نبی ﷺ) کہہ دیجئے کہ زمین میں جل پھر کر دیکھو پہلے گزرے ہوئے لوگوں کا کیا انجام ہو چکا ہے ان میں اکثر شرک ہی تھے۔ (۳۶... روم)

سوال: ۱۲: اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کیسے ایمان کی قبولیت ہے؟ وضاحت کیجئے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ایسے ایمان کی قبولیت اور قدر و قیمت ہے جو ہر قوم کے شرک سے پاک ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدٰوْنَ ۝
ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان میں ظلم (شرک) کی ملاوت نہیں کی
اکن انہی لوگوں کے لئے ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔ (۸۲... انعام)

اس آیت میں ظلم کے معنی "شرک" نبی نے خوفزماۓ (بخاری و مسلم)۔

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْهِ مِنْ رِبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلُّ أَمَنَ بِاللَّهِ

وَمَلِكِهِ وَكُنْبِهِ وَرَسُولِهِ ■

ترجمہ: رسول اس (ہدایت) پر جو اس کے رب کی طرف سے مازل ہوئی ہے ایمان لایا اور
مومن بھی ایمان لائے سب اللہ پر ماں کے ملائکہ پر اس کی کتابوں پر اور اس کے
رساووں پر ایمان لائے (۲۵... بقرۃ)

وَمَنْ يَكْفُرُ بِاللَّهِ وَمَلِكِهِ وَكُنْبِهِ وَرَسُولِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا
ترجمہ: اور جو شخص اللہ اور اس کے ملائکہ اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور روز قیامت
سے انکار کرے پس تحقیق و دفعہ مگر ابھی میں یہ یہ دو رجاء پڑا۔ (۱۳۶... نساء)
وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّلِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ
الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَفِيرًا ۝

ترجمہ: اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہو گا تو ایسے لوگ جس
میں داخل ہو گئے اور ان کی آنے والے بھی حق تلقین نہ کی جائے گی۔ (۱۲۲... نساء)

وَلِكُنَّ الْبَرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالْبَيِّنَ ■

ترجمہ: اور لیکن شکل یہ ہے کہ جو شخص اللہ پر قیامت کے دن پر غرضتوں پر کتابوں پر اور سب
نیوں پر ایمان لائے۔ (۲۷۱... بقرۃ)

نبی سے پوچھا گیا کہ ایمان کیا ہے؟ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ
اس کے ملائکہ اس کی کتابوں اس کے رسولوں روز قیامت اور ہر چیزی اور رہی تقدیر پر ایمان لاؤ
(صحیح مسلم، کتاب ایمان)

ایمان کے ان اجزاء کی مختصر تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توحید (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) (ب) ایمان لانا اصطلاح شرع میں ”توحید“ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات اور حقوق میں واحد اور یکتا مانا جائے، اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور حقوق میں کسی نبی، صدیق، شہید، ولی یا کسی اور رسمی کو اس کا سا جھی اور شریک نہ بھرا یا جائے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ایک ایسا کلمہ ہے جس کو اپنا لینے کے بعد انہو شرک کی عین گمراہی سے نکل کر صراط مستقیم پر گامزن ہو جاتا ہے وہ اللہ کے عذاب کا متنق قرار پانے کی وجہے اس کی رحمت کا حقدار مرن جاتا ہے وہ جہنم کی بھرکتی ہوتی آگ سے بچ کر جنت کی بادشاہی کا متنق قرار پاتا ہے جن لوگوں نے اس کلمہ توحید کو اپنالیا ہوا ہے اور اس کے معنی و معنوں سے پوری طرح آگاہ ہیں وہ یقیناً دنیا کے خوش فصیب فرادیں سے ہیں جو اس کلمہ کے معنی و معنوں اور قضاوضوں سے واقف نہیں خواہ انہیں دنیا کی تمام آسائشیں اور آرام ہسپر ہوں وہ دنیا کے بد فصیب فرادیں سے ہیں۔

توحیدی اصل میں ایمان و اسلام کی روح ہے، اس کے بغیر نہ ایمان و اسلام کی کوئی قدر و قیمت بے اور نہیں اعمال کی، توحید، شرک کی ضد ہے، شرک کی حالت میں نجات ہ ممکن ہے آخرت میں ابدی نجات کے لئے تھیجید توحید کا ہوا شرط لازم ہے۔ آئیے ادل کی گہرائی اور پوری تمنا کے ساتھ، قیامت کے دن کی چیزیں کو منظر رکھتے ہوئے اور اللہ کے عذاب سے ذرتے ہوئے اس کلمہ کے معنی و معنوں کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ یہ کلمہ ہم سے کیا تفاضا کرتا ہے۔

کلمہ توحید کا پہلا لفظ ”لَا“ ہے جس کے معنی ”نہیں“ کے ہیں اور یہ لفظ کسی چیز کی نہی کے لئے استعمال ہوتا ہے اس کلمہ کی پہلی اور غیر اولی بات جو سمجھنے کے قابل ہے وہ یہ کہ اسلام کی دعوت طاغوت کے رد اور باطل معبودوں کے انکار سے شروع ہوتی ہے۔ اللہ کی کتاب اس کی وضاحت ان الفاظ میں کرتی ہے۔

فَمَنْ يَكْفُرُ بِالْطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنُ بِاللَّهِ فَقَدِ اشْتَمَكَ بِالْعُرُوهَ الْوُثْقَ لَا

انْفَعَامٌ لَهَا ۝ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلَيْهِ ۝ ۵۶ (قرۃ)

ترجمہ: پس جو شخص طاغوت کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے پس حقیق اس نے ایسا مصبوط سہارا تھام لیا جو بھی نوئے والائیں اور اللہ تعالیٰ سننے والا، جانتے والا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اس کی تشریح ان الخاطئین میں کی ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" وَكَفَرَ بِمَا يَعْبُدُ مِنْ ذُنُونِ اللَّهِ حَرَمَ مَالَهُ وَدَمَهُ وَحِسَابَهُ عَلَى اللَّهِ .

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس چیز کی بھی عبادت کی جاتی ہے اس سے کفر اور انکار کرے تو اس کی جان اور مال محفوظ ہو گیا۔ البتہ اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان)

اوپر بیان کی گئی آیت اور حدیث سے یہ بات صاف طور پر واضح ہو گئی کہ اللہ پر ایمان لانے سے پہلے طاغوت اور باطل معبودوں کا انکار کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے ایمان کی کوئی قبولیت اور قدر و قیمت نہیں جس میں طاغوت کا انکار اور باطل معبودوں کی تردید نہ ہو طاغوت کے معنی سرکش، بُشراست کا سر غذہ اور شیطان کے ہیں۔ (الفتح الحجر صفحہ ۲۰۸) طاغوت کے زمرے میں ولیمہ، رنج، چشم، وسیل، محضریت، دُپٹی کشہر، وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم، صدر، وزیر، مولوی، پیر، فقیر، امام اور استاد آئیں گے جو کفر و شرک میں ملوث ہیں اور لوگوں کو کفر و شرک کی دعوت دیتے ہیں۔

طاغوت جو کرتوں اور افعال سر انجام دیتے ہیں اس کی وضاحت اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں یوں کی ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلَىٰهُمُ الطَّاغُوتُ يُغْرِي جُوْنَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلْمَةِ ۝ أُولَئِكَ أَصْحَبُ النَّارِ ۝ فَمَمْ فِيهَا خَلْدٌ وَنَّ ۝

ترجمہ: اور جو لوگ کافر ہیں ان کے دوست طاغوت ہیں کہ وہ (طاغوت) ان کو روشنی (بدایت) سے نکال کر اندر حرے (گمراہی) میں لے جاتے ہیں۔ بھی لوگ اہل دوزخ

پس بیشہ اس میں رہیں گے۔ (۲۵۷... بقرۃ)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ طاغوتوں کا کام لوگوں کو ہدایت سے نکال کر گراہی میں ملوث کرنا ہے افسوس اس بات کا ہے کہ ہماری اس قوم کی اکثریت طاغوت کی پرستار ہے قرآن و حدیث کے مقابلے میں ان کی بات مانند پر مصر ہے۔ یہ قوم ان کا انکار کرنے کی وجہے ان کا انکار کرنے پر گئی ہوئی ہے اور ان باتوں کو مان رہی ہے جو قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہم ان تمام ہستیوں کا انکار کرتے جو قرآن و حدیث کے مقابلے میں اپنے من گھرست عقائد لوگوں کے دل و دماغ میں اتنا رہے ہیں اور اللہ کے نازل کردہ قانون کو چھوڑ کر انسانی بنائے ہوئے تو انہیں کو ملک میں نافذ کئے ہوئے ہیں۔

یہ بات ذہن شکن کر لیجئے کہ جب تک ہمارے عقائد و اعمال کتاب و صنت کے مطابق نہیں ہوں گے اور ہم ان ہستیوں کا انکار نہیں کریں گے جنہوں نے قرآن و حدیث کی آزمیں گراہی اور کفر و شرک کا بازار گرم کر رکھا ہے اور اللہ کے نازل کردہ قانون اور عقائد کے مقابلے میں اپنے قوانین اور عقائد نافذ کر رکھے ہیں اسوقت تک ہمارا "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہنا اللہ تعالیٰ کی بارگاد میں معتبر نہ تھہر سکا یہ بات اتنی اہمیت کی حامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر ان لوگوں کو خوبخبری کا مستحق تھہر لایا ہے۔ جو طاغوت کی بندگی و عبادت سے بچتے ہوئے اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَالَّذِينَ اجتَبَيْوُ الظَّاغُوتَ أَن يَعْبُدُوْهَا وَأَنَا بُؤْا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَى ।

ترجمہ: اور جن لوگوں نے طاغوت کی عبادت سے احتساب کیا اور اللہ کی طرف رجوع کیا ان کے لئے خوبخبری ہے۔ (۲۷۱... زمر)

"طاغوت کی عبادت سے احتساب" سے مراد ہے کہ مگر اہلیہ روں، بیرون، فقیروں، وزیروں، اور مولویوں کے بیان کردہ مگر اہل عقائد جو قرآن و حدیث کے خلاف ہیں ان سے بچا جائے ان کو قبول نہ کیا جائے بلکہ ان کا رد کیا جائے اور لوگوں کو بتایا جائے کہ یہ

عقل نہ جو یہ علماء، پیر، فقیر، لیڈر اور حکام مقرر آئں وحدیت کی آزمیں پیش کرے گے تھیں یہ تو کفر و شرک پر ہیں ان کو قول کرنے سے ہماری نجات ممکن ہے۔

کلمہ تو حیدریں "لَا" کے بعد دوسر الفاظ "اللَّهُ" "بِلَّهُ" "اللَّهُ" ایک جامع لفظ ہے لفظ "اللَّهُ" میں جو صفات اور خصوصیات پائی جاتی ہیں کسی ایک لفظ سے اس کا وسیع مشہوم ادا نہیں ہو سکتا "اللَّهُ" کے معنی ہیں وہستی جس کی عبادت کی جائے ہے فتح و فتحان کا مالک اور عالم الغیب سمجھا جائے جو اپنے علم و قدرت سے ہر جگہ حاضر و ماظر ہو جسے کائنات کا حاکم اور بادشاہ مانا جائے جس سے غایباتاً نہ دامگی جائے جو لاثانی اور لا زوال ہو جو اکیلا اور یکتا ہو جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہ ہو جو ہر شے کا خالق ہو جسے ساری کائنات کا رب دانتا دشکر گنج بخش غوث اور فریاد رکن سمجھا جائے جو ساری کائنات کا مشکل کشا اور حاجت روایہ ہو جسے بیشه زندہ رہنے والا اور تمام اختیارات کا مالک سمجھا جائے جو زندگی و موت پر قادر ہو جو ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک ہو جو تم تعریف ہوں کا مُخْتَن ہو جسے قیامت کے دن کا مالک سمجھا جائے جو زندرو نیاز کا مُشْتَق ہو جسے ماں باپ ہیوی اور اولاد سے پاک سمجھا جائے ہے مختار کل اور ہر شے پر قادر سمجھا جائے جو بحده اور رکوع کے لائق ہو جسے شریعت ساز اور قانون ساز سمجھا جائے جو ہر جگہ سے ہر شخص کی دعا و پکار سخنا ہو جو دلوں کے ارادوں اور رسولوں تک سے واقف ہو جو عاجز اور مجبور نہ ہو جو اپنی مرضی سے ہر کام کو پورا کرنے کی قدرت رکھتا ہو۔ کلمہ کی ایسی کوئی دینا جس سے نہ تو اس کے معنی و مشہوم کا علم ہونہ یقین ہونا اس کے قاضوں کے مطابق عمل ہونہ شرک سے نفرت ہونے قول و فعل میں اخلاص ہو تو ایسی کوئی ناقابل قول اور غیر مغایر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فَاغْلُمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

ترجمہ: پس خوب جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں (۱۹۔ محمد)

کلمہ کے معنی و مشہوم کو سمجھنا، اس کے مطابق تحقید و رکھنا اور زندگی میں ظاہری و باطنی طور پر اس کے قاضوں پر عمل پیرا ہونا اپنائی ضروری ہے اور نجات اخروی کا سبب ہے۔

فرشتوں پر ایمان لانا:

یہ یقین رکھنا کہ فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی حقوق ہیں ہماری نظر وہ سے غائب ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہدایت فرمادار ہیں اللہ تعالیٰ نے جو کام ان کے پرداز کئے ہیں وہ ان کاموں میں کوئی نہیں کرتے اور نہ ہی اللہ کے کسی حکم کی نافرمانی کرتے ہیں فرشتوں کی تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جاتا
آسمانی کتابوں پر یقین رکھنا:

یہ یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کی رہنمائی کے لئے جو کامیں نازل فرمائیں وہ سب اللہ کی نازل کی ہوئی چیزیں ہیں۔ ان میں چار کتابیں زبور، تورات، انجیل اور قرآن حکیم بہت مشہور ہیں۔ زبور واؤڈ پر، تورات موئی پر، انجیل عیسیٰ پر اور قرآن حکیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا قرآن حکیم سے پہلے تمام کتابوں پر ان کا پہنچانے میں عمل کرنا لازم تھا لیکن قرآن حکیم نازل ہونے کے بعد ان کتابوں پر عمل کرنے کا حکم باقی نہیں رہا۔ کیونکہ قرآن حکیم میں وہ تمام اصولی احکام موجود ہیں جو ان کتابوں میں بیان کئے گئے تھے اب ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ ایمان اور عقیدے کے لحاظ سے قرآن مجید اور تمام سابقہ کتابوں کو اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی چیزیں کتابیں مانے اور عمل صرف قرآن مجید کے حکموں پر کرے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

يَكْتُبُ اللَّهُ إِلَيْكَ مُبَرَّكَ لِيَدُّ بَرُّوَا إِلَيْهِ وَلِيَنْذَرُكَ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

ترجمہ: (یہ) کتاب جو ہم نے تم پر نازل کی ہے بارہ کت ہے تا کہ لوگ اس کی آنکھوں میں غور کریں اور اہل عقل فضیحت پکڑیں۔ (۲۹۔ ص)

رسولوں پر ایمان لانا:

یہ یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حقوق کی ہدایت اور بھالائی کے لئے مختلف خطلوں اور زمانوں میں جو رسول بھیجے وہ سب اللہ کے بندے اور پیغمبر رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس جو احکام بھیجے انہوں نے وہ سب احکام اس کے بندوں تک پہنچا دیئے

اور کسی طرح کی کوتاہی نہیں کی۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری رسول ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی ییدا ہونے والے شخص کو نبی نہیں مانا جاسکتا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پر عمل کرنا ضروری ہے۔

قیامت کے دن پر ایمان لانا:

یہ تحدید رکھنا ضروری ہے کہ ایک ایسا دن آنے والا ہے جس دن تمام لوگوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا تمام اعمال کا حساب لیا جائے گا۔ جن کے نیک اعمال کے وزن بھاری ہوں گے وہ کامیاب تجھیریں گے اور جن کے نیک اعمال کے وزن بلکہ ہوں گے وہ فحصان اٹھانے والے ہو گئے وہ ایک ایسا دن ہو گا جس نے ذرہ بھر تکی کی ہو گئی وہ اس کو دیکھ لے گا۔ جس نے ذرہ بھر راتی کی ہو گئی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔

تقدیر پر ایمان لانا:

یہ حقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو ییدا کیا ہے اور ان کی انجاماتک سے واقف ہے، ہر معاملہ، ہر اچھی بات اور بڑی چیز کے لئے اللہ تعالیٰ کے علم میں ایک اندازہ مقرر ہے۔ ہر چیز کے ییدا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کے انجاماتک کو جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس علم اور اندازے کو تقدیر کرتے ہیں کوئی بھی اچھی یا بُری بات اللہ تعالیٰ کے علم اور اندازے سے باہر نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدْرَةً لَقْدِيرًا ۵

ترجمہ: اور (اللہ نے) ہر چیز کو ییدا کیا پھر اس کی ایک تقدیر مقرر کی (۲... فرقان)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقدیر پر بحث و مباحثہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

سوال: 13: اللہ کے سوا کسی ہستی کو عالم الغیب اور علم و قدرت کے لحاظ سے ہر جگہ حاضر و ناظر مانا کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے سوا کسی ہستی کو (غیب جانتے والا) اور علم و قدرت کے لحاظ سے ہر جگہ

حاضر و نظر (موجود اور دیکھنے والا) سمجھنا شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فَلَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبُ إِلَّا اللَّهُ

ترجمہ: (اے غیر صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب نہیں جانتا۔ (۶۵۔ نحل)

فَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَرَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلِكٌ إِنْ أَتَيْتُكُمُ الْأَمَانَةَ حَتَّى إِنِّي

ترجمہ: (اے غیر) کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو اس وجہ کی پیروی کرتا ہوں جیسا کہ طرف کی جاتی ہے۔ (۵۰۔ انعام)

وَلَوْ كُنْتَ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَا سَتَكْتُرُثُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَنَى السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ ۱۸۸۔ اعراف

ترجمہ: اور اگر میں (محمد ﷺ) غیب کی باتیں جانتا ہوں تو بہت سے فائدے جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچی میں تو مومنوں کو دُر اور خوبخبری سنانے والا ہوں۔

ذَلِكَ مِنْ أَنَّ جَاءَ الْغَيْبُ تُؤْجِيْهُ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَكُمْ بِهِمْ إِذَا أَجْمَعُوكُمْ أَمْرًا هُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ۝ ۱۰۲۔ یوسف

ترجمہ: (اے غیر) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وچ کرتے ہیں۔ جب انہوں نے اپنی بات پر اتفاق کیا تھا اور وہ فریب کر رہے تھے تو تم ان کے پاس نہ رکھ۔

وَمَنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنْفِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النَّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۝ ۱۰۳۔ قوبہ

ترجمہ: اور تمہارے گرد نواح کے بعض دریاچی مٹافی ہیں اور بعض مدینے والے بھی نفاق پر اڑے ہوئے ہیں (اے غیر) تم انہیں نہیں جانتے ہم انہیں جانتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام زندگی میں بھی ہر جگہ تو کیا، مدینہ اور اس

کے گرد دنواح میں بھی حاضر نظر نہ تھے۔

ذہن شیئ رکھتے کہ "الْمَرْءُ كَيْفَ" سے حاضر نظر مراد یہاں صحیح نہیں ہے۔

قرآن حکیم میں ہے کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا
الْمَرْءُ وَأَكْيَفُ خَلْقُ اللَّهِ سَبَعَ سَمَوَاتٍ طَبَاقًا

ترجمہ: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے سات آسمان کیسے اور پتے بنائے۔ (۱۵... نوح)

چنانچہ الْمَرْءُ علیہ السلام کے حاضر نظر ہونے کی دلیل ہے یا جانتا ہے تو پھر مذکورہ آیت میں نوح علیہ السلام کی قوم کو بھی حاضر نظر ماننا پڑے گا جو کہ کسی طرح بھی صحیح نہیں ہوگا اور بہت سی قرآنی آیات کا انکار لازم آئے گا۔

مزید حوالہ جات قرآن میں خود دیکھیں۔

سورہ پیغمبر... ۲۱۔ سورہ حمد... ۲۔ سورہ انعام... ۵۹۔ سورۃ المدود... ۱۰۹۔

سوال: کیا بقیٰ ہمد یعنی، شہید، ولی یا کسی اور ستیٰ کو فتح و فحصان کا کوئی اختیار ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بقیٰ ہمد یعنی، شہید، ولی یا کسی اور ستیٰ کو فتح و فحصان کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فُلْ إِنِّي لَا أَمِلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَداً ۝ (۲۱... جن)

ترجمہ: (اے غیر) کہہ دو کہ میں تمہارے لئے فحصان اور فتح کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بقیٰ کے پاس فتح و فحصان کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

فُلْ لَا أَمِلِكُ لِفَقِيْنِ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۝ (۱۸۸... اعراف)

ترجمہ: (اے غیر) کہہ دو کہ میں اپنے فتح اور فحصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا۔

سوال: کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضے میں اللہ کے خزانے ہیں اور وہ جھولیاں بھر کر دیتے ہیں؟

جواب: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضے میں اللہ کے خزانے نہیں ہیں اور وہ جھولیاں بھر کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَرَائِينَ اللَّهُ (٥٠) سورة انعام

ترجمہ: (اے محمد ﷺ) کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں
وَلِلَّهِ خَرَائِينَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ۔ (۷۷ سورة منافقون)

ترجمہ: اور آسمانوں اور زمینوں کے خزانے اللہ ہی کے ہیں۔

وَإِنْ مَنْ شَاءَ إِلَّا عِنْدَنَا خَرَائِنُهُ وَمَا نَزَّلَهُ إِلَّا بِقَدْرٍ مَعْلُومٍ ۝ (۲۱ ججر)

ترجمہ: اور ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں اور ہم ان کو قدر و مقدار میں بازیل کرتے ہیں
ان آیات سے معلوم ہوا کہ ہر چیز کے خزانے اللہ ہی کے پاس ہیں۔

سوال: کائنات کا مشکل کشا کون ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو کائنات کا مشکل کشا
سمحتا درست ہے؟

جواب: کائنات کا مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو کائنات کا مشکل
کشا سمجھنا شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَإِنْ يَتَسَبَّكَ اللَّهُ بِضِرِّ فَلَا يَكَافِفُ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدُكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَأْدَ
لِفَضْلِهِ ۝ (۷۸ سورة توبہ)

ترجمہ: اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچایے تو اس کے سوا اس (تکلیف) کو کوئی دور کرنے والا
نہیں۔ اگر تم سے بھلانی کرنا چاہیے تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں۔

فَإِنَّ اللَّهَ يَنْجِي كُمْ مِنْهَا وَمَنْ كُلَّ نَكَرٍ بِثُمَّ أَنْتُمْ تُشْرِكُونَ ۝ (۶۲ سورة انعام)

ترجمہ: کہہ دو اللہ ہی تم کو اس (ٹگی) سے اور ہر تکلیف سے نجات دتا ہے۔ پھر تم اس کے
ساتھ شرک کرتے ہو۔

سوال: ۱۷: فوت شدہ یا زندہ غیر موجود کو پکارنا اور ان سے حاجات طلب کرنے کی کیا
حیثیت ہے؟

جواب: فوت شدہ یا زندہ غیر موجود کو پکارنا اور ان سے حاجات طلب کرنا شرک ہے۔ اللہ
تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَلَا تَدْعُ مِنْ ذُوْنِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ■ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذَا مِنَ
الظَّالِمِينَ ٥ (١٠٦... سورة يونس)

ترجمہ: اور اللہ کے سوالی سئی کونہ پکارو جو تجھے نہ فائدہ پہنچا سکتی ہے اور نہ فحص ان اگر تو ایسا
کرنے کا تو خالموں میں سے ہوگا۔

فُلِّ إِنْعَمًا أَذْغُوا رَبِّي وَلَا أَشْرِكُ بِهِ أَخْدَانِ ٥ (٢٠... سورة جن)

ترجمہ: (اے غیر صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ میں تو صرف اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں
اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

حَسْنَى إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلًا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا إِنَّمَا مَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ مِنْ ذُوْنِ اللَّهِ
فَأَلَّوْ اضْلُّوا أَعْنَى وَشَهِنُوا أَعْلَى آنفِسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كُفَّارِينَ ٥

ترجمہ: یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) جان نکالنے آئیں
گئے تو کہیں گے کہاں ہیں جن کو تم اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے وہ کہیں گے کہ وہ ہم سے گہم ہو
گئے اور فرار کریں گے کہ بے شک وہ کافر تھے۔ (٣٢... سورة اعراف)

سوال: 18: کیا غایبانہ صرف اللہ ہی سے مانگی جائے؟

جواب: غایبانہ طور پر مد صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مانگی جائے غیر اللہ سے غایبانہ مدد مانگنا
شرک ہے۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ٥ (٤٢... قاتح)

ترجمہ: (اے اللہ) ہم خالص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجوہ ہی سے مدد مانگتے ہیں
إِذْ تَسْعِيْثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ ٥ (٩... انفال)

ترجمہ: جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری فریاد کو قول فرمایا۔

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ ذُوْنِهِ لَا يَسْتَطِعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا آنفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ٥

ترجمہ: اور جن لوگوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تمہاری ہی مدد کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ
خود اپنی جانوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ (١٩٧... اعراف)

وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ١٠ (١٠... انفال)

ترجمہ: اور دوست سے نہیں آتی مگر اللہ کی طرف سے۔

سوال: ۱۹: کیا کسی زندہ سے اچھے کاموں میں تعاون کیا جاسکتا ہے؟

جواب: ہاں! زندہ افراد سے اچھے کاموں میں تعاون کیا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کافر مانے۔

وَتَعَاوُنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالثُّقُولِ وَلَا تَعَاوُنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْغَنْوَانِ ۔

ترجمہ: نئی اور پہیز گاری کے کاموں میں ایک درجے سے تعاون کیا کرو اور گناہ اور نیادیتی کے کاموں میں تعاون نہ کیا کرو۔ (۲.....ائدہ)

سوال: ۲۰: کیا غیر اللہ کی نذر مانا درست ہے؟

جواب: غیر اللہ کی نذر مانا درست نہیں نہ صرف اللہ تعالیٰ کی مانی جاسکتی ہے۔ قرآن حکیم میں ہے۔

إذْفَأْتَ امْرَأَكَ عُمْرَنَ رَبِّ إِنَّى نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَقَبَلْ مِنِي
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ (۲۵.....آل عمران)

ترجمہ: جب عمران کی عورت نے کہا کہ اے میرے رب میں اس (پچھے) کو جو میرے پہت میں ہے تیری نذر کرتی ہوں (اے دنیا کے کاموں سے) آزاد رکھوں گی پس (اے) میری طرف سے قول فرمائے ٹکڑو سننے والا اور جانتے والا ہے۔

سوال: ۲۱: کیا غیر اللہ کی رضا خوشبوی کے لئے کوئی جائز نہیں کیا جاسکتا ہے؟

جواب: غیر اللہ کی رضا خوشبوی کے لئے کوئی جائز نہیں کیا جاسکتا اور نہیں ان کام پر کسی جائز کی قربانی کی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کافر مانے۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْهِرْ ۝ (۲..... سورۃ کوڑ)

ترجمہ: پس اپنے رب کے لئے صلوٰۃ (نماز) پڑھواد قربانی کرو۔

فُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُشْكِنْ وَمَحْيَايِ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَلَمِينَ ۝

ترجمہ: (اے غیر صاحبی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ بے شک میری صلوٰۃ (نماز) میری قربانی، میری زندگی اور موت سب اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے۔ (۱۶۲.....انعام)

وَمَا ذَبَحَ عَلَى النُّصُبِ . (۳.... المائدہ)

ترجمہ: اور جانور کی آستانے (خان) پر ذبح کیا جائے (حرام ہے)۔

اس آئت میں فقط "نصب" استعمال کیا گیا ہے۔ جس سے مراد وہ تمام مقامات ہیں جسے لوگوں نے غیر اللہ کی نذر نیاز چڑھانے کیلئے خصوص کر رکھا ہو۔ ہماری زبان میں اس کا ہم معنی فقط آستانیا تھان (اسحان) ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غیر اللہ کے لئے ذبح کیا اس پر لعنت ہے۔ (صحیح مسلم)

سوال: 22: غیر اللہ کی نذر نیاز دینا حرام ہے یا حلال؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے نام پر نذر نیاز دینا حرام ہے۔ جیسے عبدال قادر جيلاني کے نام کی گیارہویں چھتر صاحق کے نام کے کوڈے، حسن و حسین رضی اللہ عنہم کے نام کی نیاز نبی علیہ السلام کی نیاز، کسی قبر پر جانور ذبح کرنا وغیرہ سب حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخَنْزِيرِ وَمَا أَهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ .

ترجمہ: تم پر مرا ابو جانور (بہتا) ابھو، سور کا کوشت اور جس حیز پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کر دیا ہے۔ باہ جو ناچار ہو جائے (بشرطیکہ) اللہ کی ہدفمنی نہ کرے اور حد سے باہر نہ کل جائے اس پر کچھ گناہوں بے شک اللہ بخششے والا اور حرم کرنے والا ہے۔

نذر نیاز عبادت ہے اور عبادت کا مشتق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ غیر اللہ کے نام پر نذر نیاز کسی کوئی جانور ذبح کرنا اور منت مانا شرک ہے۔

مزید حوالہ جات قرآن مجید میں خود بحصیں۔ سورۃ انعام ۱۷۵، سورۃ بخل ۱۱۵، سورۃ

خیل ۵۶، سورہ انعام ۱۲۷۔

سوال: 23: کیا آدم علیہ السلام سے لے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء (علیہم السلام) بشر اور انسان ہی تھے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے لے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے بھی بھیجے وہ سب کے سب بشر اور انسان ہی تھے انسانوں کے لئے انسان ہی نبی اور رسول ہنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کبھی بھی انسانوں کے لئے فرشتہ یا جن کو رسول ہنا کرنیں بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ نبی اسرائیل میں فرمایا۔

فُلْ لَوْكَانَ فِي الْأَرْضِ مَلِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنَّ لَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكًا رَسُولًا ۝ (۹۵۔۔۔ نبی اسرائیل)

ترجمہ: (اسے غیر) کہہ دو اگر زمین میں فرشتے ہوتے (کہاں میں) چلتے پھرتے اور آرام کرتے (یعنی بیٹھتے) تو ہم ان کے پاس فرشتے کو رسول ہنا کر بھیجتے۔

چونکہ زمین پر بشر آباد ہیں لہذا بشر ہی کو ان کے لئے رسول ہنا کر بھیجا گیا۔ ہر رسول نے اپنے اپنے دور میں اپنی قوم کو صاف الفاظ میں کہا کہ ”ہم تمہارے ہی جیسے بشر ہیں“ جس کی کوئی اسکے نہیں تھی اپنی کتاب مقدس میں یوں دی ہے
قَالَتْ لَهُمْ رَسُولُهُمْ إِنَّنَا نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلِكُنَّ اللَّهُ يَعْلَمُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ (۱۱۔۔۔ اہم ایام)

ترجمہ: رسولوں نے انہیں یعنی اپنی اپنی قوم کو کہا کہ ہم تمہارے ہی جیسے بشر ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے (نبوت کا) احسان کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اعلان کروایا کہ
فُلْ إِنَّمَا آنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوتَحِّي إِلَيَّ (۶۔۔۔ حم بجدہ)، (۱۰۔۔۔ کف)

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں (لیکن) میری طرف وہی کی جاتی ہے۔

فُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هُلْ كُنْتَ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا ۵ (۹۳... فی اسرائیل)
ترجمہ: (اے غیر صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے میرا رب پاک ہے میں تو صرف ایک بشر
(اور) رسول ہوں۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور وہرے انہیاً علیہم السلام کو بشر اور انسان نہ سمجھتا آیات
قرآنی کا کھلا انکار ہے۔

سوال: 24: کیا یہ عقیدہ دانتا درست ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نور من نور اللہ یعنی اللہ کے نور
سے ایک نور جدابوئے ہیں یا اللہ نے اپنے نور سے ایک ٹکڑا کاٹ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا؟
جواب: یہ عقیدہ درکھنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نور من نور اللہ یعنی اللہ کے نور سے ایک نور جدا
ہوئے ہیں یا اللہ نے اپنے نور سے ایک ٹکڑا کاٹ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا کھا لکھا اور شرک
ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں سے کوئی بھی یہدا یا جدائیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۵ (۲... سورۃ اخلاص)

ترجمہ: نہ اس سے کوئی یہدا ہوا اور نہ وہ کسی سے یہدا ہوا۔
یہ بات ذہن نشکن رکھیے کہ اللہ تعالیٰ نور کا بنا ہوانہیں ہے کیونکہ جو حیز نبی ہوئی
ہوتی ہے اس کا شارح حقوق میں ہوتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ خالق ہیں حقوق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا
فرمان ہے۔

اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكَافِلٌ ۵ (۶۲... زمر)

ترجمہ: اللہ ہر حیز کا خالق (یہدا کرنے والا) ہے اور وہی ہر حیز کا گران ہے۔
اس لئے اللہ تعالیٰ کو نور کا بنا ہوا سمجھنا کھلا شرک ہے کیونکہ اس سے اللہ کا حقوق ہوا لازم آتا ہے۔
سوال: 25: کیا یہ عقیدہ درست ہے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہدا نہ کئے جاتے تو کچھ بھی یہدا
نہ ہوتا؟

جواب: یہ عقیدہ درکھنا کہ اگر محمد ﷺ یہدا نہ کئے جاتے تو کچھ بھی یہدا نہ ہوتا قرآنی آیات کا
انکار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنوں اور انسانوں کو صرف اور صرف اپنی عبادت کے لئے یہدا کیا

ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْأَنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونَ ۝ (۵۶... سورۃ الذہب)

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے بیدا کیا۔

زمن میں حقیقی بھی بیکاری ہیں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سمیت سب لوگوں کے لئے بیدا کی گئی ہیں صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے بیدا انہیں کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ■ ■ (۲۹... بقرۃ)

ترجمہ: وہی (اللہ) تو ہے جس نے سب بیکاری جو زمین میں ہیں تمہارے لئے (انسانوں کے لئے) بیدا کیں۔

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بَنَاءً ■ ■ (۲۲... بقرۃ)

ترجمہ: جس نے تمہارے لئے (انسانوں کے لئے) زمین کفرش اور آسمان کو جھٹ پھیلا۔

سوال: 26 کیا شفاذ بنا کسی نبی یا ولی کے اختیار میں ہے؟

جواب: شفاذ بنا اللہ کے سوا کسی نبی، ولی یا کسی اور رستی کے اختیار میں نہیں ہے۔ قرآن حکیم میں ہے۔

وَإِذَا مَرِضَتْ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ (۸۰... شعر آء)

ترجمہ: (ابراہیم نے فرمایا) جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہی (اللہ) مجھے شفاذ دے گا۔

سوال: 27 اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو چھوڑ کر ریا کاری (دکھاوے) کی عبادت کرنا کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو چھوڑ کر ریا کاری (دکھاوے) کی عبادت کہا شرک ہے۔ ہر قسم کی عبادت اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے کی جائے کسی قسم کی عبادت بھی لوگوں کے دکھاوے اور فرمائش کے لئے نہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقاءَ رَبِّهِ فَلَيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا

ترجمہ: پہنچنے والے رب سے ملنے کی آرزو رکھنے تو اسے چاہئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ (۱۰... بکف)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ إِنْ شَاءُوا لَا تُبْطِلُوا أَصْدِقَكُمْ بِالْمُعْنَى وَلَا ذَي كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِثَاءً
النَّاسُ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے صدقات (خیرات) احسان جتا کرو اور اپنے اپنے پناہ کرو
اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوکوں کو دکھاوے کے لئے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور روز آخرت
پر ایمان نہیں رکھتا۔ (۲۶۲... سورۃ بقرۃ)

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِثَاءَ النَّاسِ ۖ

ترجمہ: اور ان لوگوں جیسے نہ ہو جاؤ جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کے
دکھاوے کے لئے نکلے۔ (۲۷۴... انفال)

رسول علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے دکھاوے کی صلوٰۃ (نماز) پڑھی اس
نے شرک کیا جس نے دکھاوے کا صوم (روزہ) رکھا اس نے شرک کیا جس نے دکھاوے کا
صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔ (منhadīr، مکملہ)

سوال: 28: دکھ، تکلیف اور غم کو دور کرنے یا کسی اور مقصد کے لئے تعمیمات، منک، چھٹے اور
دم کر دہ دھا گئکا ناشرک کیا ہے؟

جواب: دکھ، تکلیف اور غم کو دور کرنے یا کسی اور مقصد کے لئے تعمیمات، منک، چھٹے اور دم کر
دہ دھا گئکا ناشرک ہے۔ نبی علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
مَنْ تَعْلَقَ تَعْمِيْمَةً فَهُدُّ أَشْرَكَ ۖ

ترجمہ: جس نے تعمیمات کیا اس نے شرک کیا۔ (منhadīr ج ۲ ص ۱۵۶)

مندرجہ ذیل لغات میں تمہد کے معنی "تعمیمات" کے ہیں۔ (۱) المجنوس ۷۷۔ (۲)
مغربی لغات ص ۸۷۔ (۳) بیان المان ص ۱۸۲۔ واضح رہے کہ قرآنی تعمیمات کا
ثبوت نبی علیہ السلام کی کسی صحیح حدیث سے نہیں ملتا بلکہ جو روایت عبد اللہ بن عمر و بن
العاویؓ سے جامع ترمذی اور ابو داودؓ کے حوالہ سے ہیش کی جاتی ہے وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس
روایت کے کچھ روایی ناقابل اعتماد ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَإِن يَمْسِكَ اللَّهُ بِضِرْفَلَا كَافِفٌ لَهُ إِلَّا هُوَ ■ (۱۰۱۔ یُسُس)، (۱۱۱۔ انعام) ترجمہ: اور اگر اللہ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سواں (تکلیف) کو کوئی دور کرنے والا نہیں۔

سوال: 29: کیا قبروں کو پختہ ہانا درست ہے؟

جواب: محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ ہانے، ان پر عمارت ہانے اور وہاں مجاہدات کرنے پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَحْصَصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُبَثْنَى عَلَيْهِ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ .

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو پختہ ہانے، اس پر عمارت ہانے اور اس پر پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الحجہ، مشکوٰۃ ص ۱۷۸)

سوال: 30: کیا تقرب حاصل کرنے کے لئے قبروں کا طواف کرنا صحیح ہے؟

جواب: تقرب حاصل کرنے کے لئے قبروں اور مزاروں کا طواف کرنا شرک ہے۔ طواف تو صرف بیت اللہ کا کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَلَيَطْرُفُوا بِالْبَيْتِ الْعَيْقَنِ ۝ (۲۹۔ سورۃ الحج)

ترجمہ: اور (لگ) قدیم گھر (بیت اللہ) کا طواف کریں۔

سوال: 31: تمام اعمال (خواہ دو رہنماء کے ہوں) کس کے ہاتھ میش کئے جاتے ہیں؟

جواب: تمام قسم کے اعمال (خواہ دو رہنماء کے ہوں) اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میش کئے جاتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی اور رستی کے ہاتھ میش نہیں کئے جاتے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝ (۲۰۔ سورۃ بقرۃ)

ترجمہ: اور سارے معاملات اللہ ہی کی طرف لٹھائے جاتے ہیں۔

وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأُمُورُ كُلُّهُ . (۱۲۳۔ ہود)

ترجمہ: اور تمام امورِ اللہ ہی کی طرف پلٹائے جاتے ہیں۔

حدیث نبوی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمالِ اللہ کے ہاں سووار اور حصرات کو پیش کئے جاتے ہیں اس لئے میں محبوب رکھتا ہوں کہ ان دونوں میں جب میرے اعمالِ اللہ کے ہاں پیش ہوں تو میں صوم (روزہ) سے ہوں۔ (ترمذی، مکلوہ پص ۱۸۰)

ابو صالحؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک بار کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال ہر حصرات اور سووار کو پیش کئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اعمال پیش کئے جانے کے دن ہر اس شخص کی مغفرت فرمادتا ہے جس نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ تھریا ہو سوائے اس شخص کے کہاں کے اور اس کے بھائی کے درمیان کوئی رخصی ہواں و ندوں کے لئے کہا جاتا ہے کہ ان کے معاملہ کو تو خر کر دو یا ہاں تک کہیہ مصالحت کر لیں۔ (صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۲۶۱ مطبوعہ دہلی)

معلوم ہوا کہ اعمال انسانی اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں نہیں وہ جو یہ حقیدہ رکھنے پر اصرار کریں کہ اعمال نبی علیہ السلام پر پیش ہوتے ہیں وہ کھلے شرک ہیں انہوں نے نبی علیہ السلام کو "ال" بتالیا ہے۔

سوال: 32: قرآن حکیم میں "سجین" اور "علیین" کے بارے میں کیلیاں ہوں ہے؟

جواب: قرآن حکیم میں "سجین" اور "علیین" کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فرمان یہ ہیں کَلَّا إِنِّي كَبِيرٌ لِّفِي سَجْنٍ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجْنٌ ۝ كَبِيرٌ مَرْفُوْمٌ ۝ ترجمہ: ہرگز نہیں، نیک لوگوں کے اعمال نامے تھیں میں ہیں اور تھیں کیا معلوم تھیں کیا تھیں؟ وہ ایک فترے پر لکھا ہوا۔ (۹۷..... مططفین)

کَلَّا إِنِّي كَبِيرٌ لِّفِي عَلِيِّينَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عَلِيُّونَ ۝ كَبِيرٌ مَرْفُوْمٌ ۝ ترجمہ: ہرگز نہیں، نیک لوگوں کے اعمال نامے علیین میں ہیں اور تھیں کیا معلوم کی علیین کیا تھیں؟ وہ ایک فترے پر لکھا ہوا۔ (۲۰۷۸..... مططفین)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ تھیں اور علیین نیک کاروں اور بد کاروں کے اعمال

ناموں کے فترتیں۔

سوال: 33: کیا یہ عقیدہ رکھنا درست ہے کہ ”خوب شدہ نبی ولی یا دوسری ہمتیاں ہماری دعا و پکارن کر اللہ کے ہاتھ سفارش کر دیتی ہیں؟“

جواب: یہ عقیدہ رکھنا کہ ”خوب شدہ نبی ولی یا دوسری ہمتیاں ہماری دعا و پکارن کر اللہ کے ہاتھ سفارش کر دیتی ہیں شرک ہے اللہ تعالیٰ کافر مان ہے۔

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يُضِرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هُوَ لَهُ أَكْثَرٌ إِنْفَاعًا
عِنْدَ اللَّهِ قُلْ أَتَنْبَغُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ إِنْ تَبْخَسْ
وَتَعْلَى عَمَّا يُشَرِّكُونَ ۝ (۱۸۔۔۔ یوس)

ترجمہ: اور یہ (لوگ) اللہ کے سوا ان کی پرستش کر رہے ہیں جو ان کو نہ فحصان پہنچا سکتے ہیں اور نفع اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاتھ سفارش کرنے والے ہیں (اے نبی) ان سے کہو ”کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ زمین میں“ دوپاک ہے اور بلند وبالا ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔

سوال: 34: کیا دعا کرتے وقت انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم السلام اور اولیاء اللہ کے ناموں کا واسطہ دعا درست ہے؟

جواب: دعا کرتے وقت انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم السلام اور اولیاء اللہ کے ناموں کا واسطہ دعا درست نہیں مثلاً بحق فلاں، بحرمت فلاں، بواسطہ فلاں وغیرہ اللہ تعالیٰ کافر مان ہے۔

وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا۔ (۱۸۰۔۔۔ اعراف)

ترجمہ: اللہ کے بہترین نام ہیں اسے اس کے ناموں سے پکار کرو۔ اس آئیت سے معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا اس کے اسماء حسنی (ذات اور صفات کے بہترین ناموں) سے کی جائے

قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ میں غیر اللہ کے واسطے و سلیے سے دعا کرنے یعنی یہ کہنا کہ اے اللہ! بحرمت فلاں، بحق فلاں، بواسطہ فلاں نبی یا ولی میری دعا تقول فرماؤ کوئی

ذکر نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے برادرست دعا کرنے کا ذکر ہے دیکھنے جو فقر آئی دعا نہیں

سورہ بقرۃ آیت ۲۰۱۔ سورہ ال عمران آیت ۲۸، ۲۹۔ سورہ اعراف آیت ۲۳

سوال: ۳۵: یہ کہنا ”جس طرح بادشاہ سے برادرست نہیں ملا جاتا بلکہ مشیر اور وزیر سے رابطہ کرنا پڑتا ہے اسی طرح ہم ان بزرگوں کو واسطہ نہاتے ہیں“ اس میں کیا حرج ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے بارے میں دنیاوی مثالیں بیان کرنا منع ہے جس طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ بادشاہ سے ملتا ہو تو پہلے وزیر یا مشیر سے ملتا پڑتا ہے، تھانیدار سے بات کرنا ہو تو پہلے سپاہی سے رابطہ کرنا پڑتا ہے وغیرہ..... اللہ تعالیٰ کی ذات ایسے واسطوں سے بہت بند ہے وہ اپنے فضل و کرم سے سب کی دعا و پکار سختا ہے اللہ تعالیٰ کے بارے میں وزیر، بادشاہ اور اس قسم کی دوسری مثالیں بیان کرنے سے منع کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فَلَا تَصْرِيبُوا اللَّهَ الْأَمْثَالَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ (۷۸۔ خل)

ترجمہ: پس اللہ کے بارے میں مثالیں بیان نہ کرو بے شک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

سوال: ۳۶: کیا یہ عقیدہ رکھنا درست ہے کہ ”اللہ تعالیٰ برادرست ہماری دعا و پکار نہیں سنتا“؟

جواب: یہ عقیدہ رکھنا کہ ”اللہ تعالیٰ برادرست ہماری دعا و پکار نہیں سنتا“ فرقہ آئیات کا انکار ہے
وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَبَّرَنِي فَلَيْسَ قَرِيبٌ أَجِبُّ دَعْوَةَ الظَّالِمِ إِذَا دُعِيَ
فَلَيْسَتِ حِبِّيُّ الْيَٰٰ وَلَيْسَ مُنْوِا بِي لَعْلَهُمْ يَرْشَدُونَ ۝ (۱۸۶۔ بقرہ)

ترجمہ: اور (اے بی علی اللہ علیہ وسلم) جب تم سے میرے بندے میرے متعلق پوچھیں (تو انہیں بتاؤ) کہ میں ان سے قریب ہی ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکانا ہے تو میں اس کی پکار کو سنتا اور جواب دتا ہوں لہذا انہیں چاہیے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لا کیں تا کہ وہ دایت پائیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوْسِعُ بِهِ نَفْسَهُ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ۝ (۱۶۔ ق)

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو پیدا کیا اور جو خیالات اس کے مل میں گزرتے ہیں ہم ان کو

جانتے ہیں اور تم اُنکی رُگ جان سے بھی نیا در قریب ہیں۔

سوال: 37: کیا اللہ کی بارگاہ میں کوئی نبی یا ولی اپنی مرضی سے شفاعت کرنے کا اختیار رکھتا ہے؟
جواب: اللہ کی بارگاہ میں کوئی نبی یا ولی اپنی مرضی سے شفاعت کرنے کا کوئی اختیار نہیں رکھتا
اللہ تعالیٰ کافرمان ہے۔

**وَأَقْرَأْتُهُمَا لِأَنْجِزْنِي نَفْسَ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يَقْبُلُ مِنْهَا شَفَاعَةً وَلَا يُؤْخَذُ
مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝** (٢٨... بقرہ)

ترجمہ: اور اس دن سے ڈر و جب کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے اور نہ کسی کی شفارش قبول
کی جائے اور نہ کسی سے کسی طرح کا بدلہ قبول کیا جائے گا اور نہ لوگ (کسی اور طرح) مدد
حاصل کر سکیں گے۔

قیامت کے دن کوئی بھی اللہ کی اجازت کے بغیر کسی کے حق میں شفارش نہیں کر سکے گا
مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفُعُ عَنْكُهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۝ (٢٥٥... بقرہ)

ترجمہ: کون ہے جو اللہ کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی) سفارش کر سکے۔
وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عَنْكُهُ إِلَّا لِمَنْ أَذْنَ لَهُ ۝ (٢٣... سہرا)

ترجمہ: اور شفاعت اللہ کے ہاں فائدہ نہ دے گی مگر اس کے لئے جس کے لئے وہ اجازت
دے

وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنْ أَرْضَى وَهُمْ مِنْ خَحْنَقَةٍ مُشْفَقُونَ ۝ (٢٨... انہیاء)

ترجمہ: اور وہ (اس کے پاس کسی کی) شفارش نہیں کر سکتے مگر اس شخص کی جس سے اللہ خوش
ہوا اور وہ اس کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔

قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۖ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

ترجمہ: (اے نبی) کہہ دیجئے کہ سفارش تو سب اللہ کی اختیار میں ہے اسی کے لئے
آسمانوں اور زمینوں کی باادشاہت ہے پھر تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ (٢٣... زمر)

سوال: 38: کیا دنیاوی کاموں میں زندوں سے سفارش کرائی جا سکتی ہے؟

جواب: ایچھے کاموں میں زندوں کی سفارش کرائی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

مَنْ يُشْفَعْ شَفَاًعَةً حَسَنَةً يُكَفَّرْ مِنْهَا ۝ وَمَنْ يُشْفَعْ شَفَاًعَةً سَيِّئَةً يُكَفَّرْ لَهُ كَفْلُ مِنْهَا ۝ (۸۵۔ سورۃ النساء)

ترجمہ: جو شخص بھلانی کی سفارش کرے گا وہ اس میں حصہ پائے گا اور جو برائی کی سفارش کرے گا وہ اس میں حصہ پائے گا۔

سوال: 39: نعم رسول میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑھا چڑھا کر پیش کر کیا ہے؟

جواب: نعم رسول میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑھا چڑھا کر اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف کراشک ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَلَأَنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَوْمَ حِيَ إِلَى أَنَّمَا الْهُكْمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ ۝ (۱۰۔ کہف)

ترجمہ: (اے نبی) کہہ دیجئے کہ میں تمہاری طرح کا ایک بشر (انسان) ہوں لیکن میری طرف وہی کی جاتی ہے کہ تمہارا اللہ ایک اللہ ہی ہے۔

حدیث رسول: لَا تُطْرُوْنِي كَمَا أَطْرَبَ النَّصَارَى عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُواْ اعْبُدُواْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ .

ترجمہ: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) مجھے اتنا نہ بڑھادیا جتنا یہی سایوں نے مجھی انہ مریم کو بڑھادیا ہے کیونکہ میں اس کا بندہ ہوں پس مجھے اللہ کا بندہ اور رسول کہا کرو۔

(صحیح بخاری کتاب الہدیا)

سوال: 40: کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور وہرے انبیاء علیہم السلام نے اپنی امت یا قوم سے اجرت (معاوضہ) کا سوال کیا تھا؟

جواب: محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلے وہرے انبیاء علیہم السلام نے لوگوں سے کسی اجرت (معاوضہ) کا سوال نہیں کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان ہے۔

فَلَأَنَّكُمْ عَلَيْهِ أَجْرٌ إِنْ هُوَ لَا ذُكْرٌ لِلْعَلَمِينَ ۝ (۹۰۔ انعام)

ترجمہ: (اے نبی) کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس (قرآن) پر اجرت نہیں مانگتا یہ تو جہان کے

لوگوں کے لئے صرف صحیح ہے۔

اللہ کی طرف سے نبی علیہ السلام کا جماعت سے اعلان برأت کا حکم

فُلْ مَا أَسْأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ كُلُّكُمْ إِنْ أَجْرٍ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۝ (۲۷... سبا)

ترجمہ: (اے نبی) کہہ دو کہ میں نے تم سے کچھ حصہ (معاوضہ) مانگا ہو تو وہ تمہارا ہی رہا میرا اجر (معاوضہ) تو اللہ ہی کے ذمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو خاطب ہو کر کوہنی دے رہا ہے

وَمَا أَسْأَلَهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا ذِكْرُ الْعَلَمِينَ ۝ (۱۰۲... یوسف)

ترجمہ: اور (اے نبی) تو اس پر ان سے کچھ معاوضہ (اجر) نہیں مانگتا یہ (قرآن) تو صرف تمام جہاں والوں کے لئے ایک صحیح ہے۔

فُلْ مَا أَسْأَلْتُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا آنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرُ
لِلْعَلَمِينَ ۝ (۸۷... ص)

ترجمہ: (اے غیر) کہہ دو کہ میں تم سے اس کا حصہ نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں ہوں یہ (قرآن) تو جہاں والوں کے لئے صحیح ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کا اعلان

وَمَا أَسْأَلَكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرٍ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَلَمِينَ ۝ (۱۰۹... شعراء)

ترجمہ: اور میں تم سے اس پر کچھ حصہ نہیں چاہتا میرا اصلہ رب العالمین کے ذمہ ہے۔

بودھ علیہ السلام کا اعلان

وَمَا أَسْأَلَكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرٍ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَلَمِينَ ۝ (۱۱۲... شعراء)

ترجمہ: اور میں تم سے اس پر کچھ حصہ نہیں چاہتا میرا اصلہ رب العالمین کے ذمہ ہے۔

صانع علیہ السلام کا اعلان

وَمَا أَسْأَلَكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرٍ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَلَمِينَ ۝ (۱۲۵... شعراء)

ترجمہ: اور میں تم سے اس پر کچھ حصہ نہیں چاہتا میرا اصلہ رب العالمین کے ذمہ ہے۔

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنَّ أَجْرَى إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (۱۶۲... شعراء)

ترجمہ: اور میں تم سے اس پر کچھ صلنگیں چاہتا میرا اصل تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔

شعب علیہ السلام کا اعلان

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنَّ أَجْرَى إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (۱۸۰... شعراء)

ترجمہ: اور میں تم سے اس پر کچھ صلنگیں چاہتا میرا اصل تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔

مزید حوالہ جات قرآن حکیم میں خود دیکھیں (۱۵۷... فرقان)، (۱۹... یوو)

سوال: 41: کیا مجری ویاثی لانا کسی رسول کا اختیار میں تھا؟

جواب: اپنی مرضی سے مجری ویاثی لانا کسی رسول کا اختیار میں نہ تھا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِي بِأُبُوهُدَنَ اللَّهُ ۝ (۳۸... رعد)

ترجمہ: اور کسی رسول کے اختیار کی بات نہ تھی کہ کوئی نٹ فی (تجزہ) لائے مگر اللہ کے حکم سے

مزید حوالہ جات قرآن کریم میں خود دیکھیں۔ (۱۷... مومن)، (۱۱... اہم ایام)

(۳۵... انعام)

سوال: 42: کیا ہدایت پر لانا کسی نبی، ولی، پیر اور مولوی کا اختیار میں ہے؟

جواب: ہدایت پر لانا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی نبی، ولی، پیر اور مولوی کے اختیار میں نہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

إِنَّكَ لَا تَهِيئُ مِنْ أَحْيَيْتَ وَلِكُنَّ اللَّهُ يَهِيئُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ
بِالْمُهْتَبِتِينَ ۝ (۵۶... قصص)

ترجمہ: (اے نبی) تم جسے چاہوا سے ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔

سوال: 43: کیا نبی، صدیق، شہید اور ولی وغیرہ اللہ کے تھاج ہیں؟

جواب: سارے بندے اللہ کے تھاج اور فقیر ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

بِنَا يُهَا النَّاسُ أَتْقُمُ الْفُقَرَاءِ إِلَى اللَّهِ (١٥... قاطر)

ترجمہ: اے لوگوں! تم (سب) اللہ کھتماج ہو۔

سوال: 44: کیا گراہ لوگ حق بات قول کرنے کی بجائے یہ کہتے رہے ہیں کہ ہم اپنے باپ دادا کی پیرودی کریں گے؟

جواب: ہاں گراہ لوگ حق بات قول کرنے کی بجائے یہ کہتے رہے ہیں کہ ”ہم اپنے باپ دادا کی پیرودی کریں گے“ اللہ تعالیٰ کافرمان ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَتَيْعُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولُو الْأَيْمَانُ تَبَعَّثُ مَا أَفْيَنَا عَلَيْهِ أَبَاءُ نَا [أَوْلُو الْكَانَ] أَبَاوْهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَلُونَ ۝ (٤٠... بقرۃ)

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اہل تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اس کی پیرودی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو ای (طریقے) کی پیرودی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے بھلا اگرچہ ان کے باپ دادا نے کچھ سمجھتے ہوں اور نہ سیدھے راستے پر ہوں۔

موجودہ دور میں بھی لوگوں کی اکثریت کا بھی حال ہے کہ جب انہیں اللہ کی آیات سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے باپ دادا، امام، مولوی اور پیر کی بات مانیں گے سیاں کا حکیم و غلط ہے ہماری نجات اسی صورت میں ہو سکے گی کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کی بات مانیں ہو لویوں اور پیروں کی انگلی پیرودی سے اپنی جان بچائیں۔

سوال: 45: کیا اذان سے پہلے مردجہ ”صلوٰۃ و ملٰم“ پڑھنا صحیح ہے؟

جواب: اذان سے پہلے یا بعد میں مردجہ ”صلوٰۃ و ملٰم“ پڑھنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا ثبوت نبی کریم علی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نہیں ملتا۔ مزید یہ کہ ”صلوٰۃ و ملٰم“ میں شرکیہ حکمات موجود ہیں۔ دین بنانے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے دین اسلام میں اپنی طرف سے کوئی نبی چیز بنا کر واٹل کرنا گمراہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کافرمان ہے۔

أَمْ لَهُمْ شُرٌّ كُوَا شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الْبَيْنِ مَا لَمْ يَأْذُنْ إِلَيْهِ اللَّهُ

ترجمہ: کیا انہوں نے (اللہ کے) ایسے شرکیک (بنائے) ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا

دین مقرر کیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔ (۲۱۔ شوری)

سوال: 46: بدعت کیا ہے؟ اس کی مختہرو صاحب کیجئے؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہے جو اللہ کے دین میں اپنی طرف سے نکالے جائیں (یاد رکھو) دین میں جو نیا کام نکالا جائے وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

(صحیح مسلم، سنن ابو داؤد)

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ہمارے اس دین میں کوئی نئی حیز ایجاد کرتا ہے جو اس میں نہ ہو وہ مردود ہے۔
(صحیح بخاری و مسلم)

چند بدعاات:- ۱۔ میت کو فون کرنے کے بعد قبر پر اذان دینا۔ ۲۔ میت کو فون کرنے کے بعد قبر سے تقریباً ۲۷ قدم پر با تھاٹھا کر دعا مانگنا۔ ۳۔ صلوٰۃ (نماز) کی زبان سے نیت کرنا۔ ۴۔ عیدین جمعہ اور فرض صلوٰۃ (نماز) کے بعد با تھاٹھا کرا جتائی دعا کرنا۔ ۵۔ تعزیت کے لئے با تھاٹھا کرا جتائی دعا کرنا۔ ۶۔ عید میلاد مختاری۔ ۷۔ صلوٰۃ الجمازو کے بعد با تھاٹھا کر اجتماعی دعا مانگنا۔ ۸۔ چشتی، قادری، سہروردی، قشیدی وغیرہ سلطے میں پیری، مریضی کی بیعت کرنا۔ ۹۔ شب برأت مختاری۔ ۱۰۔ تسلیواں چالیسوائ سالانہ کرنا۔

سوال: 47: کیا آدم علیہ السلام کی دعا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ویلے سے قبول ہوئی؟

جواب: یہ عقیدہ رکھنا کہ ”آدم علیہ السلام کی دعا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ویلے سے قبول ہوئی تھی“، مگر آئی آیات کا انکار ہے۔ قرآن حکیم میں تو اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کی تو بکی قبولیت میں یوں ارشاد فرماتا ہے۔

فَلَقْفَى أَدْمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَتَ قَبَابَ عَلَيْهِ ۝ إِنَّهُ فَوْ التَّوَابُ الرَّجِيمُ ۝

ترجمہ: پس آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے کچھ حکمات سمجھے (اور معافی مانگی) تو اس نے ان کا صور معاف کر دیا ہے شکر و قبیل کرنے والا ہر یا ان ہے۔ (۲۷۔ بقرۃ)

و دعا جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو سمجھا اور جس کے ذریعہ ان کی تو بقیعہ ہوئی وہ یہ ہے۔

فَالا رَبُّنَا ظَلَمَنَا اَهْسَنَا وَان لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمَنَا اللَّهُوَنَ مِنَ الْخَيْرِينَ ۝

ترجمہ: (آدم نے) کہاے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر قلم کیا اور اگر تو ہم کون بخشے اور ہم پر حکم نہ کر لے تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (۲۳۔ عرف)

ریس و درولیات (جن) میں آدم علیہ السلام سے گناہ درزدہ ہو جانے کا ان کی تو پہ کی قبولیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دلیل سے ہوئی بیان کی جاتی ہیں وہ سب کی سب ضعیفہ اور موضوع (گھڑی ہوئی) ہیں ان کی اصل اور حقیقت کوئی نہیں ہے۔ ان روایات کی سند کا دار و مدار عبدالرحمن بن زید من اسلم پر ہے جو ضعیف راوی ہے اس کو بخاری، احمد، ابن مسیح، ابو حاتم بن سعیانی، ابو داؤد وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔ امام حاکم اور ابو قیم نے کہا ہے کہ یہ اپنے باپ سے موضوع احادیث روایت کرتا تھا۔ (تہذیب العجذ بیب جلد ۶)

سوال: 48: کیا غیر اللہ کی قسم کھانا درست ہے؟

جواب: غیر اللہ کی قسم کھانا شرک ہے۔ جیسے بیت کی قسم، ولی یا فلاں بابا یا بر کی قسم وغیرہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ ۖ

ترجمہ: جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔ (ابوداؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی قسم کھائے تو وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔ (صحیح بخاری و مسلم کتاب الایمان)

سوال: 49: جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار و مذاق ہو رہا ہاں پیشنا کیا ہے؟

جواب: اسی مجلس میں پیشے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنِ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكَفِّرُ بِهَا وَيُنَسِّبُهُ أَيْمَانًا

فَلَا تَقْعُلُوا مَعْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذَا مِنْهُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ

جَامِعُ الْمُنْفَقِينَ وَالْكُفَّارِ ۗ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ۝ (۱۷۰۔ نباء)

ترجمہ: اور اللہ نے تم (مومنوں) پر اپنی کتاب میں (یہ حکم) کا ذل فرمایا ہے کہ جب تم

(کہیں) سنو کہ اللہ کی آنکھوں کا انکار ہو رہا ہے اور ان کی بھی اڑائی جاتی ہے جب تک وہ لوگ اور باتیں (نہ) کرنے لگیں ان کے پاس متین خود رئم بھی انہی چیزیں ہو جاؤ گے۔ کچھ ملک نہیں اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکھا کرنے والا ہے۔

اس لئے اسکی محفل یا شادی میں بھی شامل نہیں ہونا چاہیے جہاں دھول، باجے، گانا، بجانا اور شرک و کفر ہو ہر مسلم کو وہ سیقی اور گانے بجانے، سننے سے بھی مغل پر ہیز کرنا چاہیے۔

سوال: 50: شرک پر مر نے والے کی صلوٰۃ پڑھنا یا اس کے حق میں بخشش کی دعا کرنا کیا ہے؟

جواب: شرک پر مر نے والے کی صلوٰۃ پڑھنا یا اس کے حق میں مغفرت کی دعا کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أَوْلَىٰ قُوَّةٍ
مِّنَ الْعَدِيمَاتِ بَيْنَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَبُ الْجَحْيِمِ ۝ (۱۱۲... توبہ)

ترجمہ: نبی اور مونوں کے لئے شیان نہیں کہ مشرکوں کیلئے بخشش کی دعا ممکن ہے اگر چنان کے فرمی جی رشتہ داری (کیوں نہ) ہوں جب کہ ان پر یہ بات کھل چکی ہے کہ وہاں دوزخ ہیں

سوال: 51: کیا شرک مسجد حرام (خانہ کعبہ) میں داخل ہو سکتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کافر مان ہے۔

يَا إِلَيْهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجْسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ
عَامِهِمْ هَذَا ۝ (۱۲۸... توبہ)

ترجمہ: اے ایمان والو! مشرکین ناپاک ہیں تو اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب نہ جانے پا سکیں۔

سوال: 52: مشرکین کا مساجد تحریر و آباد کرنا کیا ہے؟

جواب: مساجد تحریر و آباد کرنا مشرکین کے لئے صحیح نہیں ہے اللہ تعالیٰ کافر مان ہے:

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمَرُوا مَسْجِدَ اللَّهِ شَهِيدِينَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ
أُولَئِكَ حَيْطَكَ أَعْمَالُهُمْ ۝ فِي النَّارِ هُمْ خَلِيلُوْنَ ۝ (۱۷۱... توبہ)

ترجمہ: مشرکوں کے لئے زیانیں کہ اللہ کی مسجدیں تعمیر و آباد کریں جب کہ وہ اپنے آپ پر کفر کی کوایہ دے رہے ہوں۔ ان لوگوں کے (سب) اعمال بیکار ہیں اور یہ عیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

سوال: 53: کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری رسول اور خاتم النبین ہیں؟

جواب: محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری رسول اور خاتم النبین ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کسی بھی یہاں بونے والے شخص کو نبی مانا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدًا أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِجَالِكُمْ وَلِكُنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ ۝

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں۔ (۲۰۔ احزاب)

فُلْ يَا يَهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا۔ (۱۵۸۔ اعراف)

ترجمہ: (اے نبی) کہہ دو کہ اے لوگوں! میں تم سب کی طرف اللہ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں۔

سوال: 54: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ اپنے علم و قدرت سے ہر جگہ موجود ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ آسمانوں پر عرش کے اوپر ہے لیکن وہ اپنے علم و قدرت کے لحاظ سے ہر جگہ موجود ہے۔

الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى ۝

ترجمہ: رُحْن عرش پر مستوی ہے۔ (۵۔ طہ)

اللَّهُ أَكَّا بَارَ مِنْ عَرْشٍ پَرْسَوَىٰ ہُوَ نَّبِيٌّ كَيْفِيَتُ خُودِيٰ بَهْرَجَانَتَـا ۷

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ۝ (۱۶۔ ق)

ترجمہ: اور تم انسان کی رُگ جان سے زیادہ قریب ہیں۔

سوال: 55: غائب کی خبر دینے والے دست شناس اور نجومی کی بات مانا کیسا ہے؟

جواب: میں ان کی باتوں پر یقین نہیں کرنا چاہیے اور نہیں ان کے پاس جانا چاہیے۔

فُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبُ إِلَّا اللَّهُ ۝ (۶۵۔ نحل)

ترجمہ: کہہ دو جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کے سو اغیب کی بات نہیں جانتے۔

سوال: 56: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: جہاد کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجرات میں فرمایا ہے

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَأُوا وَجْهَنَّمَ وَآمَنُوا بِاَمْرِ رَبِّهِمْ وَآتَفْسِيْهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اَوْ لِكَ هُمُ الصَّابِرُونَ ۝ (۱۵۔ الحجرات)

ترجمہ: مومن تو صرف دو ہیں جو اللہ اور راس کے رسول پر ایمان لائے پھر حنک میں نہ پڑے اور اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی لوگ چھے ہیں۔

سوال: 57: اولیا عائلہ کون لوگ ہیں؟

جواب: اولیا عائلہ وہ لوگ ہیں جو صحیح ایمان لانے والے اور اللہ سے ذر نے والے ہیں
الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَقْوَونَ ۝ (۶۳۔ یونس)

ترجمہ: (اولیا عائلہ وہ لوگ ہیں) جو ایمان لائے اور قتوںی اختیار کیا۔

سوال: 58: کیا فرق آن حکیم کو کافی سمجھتے ہوئے حدیث رسول نظر انداز کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قطعاً نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝

ترجمہ: اسے ایمان والوں کی طاعت کرو اور رسول کی طاعت کرو اور اپنے اعمال کوہ باونہ کرو۔
(۲۳۔ محمد)

فُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُجْبِيْنَ اللَّهَ فَأَتَبْعُونِي يَعْبِدُكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۝

ترجمہ: (اے غیر) کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری ایجائے کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخشن دے گا۔
(۳۱۔ آل عمران)

مزید عوالم جات کے لئے خود بخصل۔ (۷۔ حشر)، (۶۲۔ نہش)، (۲۱۔ احزاب)

سوال: 59: کسی مسلم میں اختلاف پیدا ہو جائے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر کسی مسلم میں اختلاف پیدا ہو جائے تو ہمیں اللہ کی کتاب اور نبی علیہ السلام کے

فرمان کی طرف رجوع کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَئِكُمْ مُنْتَهُمْ
شَارِعُهُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُفِّرُوكُمْ تُوْمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ (۵۹.....ناء)

ترجمہ: اسے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اطاعت کرو رسول کی اور ان کی جو تم میں سے ہیں
ہوں اگر تمہارے درمیان کسی معاطلے میں بھگرا ہو تو اسے اللہ (کی کتاب) اور اس کے
رسول (کی حدیث) کی طرف پھیر دو اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔

سوال: 60: اگر کفر و شرک پر منے والے نجات پانے کے لئے زمین پھر کا سدا دینا چاہیں یا
دنیا کی ساری مال و دولت تو کیا اللہ کے عذاب سے ان کی جان چھوٹ جائے گی؟
جواب: کفر و شرک پر منے والوں کی نجات ہرگز نہ ہوگی اور ان سے کسی قسم کا کوئی بدله قبول
نہیں کیا جائے گا اللہ کا فرمان ہے

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَا تُؤْمِنُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدٍ هُمْ مُلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا
وَلَوْ أَنْتُمْ بِهِ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُمْ مِنْ نُصْرٍ يَنْ

ترجمہ: یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور کفر کی حالت میں مر گئے وہ اگر (نجات حاصل
کرنا چاہیں اور) بدلتے میں زمین پھر کر سونا دیں تو ہرگز قول نہیں کیا جائے گا، ان لوگوں کو
وکھ دینے والا عذاب ہو گا اور انکی کوئی مدد نہیں کر سکا۔ (۹۱.....آل عمران)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْا نَأَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلُهُ مَعَهُ لِيَقْتَلُوْا بِهِ مِنْ
عَذَابٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ (۳۶.....سائدہ)

ترجمہ: بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اگر ان کے قبضے میں ساری زمین کی دولت ہو اور اتنی
ہی اور اس کے ساتھ، اور وہ چاہیں کہ اسے بدلتے میں دے کر روز قیامت کے عذاب سے
نجاگاریں تباہی دوان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

سوال: 61: کیا یہ کہنا درست ہے کہ قرآن حکیم ایک مشکل اور نسبتاً سمجھ آئے والی کتاب ہے؟

جواب: یہ کہنا درست نہیں کہ قرآن حکیم ایک مشکل اور نہ سمجھا آنے والی کتاب ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَلَقَدْ يَسَرْنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِكْرِ فَهُنَّ مِنْ مُذَكَّرٍ ۝ (۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴ قر)

ترجمہ: اور تحقیق ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا پس کیا کوئی ہے سوچنے سمجھنے والا؟ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَقِيدُهُ لِلْتَّبَقِيْهِ هِيَ أَفَوْمٌ ۝ (۹۔ اسرائیل)

ترجمہ: بے شک یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے۔

سوال: 62: کیا یہ کہنا درست ہے کہ قرآن حکیم ایکسا مکمل اور تبدیل شدہ کتاب ہے؟

جواب: یہ کہنا درست نہیں ہے کہ قرآن حکیم ایکسا مکمل اور تبدیل شدہ کتاب ہے
إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الْدِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَفِظُونَ ۝ (۹۔ مجر)

ترجمہ: یقیناً ہم نے اس ذکر کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

سوال: 63: اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم اس سے مقصود کے لئے نازل فرمایا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم اس سے نازل فرمایا ہے کہ لوگ اس کی تعلیمات سمجھ کر ہر ہم کی گمراہی اور کفر و شرک سے بچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

يَعْصِيْهِ اَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبِينٌ كَيْلَبِرُوا اِيَّهُ وَلَيَتَدْكُرُوا لَوْا الْأَلْيَابِ ۝

ترجمہ: (اے نبی) یہ کتاب جو ہم نے تم پر نازل کی مرکت والی ہے تا کہ لوگ اسکی آنکھوں پر غور کریں اور عقل والے صحیح پکڑیں۔ (۲۹۔ ص)

يَعْصِيْهِ اَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلْمَةِ إِلَى النُّورِ يَأْذِنُ رَبِّهِمُ الْهِيْمَدِ ۝ (۱۔ حمایم)

ترجمہ: (اے نبی) یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے تمہاری طرف نازل کیا تا کہ تم لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لا اور ان کے رب کے حکم سے اس اللہ کے راستے پر جو غالباً اور تعریفوں والا ہے۔

مزید حوالہ جات قرآن حکیم میں خود بحصیں (۲۔ بقرۃ)، (۱۷۔ فرقان)

سوال: 64: اسلام کیا ہے؟ کیا تمام افراد کے لئے دین اسلام قبول کرنا ضروری ہے؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اسلام کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم کوہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، صلواتہ (نماز) قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے صیام (روزے) رکھو اور اگر استطاعت ہو تو خانہ کعبہ کا حج کرو۔
(صحیح مسلم جلد اول کتاب الایمان)

تمام انسانوں کے لئے دین اسلام قبول کرنا ضروری ہے، اس کو قبول کئے بغیر انسان کی آخرت میں نجات نہیں ہو سکے گی۔ دین اسلام کو قبول نہ کرنے کے حجم میں اسے ہمیشہ بیشہ کے لئے جہنم کی آگ میں رہتا ہے گا اور جنت سے محروم کر دیا جائے گا۔

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ إِلَّا إِسْلَامَ دِينًا فَلَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَسِيرِينَ ۝
ترجمہ: اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے گا اور اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ (۸۵.....آل عمران)
إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا إِسْلَامٌ ■
(۱۹.....آل عمران)

ترجمہ: بے شک دینِ اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔

سوال: 65: انسان کو آخرت میں ہر قسم کے خارے سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: انسان کو آخرت میں ہر قسم کے خارے سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل کام کرنا ضروری ہیں۔

۱۔ ایسا ایمان لایا جائے جو ہر قسم کے کفر و شرک سے پاک ہو۔

۲۔ نیک اعمال اختیار کئے جائیں۔

۳۔ حق بات کی تبلیغ کی جائے۔

۴۔ اس راہ میں آنے والی ہر مشکل اور مصیبت پر عبر کیا جائے

وَالْعَصِيرُ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ أَمْنَوْا وَعَمِلُوا الصِّلَاةَ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالْقَيْرَةِ ۝
(۲۲۱.....احصر)

ترجمہ: بے شک انہا خسارے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور ایک دھرے کو حق کی فیصلت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔

سوال: ۶۶: کیا کسی کفر و شرک کرنے والے امام کے پچھے صلوٰۃ (نماز) پڑھنا صحیح ہے؟
جواب: کسی کفر و شرک کرنے والے امام کے پچھے صلوٰۃ (نماز) پڑھنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن و حدیث میں کہیں بھی کسی کفر و شرک کرنے والے کو صلوٰۃ (نماز) پڑھنے کا حکم نہیں دیا گیا اور نبی شرک کرنے والے پر صلوٰۃ فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ (نماز) کامومنوں پر فرض کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کافر مان ہے۔

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كَبِيرًا مُؤْفَقًا ۝ (۱۰۳... ناء)

ترجمہ: بے شک صلوٰۃ (نماز) کامومنوں پر (مقررہ) اوقات میں ادا کر فرض ہے۔

فُلْ لِعَبَادِي الَّذِينَ آمَنُوا يَقِيمُو الصَّلَاةَ ۝ (۲۱... هراثم)

ترجمہ: (اسے غیر) میرے مومن بنوں کو کہہ دو کہ صلوٰۃ (نماز) پڑھا کریں۔

قرآن جیکیم میں رکوع کرنے والوں (یعنی مومنوں) کے ساتھ رکوع کرنے کا حکم ہے۔

وَأَقِيمُو الصَّلَاةَ وَأَنُو الزَّكُرَةَ وَأَرْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ۝ (۲۳... بقرۃ)

ترجمہ: اور صلوٰۃ (نماز) قائم کرو اور زکوٰۃ دواور (اللہ کے آگے) رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

سوال: ۶۷: کیا مونمنہ عورت کا نکاح کسی شرک مرد سے کنادرست ہے؟

جواب: مونمنہ عورت کا نکاح کسی شرک مرد سے کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا ۚ وَلَعَبْدَ مُؤْمِنٍ خَيْرٌ مِّنْ مُشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَهُمْ ۝ (۲۲۱... بقرۃ)

ترجمہ: شرک مرد جب تک ایمان نہ لائیں مونمنہ عورتوں کو ان کے نکاح میں نہ دعا کیوں کہ شرک (مرد) سے خواہ دتم کو کسی بھالا لگے مونمن غلام بکتر ہے۔

اُس آئیت سے یہ تپیجہ لکھا ہے کہ مونمنہ عورت کا نکاح کرنے سے پہلے یہ یقین کر

لما ضروری ہے کہ جس مرد سے اس کا نکاح کیا جا رہا ہے کہ وہ واقعی مومن ہے کہیں شرک میں
بٹتا ٹھیں ہے۔

سوال: 68: کیا مومنوں پر بھی اللہ تعالیٰ اور فرشتے درود بھیجتے ہیں؟

جواب: ہاں، ہمومنوں پر بھی اللہ تعالیٰ اور فرشتے درود بھیجتے ہیں اللہ تعالیٰ کافر مان ہے۔
هُوَ الَّذِي يُصْلِي عَلَيْكُمْ وَمَلِئَكُهُ . (۳۲... احزاب)

ترجمہ: وہی (اللہ) تو ہے جو تم پر درود (رحمت) بھیجا ہے اور اس کے فرشتے بھی۔

اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمومنوں پر اپنی رحمت بھیجا ہے
اور فرشتوں کے درود بھیجنے کا مطلب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہمومنوں کے لئے رحمت کی دعا
کرتے ہیں۔

سوال: 68: قرآنی آیات کا انکار کرنے والوں اور منافقت کرنے والوں کا کیا انعام ہوگا؟

جواب: قرآنی آیات کا انکار اور منافقت کرنے والے ہمیشہ میشہ کے لئے جہنم کی آگ میں
رہیں گے، وہاں نہ اٹھیں موت آئے گی کہ مر جائیں اور نہ وہ وہاں آگ سے نکل سکیں گے
اور نہیں ان کے عذاب میں کسی کے جائے گی۔

**إِنَّ الظَّاهِرَيْنَ كَفَرُوا إِنَّا بِإِيمَانِنَا سَوْفَ نُضْلِلُهُمْ نَارًا إِنَّمَا نَضْجَحُ جُلُودَهُمْ بَلَدُنَاهُمْ
جُلُودُ الْأَغْيَرِ هَا لِيَدُ وَقُلُوْا الْعَذَابُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ (۵۶... ناء)**

ترجمہ: بلاشبہ جن لوگوں نے ہماری آئیوں سے کفر کیا ان کو ہم عतریب آگ میں داخل کریں
گے جب ان کے بدن کی کھالیں مگل (جل) جائیں گی تو ہم اور کھالیں بدل دیں گے تاکہ
عذاب (کامڑہ) پچھتے رہیں بے شک اللہ تعالیٰ زیر دست حکمت والا ہے۔

وَالظَّاهِرَيْنَ كَفَرُوا وَكَلَّبُوا بِإِيمَانِنَا أَوْلَئِكَ أَصْحَبُ النَّارِ فَمِنْ قِبِيلِهَا خَلِيلُونَ ۝
ترجمہ: اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آئیوں کو جھٹالایا وہ دوزخی ہیں (اور) وہ ہمیشہ اس
میں رہیں گے۔

إِنَّ الْمُنْفِقِينَ فِي الْتَّرْكِ الْأَشْفَلُ مِنَ النَّارِ ۝ (۱۷۵... ناء)

ترجمہ: بے شک منافق لوگ دوزخ کے سب سے خلپے درجہ میں ہوں گے۔

سوال: 70: کفر کرنے والوں سے گہری قلبی دوستی رکھنے اور ان سے تعلقات رکھنے کی کہاں تک گنجائش ہے؟

جواب: کفر کرنے والوں سے گہری قلبی دوستی رکھنا منع ہے۔ اللہ تعالیٰ کافرمان ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَحَدُّوَا إِلَيْهُو وَ إِلَيْهِ أُولَاءِ بَعْضُهُمْ أُولَاءِ بَعْضٍ ۖ وَ مَنْ يَتُوَلَّهُمْ فَأُنَّهُمْ مُنَاهَةٌ لِّإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۤ

ترجمہ: اے ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست نہ بناویہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہو گا بے شک اللہ ظالم لوگوں کو بدایت نہیں رہتا۔ (۱۵... مائدہ)

۱۲۹—۱۳۰ **الَّذِينَ يَتَحَلَّوْنَ الْكُفَّارِ إِنَّمَا مِنْ ذُوْنِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ إِنَّهُمْ عَنْ ذِيْمَتِهِمْ غَافِلُونَ ۖ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا**

ترجمہ: جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا یہ ان کے باعزم حاصل کرنا چاہتے ہیں پس بے شک عزت تو سب اللہ ہی کی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَحَدُّوَا إِلَيْهِ أُولَاءِ كُنْتُمْ وَ إِلَيْهِمْ أُولَاءِ اسْتَحْبَطُو الْكُفَّارُ عَلَى الْإِيمَانِ ۖ وَ مَنْ يَتُوَلَّهُمْ فَأُنَّهُمْ مُنَاهَةٌ لِّفُرْقَةٍ ۖ فَلَوْلَكَ فُرْقَةُ الظَّالِمِينَ ۤ (۲۳... توبہ)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تمہارے (ماں) ماپ اور (بیوں) بھائی ایمان کے مقابل کفر کو پسند کریں تو ان سے دوست نہ رکھو اور جوان سے دوستی رکھیں گے وہ ظالم ہیں۔

لَا يَسْخِدُ الْمُؤْمِنُونَ الْكُفَّارِ إِنَّمَا مِنْ ذُوْنِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَ مَنْ يَقْعُلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَقْرَبُوا مِنْهُمْ تَقْرَبَهُمْ ۖ (۲۸... آل عمران)

ترجمہ: مومنوں کو چاہیے کہ مومنوں کے سوا کافروں کو اپنا دوست نہ بنا کیں اور جو ایسا کرے گا اس سے کچھ (عبد) نہیں ہاں اگر اس طریق سے تم ان (کے شر) سے بچاؤ کی صورت یہاں کرو (و مغلائق نہیں)۔

لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الظَّنِّ لَمْ يَقَاتِلُوكُمْ فِي الْبَيْنَ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ
أَنْ تَبْرُؤُوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ
الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الْبَيْنَ وَأَخْرَجُوكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهِرُوْا عَلَىٰ أَخْرَاجِكُمْ
أَنْ تَوْلُوْهُمْ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ (۹۰،۸...المتحنه)

ترجمہ: جن لوگوں نے تم سے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں کی اور نہ تم کو تھارے گھروں
سے نکالا ان کے ساتھ مسلک اور انصاف کا سلوک کرنے سے اللہ تم کو منع نہیں کرنا اللہ تو
انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ انہی لوگوں کے ساتھ تم کو دوستی کرنے سے منع
کرتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی کی اور تم کو تھارے گھروں سے نکالا
اور تھارے نکالنے میں اور لوں کی مدد کی تو جلوگ ایسوں سے دوستی کھیں گے وہی ظالم ہیں۔
جو کافر مسلمانوں سے زندگی اور رداواری بر تھے ہیں انصاف کا تقاضا ہے کہ مسلمان
بھی ان سے حسن سلوک سے پیش آئیں۔ باہم ان کے کفر و شرک کو اچھانا بھیں اور ان کی کفر
و شرک والی مجالس سے دور رہیں اور جب بھی موقعہ ملے ان کو ایمان کی دعوت دی جائے۔
مزید حوالہ قرآن حکیم میں خود دیکھیں۔

(۱۳۲...ناء)، (۲۲...محاذہ)، (۲۳...توبہ)، (۱۸۸...آل عمران)

سوال: 71: اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کا امداد قرآن حکیم میں کیا رکھا ہے؟

جواب: قرآن حکیم میں ہے

هُوَ مُنْهَمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلٍ وَفِي هَذَا . (۷۸...حج)

ترجمہ: اللہ نے پہلے بھی تھارا نام مسلمین رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی۔

اس لئے بھیں چاہیئے کہ ہم اپنے فرقہ وارانہ نام چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے رکھنے ہوئے نام کو
اپنا کیں۔

سوال: 72: قرآن حکیم میں مولویوں اور بیرونیوں کے بارے میں کیا ارشاد ہوا ہے؟

جواب: مولویوں اور بیرونیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

يَا يَهُا الَّذِينَ امْنَوْا أَنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَخْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ
بِالْبَاطِلِ وَيَضْلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ

ترجمہ: اے ایمان والوں! ہم سے عالم اور مشائخ (پیر) لوگوں کا مل جھوٹے طریقے سے
کھاتے ہیں اور (ان کو) اللہ کی راہ سے بھی روکتے ہیں۔ (۳۲... توبہ)

آج کل اکثر مولویوں اور پیروں کی حالت بھی بھی ہے کہ وہ لوگوں کا مل
جھوٹے طریقے سے کھاتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ سے بھی روکتے ہیں۔

سوال: ۷۳: ایمان والوں کی آزمائش کے بارے میں قرآن حکیم میں کیا ایمان ہوا ہے؟
جواب: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

أَحَسِبَ النَّاسُ أَنَّ يُتْرَكُوْا أَنَّ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفَتَّنُوْنَ ۵

ترجمہ: کیا لوگ یہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ (صرف) یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے چھوڑ
دیئے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی۔ (۲... عجبوت)

أَمْ حَسِبُّهُمْ أَنَّ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتُكُمْ مَثْلُ الَّذِينَ خَلُوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۖ
مَسْتَهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضُّرُّاءُ ۖ وَرَزَلُوْا حَتَّىٰ يَقُولُ الرَّسُوْلُ وَاللَّذِينَ امْنَوْا مَعَهُ
مَنْفَى نَصْرَ اللَّهِ ۗ إِلَّا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ۵

ترجمہ: کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ (یونہی) جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی تم کو پہلے لوگوں
کی سی (مشکلیں) تو پیش آئی ہی نہیں ان کو (بڑی بڑی) سختیاں اور تکفیریں پہنچیں اور وہ
مارے گئے یہاں تک کہ (وقت کا) رسول اور مومن لوگ جوان کے ساتھ تھے پکارا ٹھیک بھر اللہ
کی مد و کب آئے گی (اس وقت انہیں تسلی دی گئی کہ) اللہ کی مدد قریب ہے۔
مزید حوالہ قرآن مجید میں خود دیکھیں۔

(۱۵۵... بقرۃ)، (۱۸۶... آل عمران)

سوال: ۷۴: کیا اچھے لوگوں یا آچھی جماعت میں شامل ہونا اور شرک میں ملوث فرقہ یا جماعت
سے علیحدگی ضروری ہے؟

جواب: ہاں پچ لوگوں یا چھی جماعت میں شامل ہونا اور شرک میں بلوث جماعت یا گروہ سے علیحدگی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کافرمان ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُنَوِّعْ الصَّابِقِينَ ۝ (١٩... توبہ)

ترجمہ: اسے ایمان والوں اللہ سے ڈرنا اور پچ لوگوں کے ساتھ (شامل) ہو جاؤ۔

سوال: 75: کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مولیٰ (ما فوق الاسباب مد دگار و کار ساز) ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مولیٰ (ما فوق الاسباب مد دگار و کار ساز) نہیں ہے۔

بِإِنَّ اللَّهَ مَوْلَكُمْ لَوْهُ خَيْرُ الظَّرِيفِينَ ۝ (٥٠... اعران)

ترجمہ: بلکہ اللہ تمہارا مولیٰ (کار ساز) ہے اور وہ (سب سے) بہتر مدد کرنے والا ہے۔

رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی غلام اپنے آقا کو "میرا مولیٰ" نہ کہے

کیونکہ تمہارا مولیٰ اللہ ہے۔ (صحیح مسلم) یہ بات ذہن نشین رکھئے بعض مقامات پر فقط

"مولیٰ" غیر اللہ کے لئے استعمال ہوا ہے اس کو یوں سمجھئے کہ لفظ مولیٰ جب اللہ تعالیٰ کے لئے

استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنی ما فوق الاسباب کار ساز، مد دگار، مشکل کشا ہوتا ہے۔ لیکن

جب سچی لفظ مولیٰ غیر اللہ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اس معنی وضیوم کے ساتھ نہیں ہوتا بلکہ

وہاں وہ معنی مراد ہیں جو غیر اللہ کے لئے ہو سکتے ہیں مثلاً دوست، آزاد کردہ غلام وغیرہ

سوال: 76: طاغوت کے کہتے ہیں؟ کیا طاغوت کا انکار کرنا اور اس سے چھا ضروری ہے

طاغوت کی چداق اسم بیان کریں؟

جواب: طاغوت سے مراد وہ استی ہے جو کفر و شرک میں بلوث ہو اور لوگوں کو کفر و شرک کی

دعوت دے یا وہ استی جس کی اطاعت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کو چھوڑ کر کی

جائے اور وہ اس پر راضی ہو۔ طاغوت کا انکار کرنا اور اس سے چھا ضروری ہے اللہ تعالیٰ نے

جنہیں رسول مجھی سمجھی ہیں انہوں نے اپنی قوم کو سچی دعوت دی ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور

طاغوت سے بچو!

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنْ أَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا جِنِّيْرُ الظَّاغُورُ (٣٦... غل)

ترجمہ: اور ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا (اس نے مجھی کہا) کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔

طاغوت کی بہت سی اقسام ہیں جن میں چند بڑے بڑے طاغوت یہ ہیں

۱۔ وہ حکومت طاغوت کے زمرے میں آتی ہے جو اسلامی قوانین کو چھوڑ کر غیر اسلامی قوانین بناتی ہے یا اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کو تبدیل کرتی ہے۔ (۲۱....شوریٰ)

۲۔ وہ حکومت بھی طاغوت کے زمرے میں آتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قوانین کو چھوڑ کر غیر اسلامی قوانین کے مطابق فیصلے کرتی ہے۔ (جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے پس وہی لوگ کافر ہیں)۔ (۳۳....ماندہ)

۳۔ وہ شخص بھی طاغوت ہے جس کی لوگ عبادت کرتے ہوں اور وہ اس پر راضی ہو۔ (۴۹....احیٰ)

۴۔ شیطان بھی ایک طاغوت ہے جو غیر اللہ کی عبادت کی ٹوٹ دلتا ہے۔

(۶۰....یعنی)

۵۔ وہ مولوی اور پیر بھی طاغوت کے زمرے میں آتے ہیں جو لوگوں کو تفریض کر سکھاتے ہیں۔ واضح ہے انہی حکومت جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتی ہو لیکن انہوں نے اسلامی قوانین کو چھوڑ کر غیر اسلامی قوانین اپنارکھے ہوں تو اس کا شمار بھی طاغوت کے زمرے میں ہو گا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس شخص کا ایمان ہی قابل قبول ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے پہلے طاغوت کا انکار کرتا ہو۔ (۲۵۲....بقرۃ)

سوال: 77: دین اسلام میں فرقہ بندی کی کیا الہیت ہے؟

جواب: تفرقہ بازی کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

وَأَعْنَصُمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا لَا تَفَرَّقُوا۔ (۱۰۳....آل عمران)

ترجمہ: اور سب میں کر اللہ کی رہی کو ضبوطی سے پکڑ لواہ فرقہ فرقہ نہ ہو جاؤ۔

سوال: 78: جمہوریت کے ذریعے نفاذ اسلام کی کوشش کیا کیا ہے؟ اسلام اور جمہورت

میں کیا فرق ہے؟

جواب: جمہوریت کے ذریعے نفاذ اسلام کی کوشش کا صحیح نہیں ہے۔ نفاذ اسلام کا راستہ وہی ہے جو تمام انبیاء علیہ السلام نے اختیار کیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی راستہ اختیار کیا، سب سے پہلے لوگوں کو توحید خالص کی دعوت دی جائے کیونکہ توحید خالص پر ایمان لانے والے بھتیجے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہماری ہر گزی بنا نے والی ہے اس لئے وہ اللہ کے قانون کوچے دل سے قبول کرتے ہیں۔

جمہوریت عوام کی اکثریت کو کہتے ہیں۔ جمہوریت میں قانون سازی عوام کے منتخب نمائندوں کا حق ہوتا ہے۔ وہ قانون بناتے ہیں اور ملک کے عوام اسے تعلیم کر کے اس پر عمل کرتے ہیں۔ جمہوریت میں شریعت کی جگہ عوام کے چنے ہوئے نمائندوں کے پہنچے ہوئے قوانین لے لیتے ہیں اور یہ حیز اسلام کی خد ہے انسانوں کے پہنچے ہوئے قوانین کو انسانوں پر پافذ کرنا اور ان کو درست سمجھنا لغرنے ہے۔ (ماخود)

اسلام اور جمہوریت کا آپس میں کوئی تعلق نہیں اسلام میں طاقت کا سر چشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جبکہ جمہوریت میں طاقت کا سر چشمہ عوام ہے۔ اسلام میں حکومت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے جبکہ جمہوریت میں حکومت عوام کی ہوتی ہے۔ اسلام میں قانون ساز اللہ تعالیٰ ہے جبکہ جمہوریت میں قانون ساز مجلس دستور ساز و مختتم ہے۔ اسلام میں اپنی تعریف کرنا اور دوسروں کو بدلا کرنا کہتا درست نہیں ہے جبکہ جمہوریت میں اپنی تعریف کی جاتی ہے اور دوسروں کی کھلم کھلا رہائی کی جاتی ہے۔ اسلام میں جاہل اور عالم کی رائے ہر امر نہیں ہوتی جبکہ جمہوریت میں جاہل اور عالم کی رائے ہر امر ہوتی ہے۔ اسلام میں ایسا نہیں ہو سکتا کہ ۱۰۰ اجاہلوں کی رائے ۹۹ علماء پر بھاری ہو جبکہ جمہوریت میں ۱۰۰ اجاہلوں کی رائے ۹۹ علماء پر بھاری ہوتی ہے۔

جمہوریت کا بنیادی اصول کثرت رائے کا برحق ہونا ہے جبکہ قرآن کی رو سے عوام کی اکثریت صرف خود جاہل اور گمراہ ہی نہیں ہوتی بلکہ اگر کوئی عقل مند اور صاحب

ایمان بھی اکثریت کی پیروی کرنے سے گراہنا دیتی ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَإِنْ تُطِعُ الْكُفَّارَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضْلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۝ (۱۶... انعام)

ترجمہ: اگر آپ زمین پر اکثریت کی بات مانیں گے تو وہ آپ کو اللہ کے راستے سے گمراہ کر دیں گے۔

جمهوریت میں تمام فیصلے اکثریت کی ہاتھ پر ہوتے ہیں جبکہ قرآن حکیم کی رو سے فیصلے اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق ہونے چاہیے۔ پس عدالتوں کے افراد خواہ وہ صحیح ہوں یا جنسیں مجرم ہوں یا ذمیٰ کمشز ہم بر صوبائی اسمبلی ہوں یا قومی اسمبلی، وزیر اعلیٰ ہوں یا وزیر اعظم یا کسی اور عہدے پر قائم ہوں اگر وہ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے بلکہ اللہ کے نازل کردہ قانون کے خلاف فیصلہ کرتے ہیں تو اللہ کے نزدیک وہ لوگ کافر ٹھہریں گے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكُفَّارُ ۝ (۲۲... مائدہ)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے (قانون) کے مطابق حکم (فیصلہ) نہ کریں پس وہی لوگ کافر ہیں۔

سیاسی پارٹیوں کی بنیاد جمہوریت چیزیں کھنپ رکھی جاتی ہیں اس لئے کسی مومن و مسلم کو کسی سیاسی پارٹی میں شامل و شریک نہیں ہونا چاہیے اور نہ ان کے ساتھ ان کو ووٹ دینے یا دوائے کے سطح پر میں کسی قسم کا تعاقوں کا سماں چاہیے۔

سوال 79: کیا عیسیٰ زندہ روح و جسم کے ساتھ آسمانوں پر اخالتے گئے ہیں کیا عیسیٰ قتل از قیامت زمین پر نازل ہوں گے؟

جواب: لَوْمَا قُتِلُوا يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَفِعَةُ اللَّهِ إِلَيْهِ ۝ وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَكِيمًا ۝

ترجمہ: اور یقیناً انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا ہے بلکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھایا ہے اور اللہ تعالیٰ زر دست طاقت رکھنے والا حکمت والا ہے۔ (۱۵۸، ۱۵۹... النساء)

وَإِنْ مَنْ أَهْلِ الْكِبَرِ إِلَّا لَيُؤْمَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۝ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۝

ترجمہ: نہیں ہوگا کوئی اہل کتاب مگر عیسیٰ پر ایمان لے آئے گا عیسیٰ کی موت سے پہلے اور عیسیٰ ان پر قیامت کے دن گواہ ہوں گے۔ (۱۵۹... النساء)

إِنَّهُ لِعِلْمٍ لِّلْسَاعِةِ تَرْجِمَةُ سِيدِنَا عِيسَىٰ قِيَامَتِ الْعِلْمِ اُولُو الْعِلْمِ اُولُو الرُّثْنِ هُوَ - (۶۱... زَرْفَ)

ان تینوں آیت سے کہنا صاف اور روزوشن کی طرح مسئلہ رفع، حیات اور زوال ثابت ہے۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اُن مریم (عیسیٰ) تم میں اتریں گے حاکم عامل ہو کر پھر وہ صلیب کو تو زیں گے خنزیر کو قتل کریں گے جہاد کو موقف کر دیں گے مل اتنا بوجائے گا کہ کوئی شخص قبول نہیں کرے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ ساری دنیا کی نعمتوں سے بہتر ہو گا پھر ابو ہریرہؓ نے کہا اگر تم اس کی تقدیق و تائید قرآن سے چاہتے ہو تو پڑھو!

وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۝
ترجمہ: نہیں ہوگا کوئی اہل کتاب مگر عیسیٰ پر ایمان لے آئے گا عیسیٰ کی موت سے پہلے اور عیسیٰ ان پر قیامت کے دن گواہ ہوں گے۔ (۱۵۹... النساء)

یہ حدیث باب زوال عیسیٰ (۲۹۰ ج ۱) بخاری (۸۷ ج ۱) مسلم (۳۶) حزمی (۲۰۸) ائمہ (۴۰۶) مسلم احمد (۳۶۵) مشکلۃ میں موجود ہے۔

(۱) اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال عیسیٰ کی صاف اعلان فرمایا۔
(۲) ابو ہریرہؓ نے حدیث اور قرآن کی ایک آیت کو ملا کر دونوں سے زوال عیسیٰ ثابت کیا۔
اور زوال عیسیٰ پر اپنے ایمان کا اعلان کیا۔

(۳) ابو ہریرہؓ نے آیت کے معنی کا تحسین کیا اور قبل موتہؓ کی ضریر کا مرجع سیدنا عیسیٰ ہے کا تحسین کیا نہ اس سے زوال سیدنا عیسیٰ ثابت کیا۔

(۴) مسلمہ اصول ہے کہ جس آیت کی تفسیر کسی صحابی سے ثابت ہو جائے وہی تفسیر صحیح ہے

اس تغیر کے خلاف اور بالکل بالعذر تغیر غلط ہوتی ہے چنانچہ این حجر عقلانی فتح الباری شرح بخاری میں اس کے متعلق لکھتا ہے کہ ابو ہریرہؓ کا حدیث بیان کر کے تائید میں آمیت کا پڑھنا اس سے یہ ظاہر ہے کہ ابو ہریرہؓ کافد ہب ہے کہ قول باری تعالیٰ!

لَيْوُمَنْ يَهُ اور قَبْلَ مَوْتِهِ دُونُوں میں، کی ضمیر عیسیٰ کی طرف جاتی ہے پس

وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيْوُمَنْ يَهُ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا
کامعی یہ ہوا کہ سب اہل کتاب عیسیٰ پر ایمان لے آئیں گے عیسیٰ کی موت سے پہلے اور عیسیٰ
آن پر قیامت کے دن کواد ہوں گے اسی پر عبد اللہ بن عباسؓ نے یقین کیا ہے اور امام ابن حجر
نے این عباسؓ سے بطريق سعید بن جبیر صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ انہوں نے
قبْلَ مَوْتِهِ کے متعلق کہا ہے کہ عیسیٰ کی موت سے پہلے اہل کتاب اس پر ایمان لاائیں گے نیز
ابی رجاء حسن بصری سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم عیسیٰ اس وقت
زندہ ہیں۔ جب عیسیٰ نازل ہوں گے سب اہل کتاب اس پر ایمان لاائیں گے۔ (فتح الباری)
امام نووی شرح صحیح مسلم میں اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ابو ہریرہؓ
کے نہ ہب کی صریح دلیل ہے کہ آمیت میں قَبْلَ مَوْتِهِ میں، کی ضمیر عیسیٰ کی طرف جاتی ہے
اس شریعے سے ثابت ہوا کہ ابو ہریرہؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ دونوں صحابیوں اور حسن بصری تابعی
کا ایمان ہے کہ عیسیٰ نازل ہو گئے قَبْلَ مَوْتِهِ میں، کی ضمیر عیسیٰ کی طرف جاتی ہے اور حسن
بصری قریم اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں زول عیسیٰ
کا اعلان فرمایا اب بھی زول عیسیٰ میں اور آمیت کی تغیر اور شریعہ میں کوئی شک ہے نہیں ابو ہریرہؓ
نے فَافْرُءْ وَا إِنْ شِئْمُ جَمْ كے صیغہ استعمال کیے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابو ہریرہؓ
بہت سارے لوگوں (صحابہ اور تابعین) کے سامنے یہ حدیث بیان کرتے تھے ان سامنے
میں سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا معلوم ہوا کہ صحابہ اور تابعین کا بھی عقیدہ تھا۔

کیا مردے سنتے ہیں

ہر آدمی نے مرنا ہے

۱: شُكُلْ نَفْسٌ ذَاقَةُ الْمَوْتِ ۵ (۱۸۵.....اعران)

ترجمہ: ہر نفس کو وہ کاظمہ کچھ نہ ہے۔

۲: أَيْنَ مَا تَكُونُوا إِنَّهُ كُلُّكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوقٍ مُّشَيَّدُهُ ۵

ترجمہ: تم کئیں ہو۔ موت تو تم کو آ کریں رہے گی۔ اگرچہ بڑے بڑے مضبوطہ جوں میں
ہو۔ (۲۷.....السباء)

۳: شُكُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانِ ۶

ترجمہ: جو زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے۔

۴: شُكُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ۶

ترجمہ: ہر شے بلاک ہونے والی ہے مگر صرف اللہ کی ذات۔

ان تمام مذکور جا لائیات سے صاف ثابت ہوا کہ تمام انسانوں کو ایک نایک دن
خود مرنا ہے خواہ ان بیانات علیهم السلام ہوں یا صدقین، اولیاء اللہ ہوں یا مومن، کافر ہوں
یا مرد ہر ایک پر موت کا آنا ضروری جزو ایمان ہے۔ کوئی فرد بشرط موت سے مستثنی نہیں ہے۔
اب یہ کہتا کہ

۱: اولیاء اللہ مرتے نہیں، نقل مکانی کرتے ہیں

۲: نبی علیہ السلام کی روح نکلی ہی نہیں اور موت آئی ہی نہیں سراہرم کو وہ تمام قرآنی آیات کا
کھلا کفر اور ان آیات کی بخندی مجب ہے

موت کیا ہے

۱: وَلَوْ تَرَى إِذَا الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَا سُطُرٍ أَيْدِيهِمْ
آخر جو انفسکم ۡ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُرُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ عَلَى اللَّهِ
غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ لَعْنَ أَيْتَهِ تَسْكُنُ كِبِرُوْنَ ۵ (۹۳.....الانعام)

ترجمہ: کاش کہ تم ان ظالموں کو اس وقت دیکھو جب موت کی ختنوں میں بٹا ہوں اور فرشتے ان کی طرف ہاتھ بردار ہے ہوں کہ نکالوا پنی روحوں کو آج تم کو ذلت امیر عذاب دیا جائے گا اس پاداش میں کہم کہتے تھے اللہ کے بارے میں ہاں باقی اور تم اس کی آئتوں کے مقابلے میں مرکشی کرتے تھے۔

2: اللہ یَتَوَفَّى الْأَنفُسَ جِينَ مَوْتَهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْبَكُ الَّتِي قُضِيَ عَلَيْهَا الْمَوْتُ وَيُرْسَلُ الْأُخْرَى إِلَى أَجْلٍ مُسَمَّى ۝ لِذَلِكَ لَا يَرْبُطُ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ (۲۲..... الزمر)

ترجمہ: اللہ لوگوں کے مرنے کے وقت ان کی روحوں کو قبض کر لیتا ہے اور جو مر نہیں نیند میں اور پھر جن پر موت کا فعلہ کر چکا ہوتا ہے۔ ان کی روحوں کو روک لیتا ہے اور باقی روحوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ ایک وقت مقرر (قیامت) تک جو لوگ فکر کرتے ہیں ان کے لئے اس میں نہ نیاں ہیں۔

ان دو آیات سے معلوم ہوا کہ موت کہتے ہیں جسم غیری سے روح کا نکل جانا۔ نیز یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ یہ فرد شرپر موت کا آماض دردی ہے ویسے ہی ہر فرد شرکے جسم سے بوقت موت روح کا نکل جانا بھی غدردی ہے خود وہ بنی علیہ السلام ہو یا صدیق، مومن ہو یا کافر۔

کیا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح بھی موت کے وقت نکل گئی تھی؟ حدیث: عائشہ رضیتہ عن پیغمبر ﷺ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب بھی کسی نبی کو مرض الموت آتی ہے تو اسے دنیا میں رسہنے یا آخرت میں جانے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ نبی کو بھی وہی مرض الموت لاحق ہوئی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض کی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں شدت پیدا ہو گئی (عائشہ رضیتہ عن پیغمبر ﷺ) میں نے سفر مارہ تھے کہ ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انہیاً علیہم السلام ہمد یقین، شہدا، صالحین کے ساتھ۔ میں نے سمجھ لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اختیار میں

اس حدیث بخاری مسلم کی متنق علیہ میں عائشہ صاف تاریخی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح بھی موت کے وقت قبض کر لی گئی تھی۔

حدت الموت

۱: ثُمَّ إِنْكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ يَبْتَوْنَ ۝ ثُمَّ إِنْكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبَعْثَرُونَ۔

ترجمہ: پھر اس زندگی کے بعد تم مر جاؤ گے پھر قیامت کے دن زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے۔ (۱۵... المونون)

۲: فَيَمْسِكُ أَلَّى فَضْلِهَا الْمَوْتُ وَيُرْسِلُ الْآخِرَى إِلَى أَجَلٍ مُسَمٍّ ۝
ترجمہ: پھر جن پر موت کا فیصلہ کر لیتا ہے ان کی روحوں کو ایک وقت مقرر (قیامت) تک روک لیتا ہے۔ (۳۲... الزمر)

ان آیات سے ثابت ہو گیا کہ جب کسی جسم سے روح کل جاتی ہے اور جسم غیری مردہ ہو جاتا ہے تو یہ جسم مردہ تا قیامت مردہ رہتا ہے یہ زندہ نہیں ہوتا تو ”حدت الموت“ موت واقع کے ہونے سے لے کر تا قیامت ہے نہ کہ چند گھنٹے جیسے کہ موجودہ تمام مشہور مسلم ا لوگوں کا تھیڈہ اور ایمان ہے جو بالکل قرآن کے خلاف ہے اور کھلا کفر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت تک روحوں کو روک لیتا ہوں یعنی مردہ جسم میں نہیں آنے دیتا ہوں۔

اس مردہ جسم میں قیامت تک روح نہیں لوٹی

۱: إِنَّ اللَّهَ يَسْوُفُ فِي الْأَنْفُسِ جِئْنَ مَوْتَهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيَمْسِكُ أَلَّى
فَضْلِهَا الْمَوْتُ وَيُرْسِلُ الْآخِرَى إِلَى أَجَلٍ مُسَمٍّ ۝ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَا يَتَ
لِقْوَمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝

ترجمہ: اللہ ا لوگوں کے مرنے کے وقت ان کی روحوں کو قبض کر لیتا ہے اور (معطل کر دتا ہے) جو مرے نہیں گیند میں اور پھر جن پر موت کا فیصلہ کر چکا ہوتا ہے ان کی روحوں کو روک

لہتا ہے اور باقی روحوں کو چھوڑ دتا ہے۔ ایک وقت مقرر (قیامت) تک جو لوگ فرکرتے ہیں ان کے لئے اس میں نہ نیاں ہیں۔ (۲۲.....آخر)

۲: سُخْنٰى إِذَا جَاءَ أَحَدٌ فَمُّ الْمَوْتُ قَالَ رَبُّ ارْجِعُونَ ۝ لَعْلَى أَعْمَلُ صَالِحٍ قَاتَمَا تَرْكُثُ كَلَّا ۝ إِنَّهَا كَلْمَةٌ هُوَ فَالِّهُ ۝ وَمَنْ وَرَأَهُمْ بِرَزْخٍ إِلَى يَوْمِ يَعْنُونَ ۝

ترجمہ: جب ان میں سے کسی پر موت آجائے گی تو کہنا شروع کرے گا کہ اے میرے رب مجھے واپس بھیج دیجئے۔ مجھے میں چھوڑ آیا ہوں۔ (امید ہے) کہاب میں یہ عمل کروں گا۔ (جواب ملے گا) ہرگز نہیں یہ تو بس ایک بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے (کیونکہ) اب ان سب (مرنے والوں) کے پیچھے ایک برزخ (آخر) حائل ہے وہری زندگی (قیامت) تک۔ (۹۹.....امونون)

پہلی آیت میں فرمایا کہ جن کو اللہ موت دے دتا ہے ان کی روحوں کو تا قیامت روک لیتا ہے واپس نہیں جانے دتا۔ وہری آیت سے ثابت ہوا کہ مرنے والوں کے درمیان یعنی ان کے جسم اور روحوں کے درمیان برزخ حائل ہے قیامت تک۔ اس لئے یہ بات کھل کر ثابت ہو گئی کہ قیامت تک کوئی روح اور کسی کی روح بھی دنیا میں جسم مردہ میں نہیں اوثق۔ اب مشہور مسلم کے اکثر لوگ جو یہ تقدید درکھتے ہیں کہ مرد جسم میں روح لوٹ آتی ہے۔ اور مردہ جسم دوبار قبر میں زندہ ہو جاتا ہے قرآن کا کھلا کفر ہے۔

مردے تا قیامت مردے ہیں

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ ذُوْنِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَ هُمْ يُخْلَقُونَ ۝ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَا ۝ وَمَا يَشْعُرُونَ إِيَّاهُنَّ يَعْنُونَ ۝

ترجمہ: اور وہ دوسری ہستیاں جنہیں اللہ کے سوالوں پکارتے ہیں وہ کسی چیز کے بھی خالق نہیں ہیں۔ بلکہ وہ خود جھوق ہیں مردہ ہیں نہ کہ زندہ اور ان کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ کب دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔ (۲۴۰.....اتحل)

اس آیت سے یہ پات روزوشن کی طرح واضح ہو گئی کہ جب کبھی اور جس کی

نے مرنے کے بعد جس کی کوپکاری ہے تو قرآن کہتا ہے مالے پا کرنے والے جس کوپکاری ہے وہ مردہ ہے زندہ نہیں۔ یہ آمیت کسی لمحے بھی مردہ کو زندہ نہیں ہونے دیتی ہر لمحہ پاکار کر یہ آمیت تماشی ہے کہ یہ مردہ جسم ہے زندہ نہیں۔ اب قبر ارضی کے اندر مردوں کے زندہ ہونے کے واقعات اور قبروں سے باہر نکل آنے والے سارے واقعات سوائے خرقی عادت واقعات کے جو قرآن و حدیث سے صحیح ثابت ہیں کفر و شرک پر منی ہیں۔ اور ان واقعات سے قرآن اور حدیث صحیح کا انکار اور تنکذیب ہوتی ہے۔ البتہ روح عالم برزخ میں ہے جس سے سوال و جواب ہوتے ہیں۔

برزخ کیا ہے

وَهُوَ الْأَنْبَىٰ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَذَا عَذْبُ فُرَاتٍ وَ هَذَا مُلْخٌ أَجَاجٌ وَ جَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَ جِجَرًا مَهْجُورًا ۵

ترجمہ: وہ اللہ تو ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا دیا ایک کاپانی شیریں ہے۔ بیاس بجانے والا اور دوسرے کاپانی کھاری چھاتی جلانے والا اور ان دونوں دریاؤں کے درمیان برزخ اور مضبوط اوث بنا دی ہے۔ (۵۲.....الفرقان)

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ ۵ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَتَفَيَّانِ ۵

ترجمہ: اسی اللہ نے دو دریا چلانے جو آپس میں ملتے ہیں دونوں کے درمیان (ایک برزخ) ایک آر قائم ہے کہ ایک درمرے میں تجاوز نہیں کرتے۔ (۱۹۔۔۔ الرحمن)

ان دونوں آیات کے درمیان اللہ نے عالم برزخ جو دنیا کی نگاہوں سے دور آسمانوں پر ہے اس کو سمجھانے کے لئے دنیا کے اندر چلنے والے دو دریاؤں کی برزخ بتا کر سمجھایا کہ دیکھو کہ ہم نے دو دریاؤں کے پانی کے درمیان برزخ یعنی آر قائم کرو ہیں اس لئے دو ایک درمرے کے پانی میں نہیں گھستے اس لئے مٹھا پانی مٹھا ہی رہتا ہے اور کڑوا پانی کڑوا تو مکله حل کر دیا کہ جن دو حیزروں کے درمیان اللہ تعالیٰ برزخ قائم کر دیتے ہیں۔ وہ حیزروں آپس میں نہیں بلکہ ایسا ہے لہذا اللہ نے انسان کے جسم اور روح کو بوقت موت جدا

کرنے کے بعد ان کے درمیان ناقیامت برزخ قائم کر دی ہے تو یہ مردہ جسم اور روح قیامت تک آپس میں نہیں مل سکتے اور نہ یہ روح کا کوئی تعلق مردہ جسم کے ساتھ ہوتا ہے جسم گل بڑا کر مٹی ہو جاتا ہے تو مٹی شدہ جسم میں روح کیسے لوئے کوئی لوئے کیا ضرورت ہے اور اس طرح مردہ جسم کی مٹی کے ذرات سے روح کا تعلق کیسے اور کوئی اور کس لیے ہو سیہ روح لٹانے کے سارے لکھی قرآن و حدیث صحیح کے خلاف ہیں۔ آئیت:

**حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتَ قَالَ رَبِّيْ إِنِّيْ بَرَزَخٌ إِلَيْ يَوْمِ يَعْفُونَ ۝
تَرَكْتُ كُلًاٗ إِنَّهَا كَلْمَةٌ هُوَ فَقَاتِلُهَا ۝ وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرَزَخٌ إِلَيْ يَوْمِ يَعْفُونَ ۝**

ترجمہ: جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے گی تو کہنا شروع کر دے گا کہ اے میرے رب مجھے واپس بصحیح و سمجھنے جسے میں چھوڑ آیا ہوں کہ اب تیک عمل کروں گا (جواب ملے گا) ہرگز نہیں سیہ تو بس ایک بات ہے جو وہ کر رہا ہے۔ کیونکہ اب ان سب (والوں) کے پچھے ایک برزخ (آڑ) حاصل ہے (وہری زندگی) قیامت تک:

(۹۹، ۱۰۰..... المؤمنون)

عالم برزخ کہاں ہے؟

وَمَا أَخْطَبُ بِهِمْ أَغْرِقُوا فَأَذْخَلُوا نَارًا ۝ (۲۵.... النوح)

ترجمہ: وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے غرق کر دیئے گئے پھر فوراً آگ میں داخل کر دیئے گئے۔
النَّارُ يُغَرِّضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَأَغْشِيَانَ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ فَإِذَا دَخَلُوا الْفَرْغَوْنَ أَشَدُ الْعَذَابِ ۝ (۳۶.... المؤمن)

ترجمہ: آتش جہنم کو صحیح شام اس پر پیش کئے جاتے ہیں اور جب قیامت قائم ہوگی (حکم ہوگا) لزرعونوں کو ختہ عذاب میں داخل کر دو۔

فَيَلَّا أَذْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّخِيلِينَ ۝ (۱۰.... الحیریم)

ترجمہ: (نوح اور لوط کی یو یوں) دونوں سے کہہ دیا گیا کہ جاؤ آگ میں جانے والوں کے ساتھ تم بھی جاؤ۔

سَعِلَّهُمْ مَرَئِيْنَ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيْمٍ . (۱۰۱... توبہ)

ترجمہ: عنقریب ہم ان کو عذاب دیں گے (دنیا میں اور عالم برزخ میں) اور پھر (قیامت کے دن) عذاب عظیم کی طرف پھیر دیئے جائیں گے۔

الَّذِيْنَ تَوَفَّهُمُ الْمَلَكَةُ طَيِّبِيْنَ ۝ يَقُولُوْنَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۝ وَادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ . (۲۲... تحمل)

ترجمہ: جب ملائکہ ان کی روحیں لٹکانے لگتے ہیں (مومنین کی) جو کفر اور شرک سے پاک ہوتے ہیں تو ان کو فرشتے "سلام علیکم" کہتے ہیں۔ کہ جو نیک عمل تم کیا کرتے تھے اس کے بد لے میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔

مزید تکمیل آپتے میں خود دیکھیں

ان آیات سے معلوم ہوا کہ بعد از موت اور قیامت بد کار روحیں جہنم کے زم طبقے میں جلا عذاب رہتی ہیں اور نیک روحیں جنت میں رہتی ہیں۔ جنت اور جہنم کے ان مخصوص طبقوں کو جس میں روحیں قیامت تک جلا عذاب یا راحت رہتی ہیں ان طبقوں کو عالم برزخ کہا گیا ہے۔ چونکہ جنت اور دوزخ زمین پر نہیں بلکہ آسمانوں پر ہیں لہذا عالم برزخ آسمانوں پر ہے اور اسی عذاب یا راحت برزخ کو اصطلاح شریعت میں عذاب قبر یا راحت قبر کہا گیا ہے۔ بعد از موت سوال وجواب اور عذاب یا راحت کا سارا مسئلہ روح سے عالم برزخ میں ہوتا ہے۔ جسم مردہ تو گل سڑ کر مٹی ہو جاتا ہے اس سے نہ کوئی سوال وجواب ہوتا ہے اور نہیں کوئی عذاب یا راحت۔

اس کی مزید تشریح اور تائید احادیث صحیح سے پڑھئے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت مومن کی روح نکلتی ہے اس کو فرشتے لے لیتے ہیں اس کو لے کر چڑھتے ہیں۔ حماد راوی کہتا ہے کہ ذکر کیا اس نے روح کی خوبیہ اور مخلک کا کہا اہل آسمان کہتے ہیں اے پاک روح جو زمین کی طرف سے آئی ہے اللہ تکھ پر رحمت کرے اور اس بدن پر جس میں تو

دینی تجھی سے اس روح کو اس کے رب کی طرف لے جاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کو آخراء جل (قیامت) تک لے جاؤ پھر فرمایا کافر کی روح جب تکتی ہے حادثے کہا اس نے ذکر کیا اس کی بدبو اور لخت کا اللہ آسمان کہتے ہیں ناپاک روح زمین کی طرف سے آئی ہے کہا جاتا ہے اس کو آخراء جل (قیامت) تک لے جاؤ۔ (مسلم، مکلوہ ۱۲۷)

حاشیہ بر مکلوہ ترجمہ: آخراء جل سے مراد مدت ابريزخ عالم بر زخ میں طبی کہتا ہے کہ ہر ایک آئی کے لئے دواجل (دومین) - مدت الموت (زندگی دنیاوی تا موت) - مدت القیامت (یعنی مرنے کے بعد روح کا عالم بر زخ میں قیامت تک رہتا۔ یہ دوسری مدت ہے) اور حدیث میں آخراء جل سے مراد روح کا قیامت تک عالم بر زخ میں رہتا ہے۔

حدیث: ۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت مومن کی موت آتی ہے رحمت کے فرشتے سنیدر یعنی پیر الائتے ہیں۔ کہتے ہیں اسے روح نکل اس حال میں کہ راضی ہے تو اللہ سے اور اللہ تجھ سے راضی ہے۔ اللہ کی رحمت اور بیجان کی طرف نکل اور ایسے رب کی طرف جو تجھ پر ناراض نہیں ہے وہ روح بہتریں خوبی کی مانند تکتی ہے یہاں تک کہ فرشتے جوش محبت میں ایک دوسرے سے روح کو ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں۔ اسے لے کر آسمانوں کے دروازوں پر آتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کس قدر عمدہ خوبی ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے پھر اس روح کو (اللہ کے حکم سے) مومنوں کی روحوں کے پاس (عالم بر زخ میں) لے جاتے ہیں یعنی وہاں واٹل کر دیتے ہیں۔ پس وہ مومنوں کی روحیں اس مومن روح کے آنے سے بہت خوش ہوتی ہیں۔ جس طرح تم کسی غائب آدمی کو ملنے سے خوش ہوتے ہو۔ اس سے پوچھتے ہیں فلاں نے کیا کیا بعض کہتے ہیں اسے ابھی کچھ نہ کہو وہ دنیا کے غم میں تھا پس وہ کہتا کہ وہ تو مر چکا ہے کیا وہ واقعی تمہارے پاس نہیں آیا مومن کہتے ہیں کہ پھر تو اس کو دوزخ کی آگ کی طرف لے گئے ہیں۔

اور کافر کو جس وقت موت آتی ہے عذاب کے فرشتے ہاتھ لے کر آتے ہیں۔
کہتے ہیں اے بد بخت مبغوض روح توں نکل تجھ پر نا خلگی کی گئی ہے۔ اللہ کے عذاب کی
طرف چل ود نہایت بدبو دار سڑتے ہوئے مردار کی طرح نکلتی ہے۔ یہاں تک کہ فرشتے
اس کوزش کے دروازے پر (اے الی باب السماء الارض (ین السطور مخلوٰۃ) یعنی آسمان
دنیا کے دروازے پر اس کو لاتے ہیں فرشتے کہتے ہیں کہ کس قدر بدبو بری ہے۔ یہاں تک
کہ اس روح کو جہاں کافروں کی روحیں رہتی ہیں وہاں لاتے ہیں یعنی ان میں داخل کر
دیتے ہیں۔ (۱۷۲۔ مخلوٰۃ)

حدیث: ۲۔ عبد الرحمنؓ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا
کرتے تھے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ مومن کی روح اڑنے والے
جسم میں ہوتی ہے اور جنت کے درختوں میں رہتی ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن اس کو حرم
دوبارہ تخلیق شد میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ (موطا۔ نسائی۔ مخلوٰۃ) (۱۷۳)

حدیث: ۲۔ عبد الرحمنؓ بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کعب
کو ہوت آنے لگی امام بشر بنت مراء بن معروف را کے پاس آئی اور کہنے لگی اسے ابو عبد الرحمن
اگر توں فلاں کو ملے تو میرا سلام کہتا وہ کہنے لگا۔ اے امام بشر اللہ تجھ کو بخشنے ہم بہت زیادہ
مشغول ہوں گے امام بشر کہنے لگیں اے ابو عبد الرحمن تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
نہیں ساختا کہ فرماتے تھے کہ بے شک مومنوں کی ارواح بزرگانے والے جسموں میں
ہوں گی اور وہ جنت کے پھل کھائیں گے۔ کہاں کوں نہیں ساختا۔ امام بشر نے کہا پس یہ
سلام وہی ہے۔ یعنی تم اسی صورت میں ہیراً سلام پہنچا دیا۔ (امن ماجہ)

حدیث: ۵۔ محمد بن الحکم رکھتے ہیں کہ میں جابر بن عبد اللہؓ کے پاس گیا وہ مرنے کے قریب
تھے میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھیراً سلام کہتا۔ (۱۷۳۔ مخلوٰۃ)
ان احادیث سے حسب ذیل مسائل ثابت ہوئے۔

۱: صحابہؓ کا ایمان تھا کہ مومنوں کی ارواح اکٹھی جنت میں رہتی ہیں۔ ۲: ارواح مومنوں کا اکٹھا

رہتا۔ ۳: ارواح کافرین کا اکھارہ تھا۔ ۴: قیامت تک تمام ارواح برزخ میں رہتی ہیں۔ ۵: مومن کی روح کو سفید رسمی لباس میں پہنچتے ہیں۔ ۶: کافر کی روح کو ٹھاٹ کے اندر لے جاتے ہیں لے گئے فرشتے روحوں کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں۔

ان احادیث سے معلوم ہو گیا کہ تمام ارواح عالم برزخ میں رہتی ہیں اور عالم برزخ آسمانوں پر ہے چونکہ فرشتے روحوں کو لے کر آسمانوں پر چڑھتے ہیں اور وہیں ان کے حسب مراتب آرام یا عذاب کے مقام پر چھوڑ آتے ہیں۔

مزید ایک دو حوالہ پڑھئے: حدیث۔ ۱: ماء من عاذب نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم نبوت ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بیٹے ابراہیم کے لئے جنت میں دودھ پلانے والی مقرر کردی گئی ہے۔

(بخاری۔ ج: ۱، ص: ۱۸۲)

حوالہ نمبر: ۲: ابو مح الرحمن کہتے ہیں کہ برزخ الکابر کو کہا گیا ہے جونہ دنیا میں ہیں اور نہ قیامت میں۔ جس دہر دے دہاں قیامت تک رہیں گے۔ (امن کشیر۔ ج: ۲، ص: ۲۵۶)

اب ان روشن دلائل قرآن اور حدیث کے ہونے کے باوجود اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ برزخ بھی ارضی (زمینی) قبر ہے جیسا کہ بریلوی، دیوبندی، الجدیدیت، شیعہ کہتے ہیں تو یہ بھی قرآن و حدیث کا کفر ہے۔

عالم برزخ کو بھی برزخ کہا جاتا ہے

انسان مرکب ہے دو حصے دل سے (۱) جسم عضری (۲) روح۔ ان دونوں اجزاء یعنی جسم اور روح کے اتصال کا نام زندگی ہے اور دونوں کی جداگانی کا نام موت ہے۔ موت کا اطلاق دونوں اجزاء پر ہوتا ہے البتہ اتنا ضرور ہے کہ جسم مگر موت کر مٹی ہو جاتا ہے اور روح صحیح سالم رہتا ہے۔ میت دونوں ہیں۔ چونکہ دونوں اجزاء ارواح اور جسم پر موت کا اطلاق ہوتا ہے لہذا انسان کے لئے دو قبریں ہیں جسم عضری کے لئے زمین قبر ہے اور روح کے لئے عالم برزخ قبر ہے چونکہ لغت میں ”مقر العیت“ کفر کہتے ہیں یعنی میت کے خبر نہ کی قبل از

قیامت جگہ چیزے جسم اور روح کے میت ہونے میں فرق ہے اسی طرح ان دونوں قبروں میں بھی فرق ہے۔ جسم کی زمینی قبر میں سوال جواب، عذاب یا سکھنیں ہوتا روح کی قبر عالم بر زخ میں روح سے سوال جواب ہوتے ہیں جسم کی قبر معروف منہدم ہو جاتی ہے۔ دریاؤں اور سیالابوں میں بہہ جاتی ہے روح کی قبر عالم بر زخ ان چیزوں سے محفوظ رہتی ہے لہذا قرآن و حدیث میں جن قبروں کے اندر عذاب یا خوشی تائی گئی ہے اور عذاب قبر سے ڈرایا گیا ہے وہ قبریں عالم بر زخ میں ہیں اور یہی اصل قبریں ہیں جو قرآن و حدیث کا تصویر ہیں۔ زمینی قبر تو صرف جسم غضیری کو چھپانے کے لئے ہے۔

حدیث۔ ابھرۃ رضی اللہ تعالیٰ صلحاء بن عبد الرحمن حبھی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ صلحاء سے سنا ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ صلحاء نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودیہ عورت سے (جومر پچھی تھی) گزرے اس کے گھروالے اس پر رورہے تھے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس عورت کے گھروالے اس پر رورہے ہیں اور وہ عورت بے شک قبر میں عذاب دی جائی ہے۔

حدیث۔ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر ایک یہودی مرد کا جنازہ گذرانی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اس پر رورہے ہو اور اس کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ (مسلم) اس حدیث سے دنیادی قبر تو مرانہیں ہو سکتی تو لا حالہ عالم بر زخ کو جہاں فرشتے روح لے کر پہنچ گئے تھے نبی علیہ السلام اس کو قبر فرم رہے ہیں۔

نیز دنیادی قبر میں اگر سوال جواب و عذاب یا راحت مان لیا جائے تو جسم کو زندہ کرنا پڑے گا قرآن و احادیث دنیادی قبر میں قبل از قیامت اصولاً جسم میت کو زندہ مانتے سے انکاری ہے بعض لوگ تھوڑی دری کے لئے استثنائی صورت میں دنیادی قبر میں جسم مردہ کو زندہ مان لیتے ہیں تاکہ سوال جواب ہو کر عذاب یا راحت شروع ہو جائے یہ تھیہ دیجی پہلے تھیہ دیکے طرح قرآن و حدیث کا انکار ہے۔ چونکہ جن احادیث کے اندر سوال جواب کا ذکر آتا ہے وہاں ان احادیث میں عذاب یا آرام کا ذکر بھی آتا ہے اور لکھی ایسی احادیث ہیں جن کے

اندر عذاب یا آرام کے متعلق ارشاد ہے کہ قیامت تک اس کے ساتھ اسی طرح ہوتا رہے گا۔ اب چند منٹ کے لئے اگر استثنائی صورت میں زندہ کر دیا جائے سوال وجواب ہو گئے عذاب یا راحت شروع ہو گئی اب یہ تمام احادیث اور قرآن اس کو مر نہیں دیتے۔ یعنی عذاب یا نعمتوں سے ناقیامت نہ کہنے نہیں دیتے کیونکہ ناقیامت بھی حالت رہے گی تو مردہ جسم ناقیامت زندہ ہو گیا تو یہ قرآن وحدیت کا انکار ہے۔ نیز قرآن وحدیت میں تضاد ہے۔ کیونکہ اب یہ دوسری زندگی ہو گئی ناقیامت اب قیامت کے دن پھر مرے گا یہ تیسری موت ہو گئی۔ پھر زندہ ہو گا یہ تیسری زندگی ہو گئی تو یہ تین زندگیاں اور تین موتیں واقع ہو گئیں جو کہ نصوص قرآن کا کفر ہے قرآن وحدیت سے دو زندگیاں اور دو موتیں ثابت ہیں

دو زندگیاں دو موتیں

(۱) كَيْفَ تَكُفِّرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَهْوَانًا فَأَخْيَاكُمْ ثُمَّ يُمْسِكُمْ ثُمَّ يُحِيِّكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ (۲۸.....البراء)

ترجمہ: تم کس طرح کفر کر سکتے ہو تم مردہ تھے۔ (موت ۱۔) پھر تم کو اللہ نے زندہ کیا۔ (زندگی ۱۔) پھر وہی تم کو مانا ہے (موت ۲۔) پھر وہی تم کو زندہ کرے گا۔ (زندگی ۲۔) پھر تم اسی کی طرف لوٹ جاؤ گے۔

اس آیت میں دو زندگیاں اور دو موتیں ثابت ہو رہی ہیں تیسری کام و نشان نہیں ہے۔

۱۔ ایک موت قتل از یید اکش چونکہ روح اور جسم جدا تھے اگر چارواح یید ابھو چکے تھے۔

۲۔ دوسری موت دنیاوی زندگی ختم ہونے پر آئے گی۔

۱۔ پہلی زندگی یہ دنیاوی زندگی ہے

۲۔ دوسری زندگی قیامت کے دن کی ابدی زندگی ہے

(۲) نَرَبَّنَا أَمْنَا اثْسَيْنَ وَأَخْيَيْتَنَا اثْسَيْنَ فَأَغْتَرَنَا بِلَذُّنَا فَهَلْ إِلَى خُرُوجٍ مِّنْ سَبِيلٍ ۝ (۱۱.....المومن)

ترجمہ: کہتی گئے ہمارے رب تو نے ہمیں دوبار موت دی اور دوبار زندگی بخشی ہم کو

اپنے گناہوں کا فرار ہے تو کیا (جہنم) سے نکل جانے کی کوئی صورت ہے۔

اس آیت کے اندر لفظ اُنثین عدہ ہے جس کا معنی دو ہے جو و زندگوں اور دو موتوں پر شخصیتی ہے اب تیری زندگی اور تیری ہوتا ممکن ہے سوائے خرق عادت کے بعض علماء لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے غیند کھوٹ بنا لیتے ہیں۔ حالانکہ حدیثوں میں غیند کھوٹ جائز کہا گیا ہے

قرآن میں سورۃ الزمر آیت (۲۲) میں اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا کہ

وَالَّتِي لَمْ تَمْتُ فِي مَنَامَهَا . (۲۲... زمر)

ترجمہ: اور وہ غیند میں ہے تکن اس پر موت نہیں آئی۔

یعنی غیند میں ہے زندہ ہے مرد نہیں ہے پس کون عقل کا اندازہ اور قرآن کا اندر ہے جو غیند میں سوئے آدمی کو حقیقتاً مرد کہتا ہے لہذا اہر انسان کے لئے وہی زندگیاں اور دوہی موتیں اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں تیری قبر کی زندگی مولویوں، صوفیوں اور پیروں کی بنائی ہوئی ہے جو بہت بڑا کفر ہے

(۳): وَالَّذِي يُعِيشُنَّ لَمْ يُحْيِنْ ۝ (۸۱... اشراء)

امراً نَمِ عَلَيْهِ السَّلَامَ نَفْرِيَ اللَّهُ وَبِهِ جَهَنَّمُ مُوتُ دَرِگَادُو بَرِّيَّرِ مجْهَهِ دَوْبَارِ زَنْدَگَى دَسَگَ

(۴): وَسَلَمٌ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَلَدٌ وَيَوْمٌ مَمْوُثٌ وَيَوْمٌ يَبْعَثُ حَيَاةً (۱۵... مریم)

ترجمہ: سلام ہو سمجھی علیہ السلام پر جس روز کہ وہ ییدا ہوا اور جس روز وہ مرے اور جس روز وہ زندہ کر کے اخہلیا جائے۔

وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمٌ وَلَدٌ وَيَوْمٌ أَمْوَاثٌ وَيَوْمٌ يَبْعَثُ حَيَاةً (۳۳... مریم)

ترجمہ: سلام ہو سمجھ پر جس روز میں ییدا ہوا اور جس روز میں مردیں اور جس روز میں زندہ کر کے اخہلیا جاؤں گا۔

(۶): أَللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ لَمْ رَزَقْكُمْ لَمْ يُعِيشُكُمْ لَمْ يُحْيِيْكُمْ ■■ (۲۰... الرُّوم)

ترجمہ: اللہ ہی تو ہے جس نے تم کو ییدا کیا پھر تم کو رزق دیا پھر تم کو مارے گا پھر تم کو زندہ

کرے گا۔

ان آیات نے بتایا کہ ہر انسان کے لئے صرف دو زندگیاں اور دو موئیں ہیں۔ نیز آیت ”یَبْعَثُ حَيَاً“ (۱۵۔ مریم) اور آیت ”أَبْعَثُ حَيَاً“ (۳۲۔ مریم) کے اندر لفظ ”حَيَا“ اس بات پر نص قطعی ہے کہ قیامت سے پہلے ہر مرنے والے کا جسم عضری مردہ ہے پر قبر زمینی میں زندہ نہیں خواہ انہیاء ہوں یا صد یقین، شہدا اور صالحین ہوں سب قیامت کے دن زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے کیونکہ زندگی نام ہے جسم اور روح کے اتصال کا۔ اور قیامت سے پہلے یہ جسم مٹی ہو جاتا ہے تو روح کس کے اندر واپس ہو جاتا ہے

(۱): أَإِذَا مِتَّنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا إِنَّا لِمَبْعَثٍ نُونَ ۝ أَوْ إِنَّا نَا الْأَوْلَى وَنُونَ ۝ فُلْ نَعْمٌ وَأَنْتُمْ ذَاخِرُونَ ۝ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝ وَقَالُوا يَوْمَئِنَّا هَذَا يَوْمُ الْبَيْنِ ۝ (۲۰۔ ۱۷۔ الحفت)

ترجمہ: بحال اب جب ہم مر گئے اور مٹی اور بہ دیاں ہو گئے تو کیا پھر زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے باپ دادا بھی۔ کہہ دو (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کہ ہاں اور تم ذمیل ہو گئے وہ تو ایک زور کی آواز ہو گی۔ اور یہ (سب انسان) اس وقت دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے شامت پہنچی جزا کا یعنی قیامت کا دن ہے۔

(۲): قَالَ مَنْ يُحِبِّي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ۝ فُلْ يُحِبِّيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةً ۝ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ غَلِيمٌ ۝ (۲۸۔ ۲۹۔ البین)

ترجمہ: کہنے لگا جب ہدیاں بوسیدہ ہو جائیں گی تو ان کو کون زندہ کرے گا۔ (جواب) کہہ دیجئے وہی اللہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار ان کو بیدا کیا تھا۔ وہ اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا۔

(۳): فَنَدَ عَلِمَنَا مَا تَنْفَصُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتْبٌ حَقِيقَةٌ ۝ (۲۔ ق)

ترجمہ: ان مردوں کے جسم کو زمین بھتا (کھا کھا کر) کم کرتی جاتی ہے۔ ہم کو معلوم ہے اور ہمارے پاس محفوظ اکابر بھی ہے۔

(۴): وَقَالُوا إِذَا أَضَلْنَا فِي الْأَرْضِ إِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝ بَلْ هُمْ يَلْقَاءُونَ رَبِّهِمْ كُفَّارُونَ۔ (۱۰.....جده)

ترجمہ: اور کہنے لگے جب ہم زمین میں ملیا میٹ ہو جائیں گے تو ہم ازمر نو یہا ہوں گے حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات کے مکر ہیں۔

(۵): وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَذِلُكُمْ عَلَى رَجْلِ يُنْشَكُمْ إِذَا مُزَقْتُمْ كُلَّ مُعَزِّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ۔ (۷.....سما)

ترجمہ: اور کافر کہتے ہیں کہ ہملا ہم تمھیں ایسا آدمی تباہیں جو تمھیں خبر دتا ہے کہ جب تم مر کر پار دپا رد ہو جاؤ گے تو تم نے سر سے یہا ہو گے۔

حدیث (۱): ابوسعید خدریؓ نے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کی ہر چیز کوٹھی کھا جاتی ہے مگر عجب الذنب باقی رہتی ہے اصحاب نے پوچھا وہ کیا ہے؟ فرمایا عجب الذنب رانی کے دانے کے ہمارہ بڑی ہے اسی سے پھر قیامت کے دن تھاری یہاں آش ہوگی۔ (امن کثیر: ۲۳۔ ص: ۲۴۲)

حدیث (۲): ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صور کے دو پیکوکوں کے درمیان چالیس کا وقفہ ہے۔ پوچھنے والے نے کہا کہ چالیس دن کا وقفہ؟ ابو ہریرہؓ نے جواب دیا کہ یہ بھی نہیں کہہ سکتا پھر پوچھنے والے نے کہا چالیس ہیئتیوں کا وقفہ؟ ابو ہریرہؓ نے جواب دیا کہ یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ سوال کرنے والے نے سوال کیا کہ چالیس سال کا وقفہ؟ ابو ہریرہؓ نے جواب دیا کہ یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ لیکن اس بات کوئی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں کہا کہ اس وقفہ کے بعد اللہ تعالیٰ آسمان سے باش رسائے گا اور لوگ اس طرح اُگ پڑیں گے جیسے بزرگاً گتا ہے انسان کے جسم میں کوئی چیز الکی نہیں جو تباہ نہ ہو جائے (یعنی مٹی نہ ہو جائے) سو اسے عجب الذنب کے اسی سے انسان کو پھر بنا لیا جائے گا۔ (بخاری ص: ۲۵۷) اسی مشہوم کی حدیث مسلم ج ۴۰ ص ۲۶۸ پر بھی ہے۔

قرآن و حدیث کا متفقہ فصلہ واضح ہو گیا کہ ہر انسان کا عشری جسم میٹ رہا ہے

ریزد ہو کر مٹی ہو جاتا ہے ساحول بھی ہے۔ قیامت کے دن پھر نئے سرے سے وجود بنے گا۔ اب کسی کا یہ حقیقتہ رکھنا کہ زمین قبر میں مردہ جسم میں روح لوٹ آتی ہے اور وہ جسم زندہ ہو جاتا، دیکھتا، منتا ہے۔ بولا جواب دیتا ہے۔ خوب ہو سو گھما، جنت دیکھ کر خوش ہونا، جہنم دیکھ کر خوف زدہ ہو جاتا ہے۔ تکلیف و راحت اس پر وا رد ہوتی ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہتا ہے۔ کتنی بے عقلی اور کتنی بے شرمی کی بات ہے۔ اور قرآن وحدیث کا کتنا کھاکنر ہے۔ جیسا کسی نے کہا ہے رہے باش اور نہ بیجے باشی جب جسم ہی نہ رہا تو آنکھ کہاں سے آئی جو دیکھے زبان کہاں ہے جو بولے کان کہاں ہے جو سنے مل کہاں ہے جو خوش ہو یا خوف زدہ ہو، روح کس جسم میں رہے اور کون سا جسم زندہ ہو؟ اور زندہ رہے گزر کہاں لگے ساتھ پچھو کس جسم کو کامیں دوان کس لوگیں رخسار کس کے حیرے جاتے ہیں کون سا سر جسم سے جدا ہوتا ہے۔ کون سا جسم خونی نہر میں غوطہ کھاتا ہے۔ حالانکہ جن احادیث کے مشہوم میں نے بیان کئے ہیں تھیں عذاب و راحت والی احادیث ان کے اندر برابریہ الفاظ اور جو ہیں کہ قیامت تک اس عذاب و راحت کا سلسلہ چلتا ہے گا۔ اب سوال یہ ہوا ہوتا ہے کہ آخر دو کون سا جسم ہے جس کا ذکر احادیث میں آرہا ہے اور اس پر قیامت تک عذاب یا آرام وارد ہوتا رہے گا۔ چونکہ جسم عضری تو مٹی ہو گیا جواب یہ ہے کہ یہ مردی جسم ہے جس کی تفصیل انش اللہ آئیہ آئے گی۔

کیا شہید پر بھی موت واقع ہوتی ہے

کُلُّ نَفْسٍ ذَا لِقَاءً الْمَوْتِ ۝

ترجمہ: ہر نفس کو موت کا ذائقہ چھکھتا ہے۔

ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَالِكَ لَمْ يُثْرُدُنَّ .

ترجمہ: پھر تم اس زندگی کے بعد میت ہو جاؤ گے۔

اور اسی طرح دوسری آیات کے عمومی حکم کے تحت شہید کی روح بھی بوقت شہادت نکل جاتی ہے اسی لئے اللہ نے واضح فرمایا۔

وَلَا تَهْرُوْا الْمَنْ يُقْتَلُ

وَدِرْسِ آمِتْ مِنْ فَرْمَلَا:

وَلَا تَخْسِبَنَ الْلَّيْلَنْ قُطْلَوَا

کہ ہر شہید مقتل (قتل کیا گیا) قتوا (قتل کئے گئے) یعنی مقتول ہونا ہے مقتل اس وقت کسی کو کہا جاتا جب اس کی روح جسم غیری سے بوجہ قتل نکل جائے اور اگر روح نہیں نکلی تو اس کو مقتل کوئی بھی نہیں کہتا۔ بلکہ اس کو زندہ کہتے ہیں لہذا شہید وہ ہو گا جس کو اللہ کی رضا کے لئے اللہ کے دین کو برلنڈ کرتے ہوئے کسی کافر یا مشرک کے ہاتھوں ہوتا آئے۔ کوئی شہید ہوتا آئے بغیر شہید نہیں ہو سکتا باقی رہی یہ بات کہ دونوں آیات کے اندر لفظ اموات آیا ہے کہ ان کو مردہ نہ کہوا اور مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں یہ بات چذبہ شہادت بڑھانے کے لئے اور شہداء کی عزت و محترم بڑھانے کے لئے کبھی گئی ہے نیز مردہ نہ کہو سے شہید کی اس ہوت کی نفعی نہیں ہو رہی جس کا ذائقہ پکڑ کر وہ شہید ہو اور نہ مل احیا، (بلکہ وہ زندہ ہیں) سے اس زندگی کا ثبوت ہو رہا ہے جو شہید کو شہید ہونے سے پہلے حاصل تھی۔ کیونکہ لفظ ”مقتل“ اور ”قتلوَا“ نے شہید کی پہلی زندگی کی نفعی کر دی اور ہوت کے واقع ہونے کو ثابت کر دیا اب رہایہ سوال کہ شہید کو کوئی زندگی ملتی ہے اور کہاں زندہ ہونا ہے۔

شہید کہاں زندہ ہے؟

تو قرآن و حدیث کا متفقہ فیصلہ ہے کہ شہید کی روح کو ختنی زندگی ملتی ہے اور وہ جنت المفردوں میں زندہ رہتا ہے اس لئے اللہ نے دونوں آیات میں لفظ ”مل احیا“ کو تقدیم کیا ہے ایک آیت میں لفظ ”مل احیا“ کو عندہم کے ساتھ مقید کیا اور دوسری آیت میں لفظ ”مل احیاء“ کو لگن لا تخردن کے ساتھ مقید کر دیا۔ یعنی ایک آیت میں فرمایا شہید اپنے رب کے پاس زندہ ہے یعنی جنت المفردوں میں تمہارے پاس تمہاری قبروں میں نہیں اور دوسری آیت میں فرمایا اللہ نے شہید کو وہ زندگی دی ہے جس کا تم کوشونہیں تم تو صرف دنیاوی زندگی جانتے ہو لیکن ہم نے ان کو جنت المفردوں کی زندگی دی جس کا تمہیں کوئی

شورنیں بے خلاص کلام یہ سچھٹا "رُتْشَلْ" اور لفظ "قَلْوَ" سے دنیاوی زندگی کی غنیٰ کی اور لفظ "مِلْ أَحْيَا" سے جتنی زندگی شہید کی روح کے لئے ہابت کی گئی۔ اب رعنی دنیاوی قبر کی زندگی بھی گئی، شہید کی، ہر مومن و کافر کی تو یہ مولوی، پیر اور صوفی کی گھری ہوئی ہے۔ جو دین اسلام کا کفر ہے۔

اب قرآنی آیات اور احادیث تحریل سے پڑھئے۔

جن دو آیات کی تشریح کی گئی ہے دوپوری آیات یہ ہیں۔

(۱) وَلَا تَقُولُوا إِلَيْهِمْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيٰءَ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۝
۱۵۲... البقرہ

ترجمہ: جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ نہ کہتا کہ یہ مردے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں تم شورنیں رکھتے۔

(۲) وَلَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ قُلُّوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا تَابَلْ أَحْيٰءَ عِنْدَ رَبِّهِمْ
يُرَزَّقُونَ ۝
۱۶۹...آل عمران

جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھتا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں ان کو رزق مل رہا ہے۔

(۳) قَبْلَ اَدْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَلِيْتَ قُورْمٰي يَعْلَمُونَ ۝ بِمَا عَفَرَ لِيْ رَبِّي وَجَعَلَنِي
مِنَ الْمُكْرَمِينَ ۝
۲۴۲۱... س

ترجمہ: شہید سے کہہ دیا گیا کہ کہ داخل ہو جاؤ جنت میں۔ اس شہید نے (جنت میں) کہا کاش میری قوم کو یہ معلوم ہوتا کہ میرے رب نے کس حیز کی بدولت میری مغفرت فرمائی اور مجھے باعزت لوگوں میں داخل فرمایا۔

پہلی آیت میں "بَلْ أَحْيٰءَ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ" سے شہید کی جتنی زندگی بیان کی دوسرا آیت میں "بَلْ أَحْيٰءَ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرَزَّقُونَ" سے شہید کی جتنی زندگی کا اعلان کیا۔ تیسرا آیت میں "قَبْلَ اَدْخُلِ الْجَنَّةَ" سے پہلی دونوں آیتوں کی تغیر

کرتے ہوئے شہید کو جنت میں داخل ہونے کا حکم دیا۔ اب ان تینوں آیات نے شہید کی جتنی زندگی کو ثابت کر دیا۔

اب جنت کہاں ہے؟ فرمایا

عِنْدَ سَلَرَةِ الْمُتَهَبِّي ۝ عِنْدَ هَاجَنَّةَ الْمَأْوَى ۝
(۱۵۱۲—۱۷۱۴)

ترجمہ: سدرہ المحتشمی کے پاس اسی کے پاس رہنے کے لئے جنت ہے۔

یہ شہیدی دوں ہو گیا کہ جو شخص لوگ کہتے ہیں کہ جنت جہنم سب قبر ارضی میں ہیں۔

حدیث (۱) بصریق نے کہا ہے کہ ہم نے عبد اللہ بن مسعود سے قرآن کی اس آیت

”وَلَا تَحْسِنُ النَّبِيِّنَ قُلُّوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ ہم لوگوں نے اس آیت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ شہداء کی روحیں بزرائیں والے جسموں میں ہیں سا در ان کے لئے عرش کے نیچے قدیمیں لگی ہوئی ہیں۔ وہ جنت میں جہاں چاہیں گھوستے پھرتے ہیں۔ اور پھر آکر ان قدیمیوں میں بسیرا کرتے ہیں۔ ان کی طرف جنت میں اللہ تعالیٰ متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کسی اور چیز کی تھیں خواہش ہے۔ شہداء نے جواب دیا کہ ہم کسی چیز کی خواہش کر سکتے ہیں۔ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم جب چاہیں جہاں چاہیں جنت میں ہڑے کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے تین بار دیافت کیا شہداء نے سوچا کہ جب تک ہم کسی چیز کی خواہش نہ کریں گے اللہ تعالیٰ ہم سے بار بار پوچھتا رہے گا تو شہداء نے کہا کہ اے ہمارے مالک! ہماری خواہش ہے کہ ہماری روحیں کو پھر جسموں میں واپس لوٹ دیا جائے اور ہم دوسری بار تیرے راستے میں شہید کر دیئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے دیکھ لیا کہ انہیں کسی چیز کی خود رستہ نہیں ہے تو پھر پوچھا تھوڑا دیا۔

(۱۳۶۲—۱۳۶۳ جلد ۳ رواداً لِمُسْلِم)

حدیث (۲) حمیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے سنا ہے کہ حارثہؓ میں سراقد جگ میں شہید ہو گئے وہ جوان تھے۔ نبی علیہ السلام کے پاس ان کی ماں آئی اور کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ حارثہؓ میرے لئے کیا تھا؟ اگر وہ جنت میں ہے تو صبر کروں گی اور اگر کسی دوسری جگہ پر تو

آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیا بحثیتی ہو کہ جنت ایک ہے جس میں کثیر ہیں اور تیرا بہت افراد میں ہے۔
نیز بخاری جلد ۲۹۱ میں ہے کہ جنت افراد میں کے اور پر عرش الرحمن ہے۔ جنت عرش کے نیچے ہے زمین قبر میں نہیں ہے ان احادیث سے معلوم ہوا کہ۔ شہداء کو بزرائی واملے جسم ملتے ہیں۔

۲: جنت افراد میں رہتے ہیں۔

۳: عرش کے نیچے ہونے کی قدر طبعوں میں آرام کرتے ہیں۔

۴: جنت عرش الہی کے نیچے ہے۔

قرآن و حدیث کا متفقہ فیصلہ ہے شہداء کے ارواح جنت افراد میں زندہ رہتے ہیں۔ زمینی قبر میں نہیں اب تاہجی مولوی اور صوفی جسم غصیری کے ساتھ شہید کفیر زمینی میں زندہ مانتے ہیں کیا ان کا تعلق قرآن و حدیث سے ہے؟
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی موت آچکی ہے

إِنَّكُمْ مَيِّتُونَ وَأَنَّهُمْ مَيِّتُونَ ۝ (المرد) ۲۰

ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم بھی مر جاؤ گے اور یہ لوگ بھی مر جائیں گے۔

وَمَا مَأْخَذَهُمْ رَسُولُنَا فَدَخَلُوا مِنْ قَبْلِهِ الرُّشْدُ ۖ أَفَأَعْلَمُ بِمَا يَأْكُلُونَ ۗ أَوْ قَاتَلُوا أَنفُلَتِبْعَثُ عَلَىٰ أَغْنَاقَابِكُمْ ۝ (آل عمران) ۱۳۲

ترجمہ: نہیں محمد مگر رسول گزر چکے ہیں۔ اس سے پہلے رسول اور کیا پس اگر مر گیا یا قتل کر دیا گیا تو تم اپنی ایڑیوں پر لوٹ جاؤ گے۔

وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَداً لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَلِيدِينَ ۝ (انبیاء) ۸

ترجمہ: ہم نے ان (انبیاء) کا یہ جسم نہیں بنانے تھے کہ کھانا نکھائیں اور نہیں وہ بیشہ رہنے والے تھے۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ أَفَإِنْ مَتَ فَهُمُ الْخَلِيلُونَ۔ (الأنبياء) ۳۲

ترجمہ: (اے نبی) ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کو بھی کی زندگی نہیں بخشی۔ بھلام مر جاؤ گے تو کیا یہ اُسے عیشہ رہیں گے۔

(۲۵).....(الأنبياء)

كُلُّ نَفْسٍ ذَاقَةُ الْمَوْتِ ۝

ترجمہ: ہر نفس کو ہوت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

ان تمام آیات سے معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام پر بھی موت کا واقع ہوا لازم تھا بھر آپ دیکھتے نہیں کہ نبی علیہ السلام پر موت آگئی۔ چنانچہ نبی علیہ السلام کے جسم اطہر کو شل اور کنون دے کر رفاقت دیا گیا اور آج تک مدینہ شہر میں نبی علیہ السلام کی قبر موجود ہے۔ جو نبی علیہ السلام کے وفات پا جانے کی کھلی دلیل ہے پھر ابو بکرؓ کو خلیفہ مقرر کیا گیا۔ نیز نبی علیہ السلام کی وفات پر صحابہ کرام تابعین، تیج تابعین، مفسرین، ائمہ فقہاء سب متفق ہیں۔

صدقیق اکابرؓ کا خطبہ سننے صدقیق اکبرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اطہر سے چادر اٹھائی اور بوس دیا اور فرمایا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ تیرے اور پر دھوکیں اکٹھی نہیں کرے گا۔ جو موت آپ کے لئے مقدر تھی وہ موت آپ پر ہو چکی ہے۔ پھر فرمایا جب آپ زندہ تھے تو بھی پاک تھا اور اب آپ میت ہیں تب بھی آپ پاک ہیں۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔

إِنَّكَ مَيْتٌ وَإِنَّهُمْ مَيْتُونَ ۝ پھر مسجد میں تشریف لے گئے اور یہ خطبہ دیا۔

اے لوگو! تم میں سے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو بے شک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہیں۔ اور جو تم میں سے اللہ کی عبادت کرتے ہیں تو وہ اللہ زندہ ہے اس پر موت نہیں آ سکتی۔

(بخاری)

اویہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَمَا مَحَمَّدًا لَا رَسُولٌ فَدَخَلَتِ مِنْ قَبْلِهِ الرُّشْلُ ۝ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْفَلَبُتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۝

(۱۲۲).....(آل عمران)

ترجمہ: نہیں محمد رسول گزر چکے ہیں۔ اس سے پہلے رسول اور کیا پس اگر مر گیا یا قتل کر دیا

گیا تو تم اپنی ایڑیوں پر لوٹ جاؤ گے۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح بھی قیامت کے دن جسم اطہر میں لوٹے گی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے متعلق آپ نے متعدد قرآن کریم کی آیات بھی پڑھیں اور صدیقین اکیرہ نے خطبہ دے کر اصحابہؓ کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ثابت کر دی۔ اس کے بعد قرآن کی ایک آیت بھی نہیں ملتی اور کسی ایک صحابیؓ کا صحیح حدیث میں سنداً اور وایاً محدثین کے زد دیکھ سمجھ ہو۔ ایک قول بھی نہیں ملتا جس سے یہ عقیدہ ثابت ہو کہ قل از قیامت قبر نبوی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر میں روح لوٹ آئی ہے اور اسکی آیت قرآن میں کیسے بوجکہ قرآن کریم نے متعدد آیات سے ثابت کر دیا ہے کہ کسی فوت شدہ آدمی کا اس جسم غصري میں قیامت سے پہلے روح نہیں لوٹ سکتی خواہ وہ کوئی نبی ہو یا شہید، اصحابیؓ ہو یا نابیؓ جیسے آپ پچھلے صفات میں پڑھ کچے ہیں جیسے "مُكْلُ نَفْسِيْ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ" "قانون کی ہے۔ برقس کوشال ہے کوئی بھی مستحق نہیں۔ اسی طرح" "فَيُمُسِّكُ الَّتِي لُضِىَ عَلَيْهَا الْمَوْتِ" "بھی قانون کلی ہے۔ جس پر موت کا فیصلہ کر چکا ہے تو اس کی روح کو قیامت تک روک لیتا ہے۔ جسم میں آئے نہیں دیتا۔ خواہ فوت ہونے والا کوئی ہو۔ اس قانون کے تحت ثابت ہو گیا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح اقدس بھی قیامت کے دن جسم اطہر میں داخل ہو گی پہلے نہیں۔ لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ نہیں ہیں۔ بلکہ ان کی روح جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام میں زندہ ہے۔ باقی رہیں وہ احادیث جو حیاتِ نبیؓ کے متعلق پیش کرتے ہیں وہ سب قرآن اور صحیح احادیث کے خلاف ہیں اور سنداً اور وایاً ضعیف ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام پر زندہ ہیں حدیث: عائشؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحدیتی میں فرماتے تھے ہر نبیؓ کو جتنی گھردی کھلایا جاتا ہے پھر اختیار دیا جاتا ہے۔ پھر اس نبیؓ کی روح قبض کی جاتی ہے۔ عائشؓ فرماتی ہیں کہ جب آپؓ کی موت کا وقت آیا تو اس وقت نبی علیہ السلام کا سر

مبارک میری کو دیں تھا۔ آپ کو غشی لاحق ہوئی پھر افاقت ہوا۔ آپ نے چھٹت کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ اللہ رفیق الاطلی (جنت الفردوس کے مقام) میں پہنچا دے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اب آپ ہمارے پاس رہنا پسند نہیں فرمائے سارے میں پہچان گئی کہ یہ وہی اختیار ہے جو تقدیرتی میں نبی علیہ السلام نے ہر بیت کے متعلق فرمایا تھا کہ کسی بیت کی روح قبض نہیں کی جاتی جب تک اس نبی علیہ السلام کو جنت کا گھر نہ دکھا دیا جائے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے آخری کلمہ بھی اکلا۔

اللَّهُمَّ الرَّقِيقُ الْأَغْلَى .
(تحقیق علیہ، مشکوٰۃ)

ترجمہ: اللہ رفیق الاطلی میں چل دے۔

حدیث ۲: عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنافر ماتے تھے کہ جب کوئی نبی مرض الموت کا مریض ہوتا ہے تو اس کو دنیا میں رہنے یا آخرت میں جانے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وہی یہاری لاحق ہوئی جس میں آپ کی روح اطہر قبض کر لی گئی۔ آپ کی آواز میں شدت پیدا ہو گئی۔ میں نے سنافر ماربے تھے کہ مجھے ان لوگوں میں پہنچا دو جن پر اللہ نے انعام کیا۔ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں، ولیوں کے ساتھ۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے سمجھ لیا کہ آپ کو بھی اختیار دیا گیا ہے۔

(تحقیق علیہ، مشکوٰۃ ص ۷۵)

اس مشہوم کی حدیثیں تو کافی ہیں لیکن طوالت کے ذر سے صرف دو حدیثیں لکھی ہیں۔ ان دو حدیثوں سے ثابت ہو گیا کہ ہر بیت کو مرض الموت میں دنیا میں رہنے یا آخرت میں جنت الفردوس میں جانے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ ہر بیت نے جنت الفردوس میں جانا پسند کیا۔ ہر بیت کی بوقت الموت روح قبض کی جاتی ہے۔ کوئی بیت اس الموت سے یعنی حکم غفری سے روح کے نکل جانے سے مستثنی نہیں ہے۔ اور الموت کا حقیقی معنی صرف یہی ہے دوسرا کوئی معنی نہیں ہے۔ جیسے پچھلے صفات میں آپ پڑھائے ہیں اب جس نے یہ معنی کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اطہر نبی علیہ السلام کے دل اطہر کے ایک کوئی نہیں تھی تو اسی تھوڑی

دیکے لئے مستحب ہو گئی۔ اس معنی میں نبی علیہ السلام پر موت نہیں آتی ہے جو کہ عام مشہور ہے تو یہ موت کا معنی کہ را قرآن اور دنہ کو رو بala احادیث کے خلاف ہے لہذا نبی علیہ السلام پر ایسی موت مانتا کفر ہے۔ اسی طرح زندگی ہے جسم کے اندر روح کے داخل ہونے کا نام۔ اب جو لوگ کہتے ہیں کہ روح تو آسانوں پر علیمن یا سخین میں رہتی ہے لیکن اس کا تعلق دنیاوی جسم غصري کے ساتھ قائم ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ جسم زندہ ہو جاتا ہے سیہ بھی ایک نیا ان لوگوں کا اپنا گھر ابوا بغیر دل کا صاحب ہے جو بالکل غلط ہے۔

نیزان حدیثوں سے یہ معلوم ہو گیا کہ دوسرے نبیا علیہ السلام کی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مرض الموت الحق ہوتی اور ان کو بھی اختیار دیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض کی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیان اطہر پر آخری خدمات یہ تھے "اللَّهُمَّ الرَّقِيقُ الْأَغْلَى،" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تباہ کر مجھے جنت افرادوں کے اعلیٰ مقام سبق الاعلیٰ میں پہنچا دے لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اطہر جنت افرادوں کے اعلیٰ مقام میں ہے۔ آپ دنیاوی مدینہ والی قبر میں زندہ نہیں ہیں۔

عالم برزخ میں ارواح کو دوسرا جسم دیا جاتا ہے

حدیث: سرہ من جذب فرماتے ہیں کہ جب نبی علیہ السلام صحیح سے فارغ ہوتے تو ہماری طرف رخ انور کر کے فرماتے تم میں سے کسی نے آج کوئی خواب دیکھا ہے اگر کسی نے دیکھا ہوتا تو بیان کر دتا تھا۔ میر جو کچھ احمد کو مخکور ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیتے تھے اسی طرح ایک دن ہم سے پوچھا کہ کسی نے تم میں سے خواب دیکھا ہے۔ ہم نے کہا جی نہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے رات خواب دیکھا ہے۔ آدمیوں نے میرا باتھ پکڑا اور مجھے ارش مقدس کی طرف لے گئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی بیٹھا ہے۔ دوسرا اکھڑا ہے۔ جس کے باتحمیں لوہے کا تیز دھار تھیار ہے۔ اور وہ اس پیٹھے ہوئے شخص کے منہ میں داخل کر کے اس کے گل پیڑے کو گدی تک حیر دتا ہے۔ پھر اس کے دوسرے گل پیڑے کو حیر دالتا ہے۔ اور پہلے والا سچ ہو جاتا ہے۔ پھر وہ اس کو حیر دتا

ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا ہے سان دونوں نے مجھے کہا کہ آگے چلنے پس ہم چلے اور ایک آدمی کے پاس پہنچ جو گدی کے مل لینا بوا تھا۔ اس کے سر پر ایک دراٹھن پتھر لئے کھڑا تھا اس پتھر سے اس کے سر کو چاڑھتا تھا پھر دور جا گرتا ہے اور جب وہ پتھر اٹھا کر واپس آتا تو اس کا سر خیک ہو چکا ہوتا تھا پھر وہ اس کے سر کو مانتا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے۔ انہوں نے کہا کہ آگے چلو۔ آگے چلتے تو دیکھا کہ ایک سوراخ تھوڑی طرح نیچے سے فراش اور اپر سے سُنگ ہے۔ اس میں آگ جل رہی ہے۔ اس میں ننگے مرد اور عورتیں اور پر کو آ جاتے ہیں اور جب آگ کے شعلے نیچے ہو جاتے ہیں تو وہ مرد اور عورتیں بھی نیچے چلتے جاتے ہیں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ آگے چلو۔ آگے چلتے ہیں تو ایک خون کی نہر ہے جس میں ایک آدمی غوطہ کھا کر کنارے پر پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن کنارے پر ایک دراٹ آدمی ہے جس کے آگے چھپر پڑے ہیں جب بھی غوطہ کھانے والا کنارے کے قریب پہنچتا ہے تو وہ آدمی اس کے منہ میں ایسے پتھر مانتا ہے کہ وہ غوطہ کھاتا واپس نہر میں چلا جاتا ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ آگے چلو۔ آگے چلتے ہیں تو ایک بزرگ اسے میں پہنچتے ہیں جس میں ایک بہت بڑا درخت تھا۔ جس کے متے کے ساتھ ایک بوڑھا آدمی بیٹھا تھا اور اس کے ساتھ نیچے بیٹھے ہوئے تھے اور اس کے قریب دراٹ آدمی آگ جلا رہا تھا انہوں نے مجھے اس درخت کے اور پر چڑھالیا اور ایسے گھر میں لے گئے اس جیسا خوبصورت گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس میں بوڑھے نوجوان مرد اور عورتیں تھیں پھر مجھے دراٹ گھر دیکھالیا جو بہت خوبصورت تھا اس میں مرد عورتیں تھیں۔ میں نے کہا آج رات تم نے مجھے بہت پسیر لیا ہے۔ مجھے تاؤ جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس کی حقیقت کیا ہے۔ انہوں نے کہا تھی ہاں۔ جس کا گل پیڑا اچیرا جارہا تھا وہ آدمی جھوٹ کہنے والا تھا جس کا جھوٹ فوراً ہر طرف پھیل جاتا تھا یعنی مشہور ہو جاتا تھا۔ اسی طرح اس کے ساتھ قیامت تک ہوتا رہے گا۔ جس کا سر چاڑھا جا رہا تھا وہ قرآن کا عالم

تحانہ رات کو مشغول ہوتا تھا اور نہ دن میں اس پر عمل کرتا اس کے ساتھ بھی قیامت تک اسی طرح کیا جاتا رہے گا۔ ۲: اور سورا لے مرد اور عورتیں زانی تھے۔ ۵: درخت کے قریب بوڑھے آدمی ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے پاس بیچے لوگوں کی اولاد تھے۔ ۶: آگ جلانے والا جہنم کا دروغ تھا۔ ۷: پہلا گھر عام مومنین کا تھا۔ ۸: یہ گھر شہداء کا ہے۔ میں جبرائیل ہوں۔ اور یہ میکائیل ہیں۔ اب آپ اور دیکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اور پوکو دیکھا تو کوئی چیز مجھے باطل کی طرح نظر آئی انہوں نے کہا کہ یہ آپ کا گھر ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو۔ میں اپنے گھر میں داخل ہوتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ابھی نہیں۔ ابھی آپ کی دنیاوی زندگی باقی ہے۔ جو ابھی پوری نہیں ہوئی۔ جب آپ دنیاوی زندگی پوری کرنیں گے تو پھر آپ اس گھر میں تشریف لا سیں گے۔

(بخاری عربی۔ جلد: ۱۔ صفحہ: ۱۸۵)

اس حدیث کے اندر بیان شدہ تمام واقعات بہر حال اسی دنیاوی قبر کے ذمہ میں ہو سکتے۔ چونکہ تمام مومن ایک ہی گھر میں مرد، عورتیں، بیچے نبی علیہ السلام نے دیکھے اسی طرح تمام شہداء ایک گھر میں اور تمام زنا کار ایک جگہ جلتے ہوئے دیکھے حالانکہ دنیا میں سب کی قبریں الگ الگ ہوتی ہیں۔ جہاں یہ بات ثابت ہوئی وہاں یہ بات بھی روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ عالم ہر زمان میں سب نیک و بد کار، کافر و مومن، شہید و ولی سب کی ارواح کو نیا بر زخی جسم ملتا ہے۔ جس پر راحت یا عذاب وارہوتا ہے اور چونکہ عذاب و راحت کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا اور یہ جسم بر زخی بھی تا قیامت صحیح سالم رہے گا تا کہ عذاب یا آرام تا قیامت جاری رہے۔ رہا دنیاوی عصری جسم تو قرآن و حدیث صحیح کا متفق فصلہ آپ نے پڑھ لیا ہے۔ کہ وہ مٹی ہو جاتا ہے تو قیامت تک صحیح سالم رہنے والا جسم بر زخی ہے۔ نہ نبی علیہ السلام نے اپنا گھر شہداء سے بھی بلند تر اعلیٰ تر خود دیکھا۔ اور فرشتوں نے بتایا کہ جب آپ کی زندگی ختم ہو جائے گی تو بعد ازاوقات آپ اسی اعلیٰ بہشت والے گھر میں تشریف لے آئیں گے سنہ کمپینہ والی قبر میں۔

حدیث: ۲: عبد الرحمن اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وھیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اس کئیں کہ مومن کی روح اڑانے والے جم میں ہے۔ جنت کے پھل کھاتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن روح کو اس کے جسم میں اللہ تعالیٰ لوٹا دے گا۔
(مسنوا، امام مالک منائی)

حدیث: ۳: عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عمر میں لجی الخزانی کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی آتوں کو گھسیت پھر رہا تھا۔ (بخاری)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ روح کو عالم برزخ میں جسم برزخی ملتا ہے۔ جیسا کہ آپ شہیدوں کے متعلق بھی گذشتہ اوراق میں پڑھ کچے ہیں۔ نیز اگلے باب میں اس کی تفصیل پڑھئے۔

عذاب یا راحت جسم عضری کے مٹی شدہ ذرات کو نہیں ہوتا
قرآن و حدیث صحیح میں کہیں ذکر نہیں ملتا کہ جسم عضری کے مٹی شدہ ذرات کو
قیامت عذاب برزخ (تبر) ہوتا ہے یا راحت ملتی ہے۔ البتہ قرآن و حدیث کا متفقہ فصلہ
ہے کہ جسم عضری بعد از موت مٹی ہو جاتا ہے جیسے آپ پہلے پڑھ کچے ہیں۔ نیز قرآن و
حدیث کا یہ بھی متفقہ فصلہ ہے کہ عذاب یا راحت جسم بمحی روح کو ہوتا ہے۔

اب تفصیل پڑھئے: جب قرآن و حدیث کا متفقہ فصلہ ہے کہ جسم عضری مٹی ہو جاتا ہے جیسا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا انسان کی ہر چیز کو مٹی کھا جاتی ہے۔ مگر عجب الذب اور دوسری طرف حسب ذیل احادیث پر غور کریں جہاں عذاب اور راحت کے لئے بدنا اور جسم کے مختلف اعضا کا ذکر ہے جب جسم عضری مٹی ہو گیا تو یہ جسم کون سا ہے۔ اور یہ اعضا کس جسم کے ہیں۔ جو قیامت تک صحیح سالم رہتے ہیں۔ مگر ترتیج نہیں، مٹی نہیں ہوتے اور ان کو
قیامت عذاب یا راحت ہوتی ہے۔ آپ ساری کتب احادیث میں عذاب یا راحت کی حدیثیں پڑھیں ان سب میں آپ کو جسم یا جسم کے اعضا کا ذکر نظر آئے گا تو اب تم ہی تاذ
جب وہی نے جسم عضری کو مٹی ہونا قرار دیا تو اب وہی کس جسم اور کس جسم کے اعضا کا ذکر کر

رہی ہے تو مسئلہ صاف معلوم ہو گیا کہ جسم عضری فتاہو گیا اور یہ جسم بر رخی ہے۔ یہ اعضا بر رخی جسم کے ہیں جس پر قیامت تک عذاب یا راحت کا دورگز رے گا اور یہ جسم صحیح سالم تا قیامت رہے گا نیز یہ بھی ثابت ہو گیا کہ عذاب یا راحت عالم بر رخ میں روح کو معن جسم بر رخی کے ہوتا ہے نہ کہ جسم عضری کے ذرات کو جیسے عام موجودہ مسائل کے علماء اور صوفیاء کو مخالف لڑکا ہے اور انہوں نے عذاب یا راحت کی تمام حدیثوں کو اس جسم عضری پر فٹ کیا ہے اور جب یہ جسم عضری فتاہ و ملیٰ ہوتا نظر آیا تو پھر بغیر دليل کے خلاف قرآن و حدیث یہ اعلان کر دیا کہ مرد و جسم عضری کے ملیٰ شد و ذرات جہاں کہیں ہوتے ہیں خواہ حیوان اور محملی، درد و چند کے پیٹ کے اندر ہوں ان کو عذاب ہوتا ہے۔

اب سننے چہداحادیث حسن کے اندر جسم اور اعضا جسم کا ذکر ہے۔

۱: رخسار کا چیرا جانا۔ ۲: سر کا چلا جانا۔ ۳: منہ میں پتھر مارنا۔ ۴: خونی نہر میں اس کا غوطہ کھانا۔ ۵: عمر بن الحزائی کا اپنی آنتوں کو جنم میں مھینا۔ ۶: پسلیوں کا پسلیوں میں محس جانا۔ ۷: مردوں عورتوں پچوں کی ٹھلل میں ہونا۔ ۸: کافوں میں گرز لگنا۔ ۹: اخا کر بیٹھانا۔ ۱۰: سوالات سننا اور جوابات دینا۔ ۱۱: دوزخ جنت کا دروازہ کھول کر ان کو دکھانا۔ ۱۲: کافروں کو پچھو اور سانپوں کا کافٹا۔ ۱۳: جنت کے باغات میں رہنا۔ ۱۴: جنت کے چھل کھانا۔ ۱۵: ایک دمرے کو پیچان لیما۔ ۱۶: مردوں اور عورتوں کی ٹھلل میں تحریمیں آگ میں جانا۔ ۱۷: پچوں کا ابرا حیم علیہ السلام کے پاس بیٹھنا۔ ۱۸: ابرا حیم علیہ السلام کا بوزھ ہے ہونے کی ٹھلل میں نظر آنا۔ ۱۹: نبی علیہ السلام کے بیٹے ابرا حیم کے لئے دودھ پلانے والی کا مقرر ہونا۔ ۲۰: سب مومنوں کا اکھارہ تھا۔ ۲۱: سب شہیدوں کا اکھارہ تھا۔

اب ایک سوال باقی رہ جاتا ہے کہ جب سوال و جواب سزا اور جزا عالم بر رخ میں ہوتے ہیں تو جن احادیثوں میں آیا ہے کہ عذاب سے نکلنے والی حیثی اور پکار کو جن اور انسان کے خلاود باقی حقوق نہیں ہے تو یہ حقوق زمینی ہے یا یہ بھی آسمانی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن نے بھی بتایا ہے

جیسے حقوق زمین پر ہے اس طرح آسمانوں پر بھی حقوق ہے۔

وَمَنْ أَيْسَهُ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَثَ قِبِيلًا مِنْ ذَائِبٍ وَهُوَ عَلَى جَمْعِهِمْ إِذَا يَأْشَاءُ فَبَيْزٌ۔ (۲۹۔ شوری)

ترجمہ: اللہ کی قدرت کی نئتوں میں سے ہے یہ زمین اور آسمانوں کی بیدائش اور یہ جاندار حقوق جو اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمانوں میں پھیلا رکھی ہے۔

وَلَلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ ذَائِبٍ وَالْمُلِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكِبُرُونَ ۝ (۲۹۔ الحلق)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لئے بجدہ کرتی ہیں زمین اور آسمانوں میں جس قدر جاندار حقوق ہیں اور جتنے ملائکہ ہیں اور ملائکہ ہرگز سرکشی نہیں کرتے۔

دونوں آیات کے اندر لفظ ”ذائب“ آیا ہے جس کے اندر تمام جاندار حقوق آجائی ہے۔ جیسے کہ

وَمَا مِنْ ذَائِبٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا۔ (۶۔ حود)

ترجمہ: زمین میں کوئی چلنے والا جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو۔

جب سزا، جزا آسمانوں پر عالم بر زخ میں ہوتی ہے تو حق و پکار بھی صاف ظاہر ہے آسمانی حقوق حقیقی ہے اس لئے دنیا کے قبرستانوں میں آنے جانے والے جانور اطمینان سے رہتے ہیں عذاب قبر اور حق و پکار سے ڈرتے اور بد کئے نہیں اب نبی علیہ السلام کے خپر کے ذر نے والی حدیث بھی سمجھا گئی کہ وہ خپر ثرق عادت بد کا تھا ورن تو پہلے اور پہچھے بد کتا اور دھرے جانور اور پرندے بھی ڈرتے اور بد کئے کیونکہ عام جانور بیشہ دہاں سے گزرتے تھے جہاں پر انی قبریں تھیں جہاں سے خپر بد کا تھا۔

مردے نہیں سختے

قانون یہ ہے کہ کوئی بھی مرنے والا کسی زندہ کی آواز نہیں ملتا خواہ مرنے والا نبی ہو یا صدیق، ولی ہو یا کافر

إِن تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سِمِّعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ
يَكْفُرُوْنَ بِشَرِّكُمْ لَا يُبْشِّكُ مِثْلُ خَبْرِهِ ٥ (١٢..... قطر)

ترجمہ: انہیں پکارو تو وہ تمہاری دعا نہیں نہیں سن سکتے اور اگر (بالفرض) سن لئیں تو تمہیں جواب نہیں دے سکتے اور قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے حقیقت حال کی اسی صحیح خبر تمہیں ایک خبردار (اللہ) کے ساتھی نہیں دے سکتا۔

وَمَا يَسْتَوِي الْأَغْنَى وَالْبَصِيرُ ٥ وَلَا الظُّلْمَتُ وَلَا النُّورُ ٥ وَلَا الظُّلْلُ وَلَا
الْحَرُورُ ٥ وَمَا يَسْتَوِي الْأَخْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاثُ إِنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مِنْ يَشَاءُ ٦ (٢٢..... الخاطر)

ترجمہ: انہدا اور آنکھوں والا براہم نہیں تاریکیاں (اندھیرے) اور روشنیاں یکساں نہیں نہ خندڑی چھاؤں اور جھوپ کی پیش ایک جیسی ہے نہ زندگی اور مردے برادر ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سونا تاہے (ای نبی) تم ان لوگوں کو نہیں ساختے جو قبروں میں مدفن ہیں۔

فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَ الْدُّعَاءَ إِذَا وَلَوْ أَهْمَدْبِرِينَ ٥

ترجمہ: بے شک تم مردوں کو نہیں ساختے اور نہ ان بھروسے کو اپنی پکار ساختے ہو جب وہ پیغام پھیر کر چلے جائیں ہوں۔ (۵۲..... روم)

هُلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُوْنَ ٥ أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يُضْرُبُوْنَ ٥ فَالْأُولُّ أَبْلٌ وَجَدَنًا آبَاءَ
نَأْكَلِيلَكَ يَقْعُلُوْنَ ٥ (٢٣..... اشراء)

ترجمہ: کیا یہ تمہاری پکار سنتے ہیں جب تم انہیں پکارتے ہو یا یہ تمہیں کچھ فتح و فتحاں پہنچاتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا کرتے پایا ہے۔

ان چار آیتوں سے اللہ تعالیٰ نے صاف تاریکیوں کی قبر والوں کو، مردوں کو کوئی بھی نہیں ساختا اور نہ ہی وہ سن سکتے ہیں مردوں کے سنتے اور زندوں کے سانے کی فٹی کر کے دلوں دروازے سماں سنتے اور اسماں سانے کے بند کر دیئے کہ وہ نہ سن سکتے ہیں اور نہ تم مردوں کو ساختے ہو اور پھر مزید وضاحت کر کے فرمایا کہ مردہ اور زندہ برادر نہیں زندہ دیکھتا

ہنتا، بولتا، کھاتا، پیتا، کھلیتا، بول بر از کرتا، شادوی کرتا، او ادا جتنا، سوتا جا گتا نیک و بد کام کتا، بیچتا، خریدتا ہے دل حرکت کرتا ہے، خون رکوں میں دوتا ہے، کبھی وزیر بنتا ہے، کبھی صدر، کبھی گدائر، کبھی روزتا، کبھی بنتا، لیکن مردہ جسم مذکورہ تمام چیزوں سے محروم ہے۔ غل بر کر مٹی بوجاتا ہے اسی لئے فرمایا کہ مردہ زندہ درہ نہیں ہے۔

مردے قیامت تک جواب نہیں دے سکتے

مرنے کے بعد ہر آدمی نا قیامت مردہ ہی رہتا ہے اور مردہ جسم عضری مٹی بوجاتا ہے اور کچھ متنا بھی نہیں لہذا کوئی بھی جواب نہیں دے سکتا خواہ دو ولی ہو یا شہید، کوئی صدیق ہو یا نبی سالہ تعالیٰ کا فرمان پڑھتے ہے۔

وَمَنْ أَصْلَلَ مِنْ يَلْمَعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَهُمْ عَنْ ذُعَانِهِمْ غَفُولُونَ ۝ (۵...احقاف)

ترجمہ: اس سے بڑھ کر اور کون گراہ ہو سکتا ہے جو ایسے کوپارے جو قیامت تک جواب نہ دے سکے اور ان کو ان کی پکار کی خبر ہی نہ ہو۔

وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لِهُمْ أَغْذَاءٌ وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كُفَّارِينَ ۝ (۶...الاحقاف)

ترجمہ: جب انسان جمع کئے جائیں گے اس وقت وہ (انہیاً ہمدیقین، اولیاء اللہ) اپنے پکارنے والوں کے دشمن میں جائیں گے اور ان کی عبادت کے مکر ہوں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ تَلْمِعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادًا أَمْثَالَكُمْ فَأَدْعُوهُمْ فَلَيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَدِيقِينَ ۝ (۱۹۳...الاعراف)

ترجمہ: جن کو تم اللہ کے سو اپکارتے ہو تمہاری طرح کے بندے ہی ہیں (اچھا) تم ان کو پکارو اگر تم پچھوڑ چاہئے کہ وہ تم کو جواب دیں۔

إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۝ وَالْمُؤْتَمِنُونَ يَعْنَهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ۝

ترجمہ: بے شک جواب تو وہ دیتے ہیں جو سنتے ہیں مردوں کو (قیامت ہی کو) اختیا جائے گا وہ پھر اللہ کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔ (۳۶...الانعام)

ان آیات سے روز روشن کی طرح مسئلہ واضح ہو گیا کہ کوئی پکارنے والا کسی مردے کو پکارے قیامت آجائے گی لیکن مردے کی طرف سے جواب نہیں آسکتا اور دوسری آیت میں صحیح کر دیا کہ اگر تم پچھے ہو کہ مرنے والے جواب دیتے ہیں تو جواب لے کر دیکھائیے۔ بے شمار کتابیں جواب دینے کے جھوٹے واقعات سے بغیر پڑھی ہیں خواہ وہ کسی کی لکھی ہوئی ہیں سب غلط ہیں اور قرآن و حدیث کا اخلاق اندر ہے۔

**گھری نیند سونے والے کو بھی اپنے اور
دنیا کے حالات کا کوئی علم نہیں ہوتا**

**فَضَرَّتِنَا عَلَى أَذْانِهِمْ فِي الْكَهْفِ بِسِينَ عَمَّا ۝ ثُمَّ بَعْثَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْجِزْئَيْنِ
أَخْصَى لِعَالَمِنَا ۝ (۱۲۔۔۔ الکھف)**

ترجمہ: تو ہم نے انہیں اس غار میں تھپک کر سالہا سال کے لئے سلا دیا۔ پھر ہم نے انہیں اخایا تا کہ دیکھیں ان کے دو گروہوں میں سے کون اپنی مدت قیام (نیند) کا شمار کرتا ہے۔

**وَكَذَلِكَ بَعْثَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ ۝ قَالَ قَاتِلُ مِنْهُمْ كُمْ لِيَشْتَمِ ۝ قَالُوا لِيشْتَمِ
يَوْمًا وَ بَعْضُ يَوْمٍ ۝ (۱۹۔۔۔ الکھف)**

ترجمہ: ہم نے انہیں اخھا کر بخایا تا کہ ذرا آپس میں پوچھ پوچھ کریں ان میں سے ایک نے پوچھا کہ تاؤ کتنی دیر اس حال (نیند) میں رہے ہو دوسروں نے کہا کہ شاید دن بھر یا اس سے بھی کم رہے ہوں گے۔

مذکور جملہ آیات سے معلوم ہوا کہ اصحاب کھف زندہ نیند میں سوئے تھے اور عام آدمی نہیں تھے بلکہ اولیاء اللہ تھے گھری نیند میں سونے والے اصحاب کھف کونہ اپنے حال کا کوئی علم تھا اور نہ اپنے ملک کا جس سے بھاگ کر غار میں آئے تھے اس کا کوئی علم تھا اور فوت ہو جانے والے انبیاء اور صدیقین شہداء اور اولیاء کے متعلق تم پچھلے صفحات میں پڑھائے ہو کہ انہیں بھی کوئی علم نہیں۔ اب قبروں میں زندہ ہونے اور ان کو زندوں کے حالات کا علم ہونے اور ان کی مشکل حل کرنے کے جتنے واقعات کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں صوفیاء یا علماء یہاں

کرتے ہیں سب غلط اور قرآن و حدیث کا کفر ہے
 کوئی انسان بھی مرنے کے بعد روحانی یا
 جسمانی طور پر دنیا میں واپس نہیں آ سکتا

فَلَا يَسْتَطِعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَى أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ . (۵۰۔ نبیین)

ترجمہ: اور اس وقت یہ وصیت تک نہ کر سکیں گے اور نہ اپنے گھروں کو واپس آ سکیں گے۔
 حدیث: جابرؓ بن عبد اللہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ کیا بات ہے میں تم کو بہت غزدہ پار رہا ہوں۔ جابرؓ کہتے
 ہیں کہ میں نے عرض کیا والد جنگ احمد میں شہید ہو گئے اور ان پر قرض باقی ہے اور کہہ بڑا
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جابرؓ میں تم کو یہ بات نہ جاؤں کہ اللہ تعالیٰ نے
 کسی سے بھی بغیر پر دے کے بات نہیں کی مگر تمہارے باپ سے سامنے بات کی کہ عبد اللہؓ
 مانگو تم کو دوں گا عبد اللہؓ نے کہا کہ بغیر مجھے واپس دنیا میں لوٹا دئے تا کہ میں دوبارہ تیری راہ
 میں شہید کر دیا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری طرف سے یہ فیصلہ پہلے کیا جا چکا ہے کہ
 مرنے کے بعد لوگ دنیا میں واپس نہیں جاسکتے۔

قرآن و حدیث کا متفق فیصلہ سامنے ہے کہ مرنے کے بعد روحانی یا جسمانی طور پر
 کوئی بھی دنیا میں واپس نہیں آ سکتا سوئے مجرمات کے باقی مولویوں ہموروں اور بیرونی نے
 جو دنیا میں آنے والیں واقعات لکھے ہیں سب جھوٹے ہیں اور قرآن و حدیث کا کھلا کفر ہے۔

دینی امور پر اجرت

جاننا چاہئے کہ ایمان اور اعمال صالح کی بنیاد اخلاق پر ہے۔ یعنی کسی نیک عمل کے مقابلہ میں ہونے کے لئے اخلاق شرط ہے۔ سیاہ ایسی کچھ بات اور واضح امر ہے جس کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا اور ظمیں قلب صرف اسی وقت رہ سکتا ہے جب کسی عمل صالح میں ذرہ بھر بھی دنیاوی لامبے ہو اگر عمل صالح کی ادائیگی میں ذرہ بھر بھی دنیاوی طمع اور لامبے کا فرمایا ہو تو وہ عمل باطل ہو جائے گا۔

إنَّ الْأَعْمَالَ بِالنِّيَّاتِ (اعمال کا دارود ارشتوں پر ہے)۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سارے کام نیت سے پورے ہوتے ہیں آدمی کو وہی ملے گا۔ جیسی وہ نیت کرے گا۔ (بخاری کتاب الحق)

لامبے اور سُلْطَنِیں جرم شرک کا ارتکاب

لامبے دنیا کا نے کی جرس ہی جب حد سے بڑھ جاتی ہے ہر رانی کی جذبہ نیت وہی ہے۔ حتیٰ کہ شرک جیسے گھناؤنے اور سُلْطَنِیں جنم کے ارتکاب میں بھی لامبے ہی کا فرماء ہے۔ ایمان کے شکاری جو کہ شرک کی طرح ڈالتے ہیں ان کے پیش نظر بھی ذاتی منفعت اور دنیا کما ہوتا ہے اس لئے وہ سب سے پہلے کسی نیک ہستی کی قبر پر محفوظ اور جاودین کر دیجھ جاتا ہے اور اس کی من گھرست کراہیں مشبور کر کے لوگوں کو اس کی عبادت کی طرف اکساتا ہے کہ اس ولی کو پکارنے سے یہ فتح ہو گا اور اس کو چھوڑ دینے سے یہ فتحمان ہو گا۔ کیا ذاتی لامبے کی خاطر دوسروں کو لامبے ہے واضح رہے فتح فتحمان کا مالک صرف ایک ہستی رب کائنات ہے اس کا فرمان ہے (اور لوگوں نے) اس کے سوا اور معبد بنانے ہیں جو کوئی چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ خود پیدا کئے گئے ہیں اور نہ اپنے فتح فتحمان کا کچھ اختیار ہے۔ نہ مرنا ان کے اختیار میں ہے ناٹھ کھڑے ہوں۔ (۲۳... الفرقان)

قرآن حکیم کا بامعا ان نظر اور تحقیق فکر سے مطالعہ کیا جائے تو یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ مالک کائنات نے سب سے پہلے لامبے کی بنیاد پر ہی تیشہ چالایا اور

ہتایا کہ فتح اور نقصان صرف میرے قبضہ اختیار میں ہے۔ کسی زندگی میں امر و حکم کو فتح نقصان کا مالک سمجھنا شرک ہے۔ یہ امر بالخصوص ذہن میں رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو فتح نقصان کا مالک نہ سمجھنا دین و ایمان کی اساسی چیز ہے۔ سمجھی جو رایمان ہے اور اس ایمان و یقین کو پھیلانے اور اس کی تبلیغ میں بھی کسی دینا وی لائی یا حرص و طمع کو ہرگز غل نہیں ہے۔ اس لئے مالک نے فتح نقصان پر ہر جی کی زبان سے داشگاف الخاطی میں یہ اعلان کروایا۔

فَلَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَلَمِينَ ۝

ترجمہ: اے نبی اعلان فرمادیجئے کہ میں اس قرآن پیش کرنے پر معاوضہ نہیں مانگتا یہ تو تمام جہانوں کے لئے صحیح ہے۔ (۹۰....الانعام)

صاحب علیہ السلام کا اپنی قوم کے سامنے اعلان

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِي إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَلَمِينَ ۝

اور اے میری قوم! اس دین پر میں تم سے اجرت نہیں مانگتا میری مزدوری تو تمام جہانوں کے پالنے والے کے پاس ہے۔ (۱۳۵....شعراء)

ہو و علیہ السلام کا اپنی قوم کے سامنے اعلان

يَقْرَمْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِنْ أَجْرِي إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي إِنَّ الْمُلَائِكَةَ لَعَاقِلُونَ ۝
اے میری قوم! اس دین پر میں تم سے مزدوری نہیں مانگتا میری مزدوری تو اس کے ذمہ ہے جس نے مجھے بیدا کیا۔ بحلاطِ عقل سے کام کیوں نہیں لیتے۔ (۱۵....حور)

لوٹ علیہ السلام اور شعیب علیہ السلام اپنی قوم سے مخاطب ہیں

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِي إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَلَمِينَ ۝ (۱۶۲....شعر)
کہ تم خالص تمہاری خیر خواہی کے جذبے سے تمہیں اللہ کی طرف بلاتے ہیں اور اس دعوت پر تم سے کسی اجر یا معاوضہ کا سوال نہیں کرتے۔ ہماری مزدوری تو تمام جہانوں کے پروردگار کے پاس ہے۔

نوح علیہ السلام کا اپنی قوم سے خطاب

وَلِقَوْمٍ لَا أَسْتَكُمْ عَلَيْهَا مَا لَا إِنْ أَجْرٍ إِلَّا عَلَى اللَّهِ .

ترجمہ: اور اے سیری قوم نہیں مانگتا میں تم سے اس خدمت پر مال و زر نہیں ہے میرا اجر کراہ کے ذمہ۔ (۲۹.....بورو)

اللَّهُ كَيْ طرف سے نبی علیہ السلام کو اجرت سے اعلان برأت کا حکم
فُلٌ مَآسَاتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ إِنْ أَجْرٍ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝

ترجمہ: (اے نبی) کہہ دو کہ میں تم سے کچھ صد (معاوضہ) مانگا ہو تو وہ تمہارا ہی رہا میرا (اجر) معاوضہ تو اللہ ہی کے ذمہ ہے اور وہ ہر چیز پر شہید ہے۔ (۳۰.....بسا)

اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے پوری انسانیت کو خبردار کر دیا

(۱): وَلَا تَشْرُوْ بِإِيمَانِنِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِنَّمَا يَأْتِي فَلَتَقُوْنَ ۝ (۳۱.....ابقر،)

ترجمہ: اور سیری آئتوں کے بد لائق تحریر قیمت نہ لواہر مجھ ہی سے ڈرو۔

(۲): وَلَا تَشْرُوْ بِإِعْهَدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ (۹۵.....اتحہل)

ترجمہ: اور اللہ کے عہد کو تحریر قیمت کے عوض مت پیچو اللہ کے پاس جو اس کا اجر ہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھو۔

(اللہ کے عہد میں مکمل دین اور جملہ احکام شریعت آتے ہیں)

(۳): فَلَا تَخْشُوْ النَّاسَ وَاحْشُوْنِ وَلَا تَشْرُوْ بِإِيمَانِنِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكُفَّارُ ۝ (۳۲.....المائدہ)

ترجمہ: پہلے لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرو اور سیری آئتوں کے بد لائق معاوضہ نہ لو اور جو اللہ کے انتارے ہوئے فرمان کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں۔

جو کہماں حق کرتے ہیں اور اس پر اجرت مزدوری یا معاوضہ لیتے ہیں لیتے تھے یا نہیں گے ان کے لئے مالک کی ختنہ ترین وعید

إِنَّ الَّذِينَ يَكْحُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا الدَّارُوْلَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يَزَّكِيهِمْ إِنَّهُمْ عَدَلَاتٌ أَلِيمٌ ۝ (۲۷۱۔ البقرة)

ترجمہ: تحقیق وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں اختاکرتے ہیں اور اس کے عوض حقیر معاوضہ لیتے ہیں ایسے لوگ پیشوں میں آگ بھر رہے ہیں روز قیامت اللہ نہ ان سے کلام کرے گا انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

دینی امور پر کسی قسم کی اجرت تنخوا دیا معاوضہ لیما
ناجائز اور حرام ہی نہیں بلکہ قرآن حکیم کا بالفضل انکار ہے

قرآن و سنت میں اس امر کی پوری وضاحت موجود ہے کہ ہر قسم کے جملہ دینی امور پر کسی قسم کی اجرت تنخوا دیا معاوضہ ناجائز اور حرام ہے کسی بات کے شہوت کے لئے قرآن کی ایک آیت بھی کافی ہوتی ہے لیکن یہ تو ایک ایسا واضح اور مبنی مسلم ہے جس کا بار بار قرآن و حدیث میں ذکر آیا ہے۔ واضح رہے کہ قرآن کی ایک آیت کا انکار بھی پورے قرآن کے انکار کے مترادف ہے۔ سایہ ہم اس امت کے امام نہاد علماء نے دین کے ایک ایک کام کا معاوضہ اور حمد اللہ کی بجائے اللہ کے بندوں سے وصول کر کے قرآن و سنت کا عملی طور پر انکار کر دیا ہے۔ جب یہ بات ان کے سامنے رکھی جاتی ہے تو وہ قرآنی آیات کی عجیب عجیب تاویلیں کرنے لگتے ہیں کبھی کہتے ہیں یہ احکام نئی اسرائیل کے متعلق ہے کبھی کہتے ہیں کہ ان آیات کا شان زریں تو دیکھیں یہاں ایک مخصوص واقعہ سے تعلق رکھتی ہیں اس طرح قرآن کی ہمہ گیری اور عمومیت کو ختم کر کے مخصوص اور محدود کر کے دین فروٹی کا جوازاً بت کرنے کی سی ناپاک کی جاتی ہے لیکن ایک صحیح الحکیمہ مسلمان کا یہ ایمان ہونا چاہیے کہ کلام اللہ کسی مخصوص واقعہ یا وقتی ضرورت کے لئے نہیں بلکہ قیامت تک کے لئے پوری نسل انسانیت کے لئے طبع رشد وہدیت ہے۔ قرآنی احکام صرف یہود و نصاریٰ کے افعال شنج کروانے کے لئے نہیں ہیں بلکہ قیامت تک جو بھی یہود و نصاریٰ کی طرح دین فروٹی کریں ان پر

قرآن کی یہ آیات مطبق ہوتی ہیں۔
ایک جلیل القدر صحابی کا بیان:

وَقَدْ ذُكِرَتْ هَذِهِ الْأُولَةُ عِنْدَ حَدِيفَةَ بْنِ الْيَمَانَ قَالَ الرَّجُلُ إِنَّ هَذَا لِبَنَى
إِسْرَائِيلَ قَالَ حَدِيفَةَ فَعَمِ الْأَخْوَةَ بْنَيْ إِسْرَائِيلَ أَنَّ كَانَ لَكُمْ حَلْوَةً وَلَهُمْ
مُرْءَةٌ كُلًا ”وَاللَّهُ لَتَسْلَكُنَ طَرِيقَهُمْ قَدْرًا الشَّرَّاكَ وَأَخْرَجَ إِنْ شَرِّعَنَ
إِنْ عَبَاسَ قَالَ يَعْمَلُونَ قَوْمًا أَنَّمَا كَانَ حَلْوَهُمْ لَكُمْ وَمَا“ كَانَ مُرْفَقُهُ
لَا هُلُلُ الْكِتَابِ (معاوذه والی آیت)

حدیفہ بن یمان ”کے سامنے پیش کی گئی تو ایک آدمی نے کہا یہ تو نی اسرائیل
کے بارے میں ہے۔ حدیفہ نے کہا کتنے اچھے ہیں تمہارے بھائی نی اسرائیل کہ مٹھائیا
سب تمہارے لئے اور کڑ واکڑ و اس ب ان کے لئے ہر گز نہیں اللہ کی قسم تم ان ہی کے طریقے
پر قدم بقدم چلو گے اور امن المند رنے امن عباس سے بیان کیا ہے فرمایا امن عباس ہم بھی کیا
اچھی قوم ہو کہ جو کچھ مٹھائیا ہو وہ تمہارے لئے اور جو کڑ واہے اہل کتاب کے لئے۔

موجودہ دور کے دین فرش بھی بھی کہتے ہیں کہ نی اسرائیل کے تعلق تھے کیونکہ
وہ دین میں تحریف کرتے تھا اور اپنی طرف سے لکھ کر کہتے تھے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔
جب کہ ہم قرآن میں تحریف نہیں کرتے بلکہ خالص منزل من اللہ دین پیش کر کے اجرت
وزروری لیتے ہیں کہا جائے کہ آپ کا یہ استدلال تو نہایت احتقار ہے کیونکہ انہیا علیہ السلام
تو خالص منزل من اللہ دین پیش کرتے تھا ان کی طرف سے تو معاذ اللہ تحریف دین کا صور
بھی عیش ہے تو ان سے مالک نے دین پر اجرت نہ لینے کا اعلان کیوں کروالیا؟ تو منہ دیکھنے
لگتے ہیں اور ادھرا اور کے مسائل میں الجھا کر راہ فرا اختیار کرتے ہیں۔ ظاہر ہے قرآن کے
میں احکامات کی یہ اس طرح تاویل نہ کریں تو ان کے کار بار پر زد پڑتی ہے اور پھر پہ
خرب سمجھائے ناممکن ہے

وَيَنِي امور پر ممانعت اجرت اور فرائم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) عبد الرحمن بن قبيل انصاري فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفرماتے ہوئے تھے کہ قرآن پڑھوگر سے اپنی روٹی کمانے کا ذریعہ نہ ہتا۔ (منداہم)
(۲) امام بخاری نے صحیح بخاری میں قرآن کو روٹی کمانے کا ذریعہ ہنانے کے گناہ کا باب باندھا ہے۔

بابِ إِنَّمَا مَنْ رَأَى يَقْرَأُهُ الْقُرْآنَ أَوْ تَأْكُلُ بِهِ أَوْ فَجَرَ بِهِ
يُعَذِّبُ بَابِ اس شخص کے گناہ کا جو قرآن کو روٹی کاری کے لئے استعمال کرے یا اسے روٹی
کمانے کا ذریعہ ہنانے یا اس کے ذریعے فتن و فجور کرے

(۳) یہ یہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن
پڑھ کر لوگوں سے اسے روٹی کمانے کا ذریعہ ہنا دیا وہ قیامت کے دن اس صورت میں آئے
گا کہ اس کے چہرے پر صرف ہڈی ہو گئی کوشت نہ ہو گا۔ (بہتی، مشکلہ)

(۴) ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس علم
جس سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اس غرض سے سمجھے کہ وہ اس سے دنیا کی متاع
حاصل کرے گا تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوبیوں کا نہ پائے گا۔

(ابو داؤد، ابن ماجہ، بحوالہ مشکو و باب الحلم)

(۵) ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ عبادہ بن الصامتؓ کو ان کے ایک شاگرد نے جس کو
انہوں نے قرآن کی تعلیم دی تھی تجھے کے طور پر کمان دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
آگ کا طوق ہے اگر پہن سکو تو قبول کراو۔

(۶) عثمان بن ابی العاص روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو ہیری قوم کا امام مقرر کر دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں نے تجھے تیری قوم کا امام مقرر کیا تو اقتدار کران میں سے کمزور اور ضعیف کی (یعنی صلوٰۃ
بالجماعت میں کمزور کا زیادہ خیال رکھو) اور ایسا موزون مقرر کر جو اذان دینے کی اجرت نہ
لے۔

(ابوداؤ جلد اول ص: ۹۷، شن نسائی جلد اول، ص ۲۹۔ مندا حمد جلد چارم، ص: ۲۷)

قرآن و سنت کے مطابق امام ابو حنیف رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
تحخواہ اذان، حج، امامت، تعلیم القرآن اور فقہ پر لینا جائز اور حرام ہے۔

(الحمد ایوب عربی ص: ۲۷)

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ وہ پیلوان جو رسیوں کے اوپر کرتے دکھاتا
ہے ان علماء سے زیادہ بہتر ہے جو دولت کی طرف جنگ پڑتے ہیں کیونکہ دنیا کو دنیا کے
ذریعے کھاتا ہے اور یہ لوگ (علماء) دنیا کو دین کے ذریعے۔ (مشکوہ)

محمود بن احمد الحنفی التوفی ۲۷۳ھ فرماتے ہیں "بِحُكْمِ آنِ الْجَنَّةِ پُرِّحَتَانَا ہے۔
اس کا ثواب نہ میت کو پہنچتا ہے نہ پڑھنے والے کو۔ (شرح حدایہ)

علامہ عینی تحریر کرتے ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت پر اجرت لینے والا اور اجرت
دینے والا دونوں گھنگھار ہوتے ہیں۔ حاصل یہ کہ ہمارے زمانے میں جو قرآن کریم کا اجرت
کے ساتھ پڑھنا مرد ہے وہ ما جائز ہے۔ (بنایہ شرح بدایہ)

علامہ صدر الدین علی بن الازرق الامھجی الحنفی التوفی ۲۶۷ھ تحریر فرماتے ہیں
"اجرت پر قرآن کریم کی تلاوت کر کے اس کا ثواب میت کو پہنچا کرنا تو سلف میں سے کسی
نے ایسا نہیں کیا اور نہ ہی آخر دین میں سے کسی نے اس کا حکم دیا ہے۔ فیض تلاوت پر اجرت
ما جائز ہے اس میں اختلاف نہیں۔" (شرح حقیدہ الطحاوی ص: ۲۸۶، طبع مصر)

دور حاضر کے علماء کہ مان حق کے باوجود اعتراف حقیقت

اکثر ما دان جو کہ دور حاضر کے مشہور فرقوں (دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث) کو
صحیح سمجھتے ہیں قرآن و سنت کی گہری بصیرت رکھتے ہیں۔ یہ تمام کے تمام نہ صرف دینی امور
پر اجرت کو جائز سمجھتے ہیں بلکہ خود ان کی گزر سر بھی اسی پر ہے۔ کسی مسلم کے عالم نے
ما جائز نہیں کہا۔ اخراج اس کی کیا چہہ ہے

محترم وجہ تو صاف ظاہر ہے اور اظہر میں اشتمس ہے کہ یہ موجودہ دور کے تمام

فرقوں کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ سب نے دین کو کاروبار بنایا ہوا ہے۔ مذہبی دوکانیں ہر طرف تھیں
ہوتی ہیں خدمت اسلام کے نام پر دولت سعینے کا کام بام عروج پر ہے۔ لہذا وہ اپنے اس
اہم روزی کے ذریعے کو ناجائز کیسے کہہ سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دور حاضر کے سارے
علماء اس امر سے بخوبی بہرہ در ہیں کہ دینی امور پر اجتہاد لیما یا دینا جائز و حرام ہے۔ اس
لئے اجتہاد کے جواز کے لئے اپنی بے شمار من گھرست ناویلات کے باوجود کسی نہ کسی پہلو
سے اس کے حرام ہونے کا اعتراف کرنی جاتے ہیں۔ حقیقہ چھپائے ٹھیک چھپتا۔

اس لئے چیزیں بات بھی نہ بھی ان کے توک قلم سے بھی نکل سکتی جاتی ہے۔ آئیے ان علماء کا
حقیقت پسندانا اعتراف آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب کا فتویٰ

مسئلہ بعض لوگ بعد فتن کردینے میت کے۔ حافظ کو اس کی قبر پر واسطے علاوہ کے سوم تک
یا کچھ کم و بیش بخاتے ہیں وہ حافظ اپنی اجتہاد لیتے ہیں لیکن اس طرح اجتہاد کے کر
قبوں پر قرآن پر حوالا جائز ہے کہ نہیں؟ میں وہ اتو جزو
الجواب: علاوہ قرآن عظیم پر اجتہاد لیما دینا حرام ہے۔ اور حرام پر احتقار عذاب ہے
کہ ثواب پنچھ۔ (اکام شریعت حصہ اول ص: ۶۳)

بریلویوں کے غزالی زماں سید احمد سعید کاظمی کا اعتراف:

قرآن پاک کے میں پاروں کی تسمیہ اعراب قرآن، جمیع احادیث، بناء عداریں اور
ادائے اعمال مشائخ، تعلیم دین پر اجتہاد لیما، بے شمار کام ایسے ہیں کہ خیر القرون میں ان کا
وجوہ نہیں پایا جاتا۔ (لحن ایکیں۔ شائع کردہ مکتبہ فریدیہ ساہیوال)

دیوبندی عالم مولوی عبد الرؤوف استاذ دارالعلوم کراچی کا فتویٰ

سوال: (۱) اجتہاد کے کرتاؤ تھے پڑھانا کیسا ہے بعض یوں کہہ دیتے ہیں جو آپ چاہے
دے دینا، بعض کچھ نہیں کہتے لیکن لینے کی نیت ہوتی ہے۔ کسی جگہ متولی صاحب کہہ دیتے
ہیں کہ اپنی خوشی سے جو چاہیں دے دیں گے تو اس طرح اجتہاد کی تھیں مشہور یا معروف

طور پر درست ہے؟

(ب) بعض رقم کے علاوہ جوڑا بھی بنا کر دیتے ہیں اور بعض مساجد میں ختم قرآن کے موقع پر یا اس سے پہلے تراویح پڑھانے والے کی امداد کرنے کے لئے لوگوں سے باقاعدہ چدمہ جمع کیا جاتا ہے اور امام کو دے دیا جاتا ہے اس کے لینے کا کیا حکم ہے؟

(ج) بعض لوگ انفرادی طور پر تہائی میں امام صاحب کی کچھ مدد کر دیتے ہیں پہلے سے کچھ طنہیں ہوتا نہیں ملتے کی امید ہوتی ہے اس کالیما جائز ہے یا نہیں؟ نیز حافظ فتحمسن سے اپنے آمد رفت کا خرچ لے سکتا ہے؟ یا اگر دوسرے شہر جانے اور وہاں قیام کرنا ہو تو قیام "خرچ بھی لے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: الف، بـ ان تمام صورتوں میں تراویح میں کلام پاک پڑھنے کی اجرت خواہ مشروط ہو یا معروف جیسا کہ عام طور پر راجح ہے کہ کسی نہ کسی عنوان سے لہما دینا لازم سمجھا جاتا ہے اور حفاظت بھی اسکی جگہ کی علاش میں ہوتے ہیں جہاں زیادہ ملنے کی امید ہوتی کہ اگر دوسرے شہر جانا ہو تو برداشت کرتے ہیں۔ اگر کسی جگہ ملنے کی امید نہ ہو تو وہاں نہیں جاتے اور بلانے پر عذر کر دیتے ہیں اور اگر زبان سے نہ کہیں گردی میں ملنے یا لینے کی نیت ہوتی ہے تو ان سب صورتوں میں ہدیہ چند داراعات کے عنوان سے جو کچھ لفظی یا جوڑا دیا جاتا ہے ان کالیما حرام ہے۔ کوئی نہ قرآن پڑھنا عبادت ہے اور عبادت پر اجرت لیما حرام ہے۔ بعض حضرات اس کو اذان و امامت اور تعلیم و دعویٰ پر قیاس کر کے جائز کہتے ہیں مگر ان کا یہ قیاس غلط ہے۔ کوئی نہ اصل مسئلہ ان میں بھی عدم جواز کا ہی ہے۔ مگر متاخرین فتحمانے خود رست شرعی کی وجہ سے ان کو مستحب قرار دیا ہے اور تراویح میں قرآن سننا ضروریات دین میں سے نہیں لہذا اس کی اجرت حرام ہے۔ (حوالہ مادہ مامہ ابلاغ کراچی نمبر ۲۷۴)

مولوی عبدالرؤف صاحب کے ہاتھ کی صفائی و یکھیں یہ تسلیم بھی کرتے ہیں کہ اذان، امامت، تعلیم و دعویٰ پر اجرت کا مسئلہ عدم جواز کا ہی ہے مگر متاخرین فتحماں کے حوالے سے ان کو مستحب بھی قرار دیتے ہیں۔ کیا شریعت علماء کی اپنی اختراع اور اختیاری چیز ہے

جب چاہیں کسی ناجائز اور حرام چیز کو جائز اور حلال قرار دے دیں اور عوام بے چارے ہیں کہ علماء کو اپنارب بنائے ہوئے ہیں۔ ان کی بات بے چوں وچ اس تسلیم کر لیتے ہیں جس کو عالم حرام کہہ دیں حرام اور جس کو جائز کہہ دیں وہ جائز ہو جاتی ہے۔ اللہ کی کتاب موجود ہونے کے باوجود کبھی تحقیق نہیں کرتے اور اکابر پرستی کی ذہنیت نے ان کے قوائے عقلی کو شل اور درست عمل کو مفلوج کر رکھا ہے۔ حدیث بن حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ توہین کی یہ آیت پڑھتے ہوئے دیکھا جس کا ترجمہ یہ ہے۔

”انہوں نے اپنے علماء درویشوں کو اللہ کے سوا اپنارب بنالیا ہے۔ اور اسی طرح مسیح ابن مریم کو بھی حالانکہ ان کو ایک محبود کے سوا کسی کی بندگی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، پاک ہے وہ ان شرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔“

(سورۃ توبہ آیت ۲۱)

تو عدیؑ کہنے لگے، ہم تو ان کی عبادت نہیں کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس عدیؑ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال، اور حلال کردہ اشیاء کو حرام قرار دیتے وقت تم ان کی بات کو تسلیم نہیں کرتے تھے؟ عدیؑ بولے یہ تو درست ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبکی ان کی عبادت ہے۔

ویوہند کے نامور عالم رشید احمد گنگوہی صاحب کا فتویٰ

پس چونکہ ملاوں کو دیا جاتا ہے، وہ اجتنب ان کے پڑھنے کی ہے، اور جس پڑھائی کی اجتنب ادا ہوتی ہے اس کا ثواب نہ پڑھنے والے کو دیتا ہے اور نہ مردہ کو لہذا یہ فضل ان کا باطل اور لیما دینا حرام اور موجب ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے۔ مردہ کو اس کا ثواب نہیں ہوتا اور دینے والے دونوں گنگا رہوتے ہیں لہذا اس کا ترک بھی واجب ہے۔

(فتاویٰ رشید پ چلہ ۲)

تملکی جماعت کے مشہور صوفی شیخ الحدیث محمد ذکریا صاحب کی تحقیق

عمران بن حصین کا ایک واضح پرگز رہوا جو عبادت کے بعد لوگوں سے کچھ مطلب

کر رہا تھا یہ دیکھ کر انہوں نے اَنَّا لِلَّهِ بِرْحَمٰی اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے اس کو جو مانگنا ہو اللہ سے مانگئے عतیرہ ب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھنے کے بعد لوگوں سے بھیک مانگیں گے۔ مشائخ سے منقول ہے کہ جو شخص علم کے ذریعے سے دنیا کمائے اس کی مثال ایسے ہے جیسے جوتے سے اپنے رخار صاف کر سائے میں شک نہیں کہ جو تھا صاف ہو جائے گا مگر چروہ سے صاف کر حماقت کی انجام ہے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں مازل ہوا ہے۔

اُولُئِكَ الَّذِينَ اشْرَوُا الصُّلَلَةَ بِالْهُدَى ■

ترجمہ: سبھی لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدله میں گمراہی خریدی۔ (۱۶۔ البقرۃ)
پس زمان کی تجارت فتح و الی اور نہ یہ لوگ ہدایت یافتے ہیں۔ ابی امن کعبؓ کہتے ہیں میں نے ایک شخص کو قرآن کی ایک سورت پڑھائی تھی اس نے ایک کمان ہدیہ دی۔ میں نے حضورؐ سے اس کا مذکورہ کیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ جہنم کی ایک کمان تو نے لے لی۔ اس طرح کا ایک واقعہ عبادہ بن صامتؓ نے اپنے متعلق فرمایا اور حضورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب نقل کیا کہ جہنم کی ایک چنگاری تو نے اپنے موذھوں کے درمیان لٹکا دی۔ وہی روایت میں ہے کہ اگر تو چاہے تو جہنم کا ایک طوق گلہ میں ڈال لے تو اس کو قبول کر لے۔
(فضائل قرآن ص: ۵۶ مصنف محمد ذکریا صاحب کاندھلوی)

تلخی جماعت کے مولانا محمد یوسف صاحب کی حقیقی اور اعتراف حقیقت کو دیگر دنی امور پر تو کیا جا دیجیسے اہم دینی فریضہ پر بھی کسی سے کچھ مانگا نہیں جاسکتا۔

اللہ کے راستے میں نکلنے کے لئے مانگنے پر تهدید یہ: نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک تو یہ نوجوان مسجد میں داخل ہوا اس کے ہاتھ میں لیے تیرتے۔ وہ کہہ رہا تھا کوئی میری اعانت کرے اللہ کے راستے میں؟ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے بلا یا۔ چنانچہ اس کو آپؐ کے پاس لایا گیا عمرؐ نے فرمایا اسے احمدت پر کون اپنی کھستی میں لگاتا ہے؟ ایک انصاریؓ نے کہا اے امیر المؤمنین میں اسے ہر مسینے لکھتی احمدت دے دیا کروں عمرؐ نے کوئی مقدار

تاتی اور کہا اسے لے کر جاؤ۔ چنانچہ اس مانگنے والے نے کئی صینے اس کی زمین میں کام کیا۔ اس کے بعد عمرؓ نے اس انصاری سے پوچھا: ہمارا مزدور کیسے ہے؟ کہا اس امیر المؤمنینؑ عجیب ہے عمرؓ نے فرمایا تو اس کو اور انکی جواہرست جمع بوجنی ہے میرے پاس لاو۔ یہ انصاری اسکو اور اس کے درہمتوں کی تحلیل لائے عمرؓ نے فرمایا اس کو لے لواب اگر تیرا جی چاہے تو غزوہ کرجی کر سکو بیٹھ جا۔ (حیات الصحاب، مصنفہ مولانا محمد یوسف کاظمی حلوی)

دیوبندی علماء کے سر خلیل مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کا اظہار حقیقت:

”دستور ہے کہ قبر پر یا گھر پر حافظہ کو بخلا کر کہیں دل روزو، کہیں چالیس روز یا کم و بیش قرآن ختم کرتے ہیں پھر ان کو کچھ اسباب کچھ لفڑ وغیرہ دے دیتے ہیں۔ کوچھ لوگ اس کو کوشش کر کے درست بنانا چاہتے ہیں۔ مگر بات کھلی ہوئی ہے کہ جب متصود جانشین کا اجرت کالینا دینا ہے اور اطاعت پر اجرت لینا جائز نہیں۔“ (املاج الرسم: ۱۶۳)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ

الْكَرِيمِ وَعَلَى الِّهِ وَآصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ۝

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

إِنَّمَا تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِنْ ذُوْنٍ
اللَّهُ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٌ ۝ (بقرہ ... 107)

زیر: کیا مجھ سے جانتے ہیں قیمتِ اللہ تعالیٰ کیسے ہے با اٹھائی آسمانوں اور زمین کی مجھ تھا را کوئی من دون اللہ (اللہ کے
یوں) کا رسانا و نعمتگار

من دون اللہ کی تحقیق

اس آئت میں من دون اللہ کیا ہے جس کا معنی ہے اللہ کے رسول میں لفاظ آن میں کشیدگیات کے اندر آکا ہے اور اللہ
تعالیٰ نے اس لفاظ سے ایک بہت بڑا مسئلہ سمجھا ہے و مسئلہ یہ ہے کہ ایک تو ہے ذات اللہ تعالیٰ کی اور وہ رہے
من دون اللہ یعنی اللہ کے رسول اللہ تعالیٰ کے رسول اساری کائنات اور کائنات کا ذرہ ذرہ میں دون اللہ ہے مسئلہ یہ
سمجھا یا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس تو سارے اختیارات ہیں اور من دون اللہ یعنی اللہ کے رسول کے پاس ایک ذرہ بھی
اختیار نہیں ہے لفاظ من دون اللہ یعنی اللہ کے رسول اساری کائنات کا اور کائنات کے ذرہ ذرہ کو گھیر کرنا ہے تعلیم
جارہا ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ میں دون اللہ یعنی اللہ کے رسول ہے اور کائنات کا ذرہ ذرہ اور کوئی بھی چیز اللہ نہیں ہے

یہ سب من دون اللہ ہیں

من دون اللہ میں کیا کیا شامل ہیں

لفاظ من دون اللہ یعنی اللہ کے رسول میں تمام اہمیٰ، تمام اموالیاء اللہ اور صدیقین و شہدا اور صحابہ کرامؐ کا یعنی وصالہ
فرشتے، جہات، لوگوں کے عقیدے کے مطابق تکرار، قطب، ابدال، وادا، ادا، بندوبت و مکف، دلائی، جن، بارہ
امام، چودو، مخصوص، بتا، محلاء، حضوفیاء، ہر فرد پر وہ فرشتہ و جن، زمکن و آسمان، پھاڑ ووریا، ہر قدر کائنات اور ہر جم
کے تجویز و کثرتے، فال بد، نظر بد، چادو، نئے نوچے، عرفی، کپاٹ، علم، ہزار خرض، ہر چیز غیر اللہ ہے من دون اللہ

ہے کوئی چیز بھی اللہ میں شاہ نہیں ہے لیکن یہ مذکورہ سب کے سب اٹھ کے رہا ہیں ان میں سے کوئی بھی اٹھنیں
ہے لیکن اپنا عوڑاں بھی ہا در رسولؐ ہیں لیکن یہ اٹھ نہیں جس اولیاء اللہ اولیاء اللہ تو ہیں لیکن اللہ تعالیٰ میں شاہ نہیں
ہیں اس طرح فرشتے فرشتے تو ہیں لیکن فرشتے اٹھ نہیں ہیں تھوڑے گذا جاؤ تھوڑے گذا جاؤ تو ہیں لیکن اٹھ نہیں ہیں
قال بد، نظر بد قال بد، نظر بد تو ہیں لیکن قال بد نظر بد اٹھ نہیں ہیں وغیرہ وغیرہ یہ سب غیر اللہ ہیں مگر وہن اٹھ ہیں
کوئی کائنات کا ذرہ بھی اللہ نہیں ہے پہنچا عقیدہ وحدت الوجود وحدت الشو وقانی اللہ سب باطل عقیدے ہے اس

شرکتی اذنات ہیں۔

من دون اللہ کے کیا اختیارات ہیں

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُوْنِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قَطُومٍ (فاطر... 13)

ترجمہ: وہ من دون اللہ جنمیں پا رتے ہوئم نہیں ہیں وہ مالک پر کام کے بھی۔

اس آئت نے اعلان کر دیا کہ من دون اللہ کے پاس ایک سمجھے کے ہمارے بھی شخص و شخصان و بیچ کا فوق لاسباب کوئی
اختیار اور کوئی طاقت نہیں ہے بلکہ اللہ کے حکم کے مابینے ہر ہر فرشتہ وہ فرشتہ وہ رجھی ہر کام کی ہر جا وہ اگر
ہر جن باز ہر نیچہ ہر طبقے بیس ہے اس طرح جاؤ تھوڑے گذٹے فال بد عرفی کیا نہیں یہ سب بندوں کے اپنے
ماش کی گھری ہوئی چیزیں ہیں جب بندوں بیس ہے تو اس کی بھائی ہوئی یہ چیزیں با فوق لاسباب اللہ تعالیٰ کے
خاقام کو کیسے تجدیل کر سکتی ہیں خدا اللہ تعالیٰ نے یہ اکیا تو یہ یہاری کو سخت میں بدل سکتی ہیں پہنچا یہ بھی شخص و شخصان
و بیچ کا ذرہ بھی اٹھ نہیں رکھتیں بلکہ رعنی نظر بد تو یہ انسانی بدن کا ایک حصہ بخلاف بد سے معلوم ہوا کہ نظر و حرم
ہے ایک نظر خدا وہ مری نظر بد۔ جب نظر خدا سے نہیں ملتی کہ نظر خدا والا غریب کی طرف ویکھتا تو امیر ہو جائے
یہاں کی طرف ویکھتا تو درست ہو جائے بے اولاد کی طرف ویکھتا اولاد اولاد ہو جائے تو نظر بد سے کیسی کو کلیف
نہیں ہے؟ وہ مری نظر خدا وہ نظر بد یہ انسان کے حصے ہیں جب خواہاں کچھ نہیں کر سکتا تو اس کی نظر کیسے کلیف
پہنچا سکتی ہے نیز نظر بد تھوڑے گذٹا جاؤ وجہ یہ کہ من دون اللہ ہیں اور من دون اللہ کے حملہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ
یا ایک ذرہ بھی اختیار و اٹھنیں رکھتے ہیں تو تھیل ایک دو صفات میں پر ہیں۔

سید الرسل کی شان

فُلْ لَا أَمِلْكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ط (اعراف... 188)

ترجمہ فرمادا کہ جیسی اختیار رکھتا میں (جس) اپنی ذات کے لئے بھی کسی نفع و فضمان کا گھری کر جائے اللہ۔
جی کریم ملی اللہ عزیز و حلم سے اعلیٰ من دون اللہ کافروں چیز بھری کائنات میں اس سے زیادہ شان والا کوئی نہیں
ہے جب تک آن کی آئت پڑھ کر جی کریم ملی اللہ عزیز و حلم اپنے ایمان اور شان کا اعلان فرمائے ہیں کہ میں محمد
ملی اللہ عزیز و حلم اپنی تمام شان نبوت کے ساتھ اور بند و درجات کے ساتھ دروح حُمَّم مقدس کے ساتھ اعلان کرنا
ہوں کہ میں محمد ملی اللہ عزیز و حلم اپنے نفع و فضمان کا کوئی اختیار نہیں رکھتا۔

جب اتنی بڑی شان والے کا ایمان ہے تو آپ تجویزِ گذرا جاؤ دعا و جادو و گھن باز قابلِ اذ نظر بر عرش اور
کائنات کے سارے سچ و فقیر و غیر وحی شان کیسے موکھی ہے کہ وہ نفع و فضمان دینے کا اختیار رکھتے ہوں نیز
جی کریم ملی اللہ عزیز و حلم کے حق میں کتنی بڑی گستاخی ہے کہ یہاں لایا جائے کلیبدن عالم بیویوی کا اپنا گھر ابوا
تجویزِ گذرا اور جاؤ دعا اور جادو فوق الاصابع نی کریم ملی اللہ عزیز و حلم کے مقدس حُمَّم الطہر پر ہو گیا بات کتنی صاف ہے
کہ من دون اللہ کوئی نفع و فضمان نہیں دے سکتا جی کہ جی کریم ملی اللہ عزیز و حلم بھی اب معلوم ہو گیا کہ من دون
اللہ کے نفع و فضمان مافق لاصابع دینے کے عائد و قصہ سب جھوٹ افانے ہیں۔

فُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُوْنِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۖ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ (نامہ... 76)

ترجمہ فرمادا کہ یہاں عبادت کرتے ہو تم من دون اللہ کی جو نہیں رکھتے کچھ بھی اختیار تمہارے فضمان اور نفع کا وہ
اللہ تو ہے ہر برات سننے والا اور سب کچھ جانے والا۔

اس آئت میں جی کریم ملی اللہ عزیز و حلم کے ایمان کا اعلان ہو رہا ہے کہ من دون اللہ یعنی اللہ کے سو اسکی کوئی نفع
پہنچانے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ ہی فضمان پہنچانے کا۔ اس آئت میں من دون اللہ آیا ہے جس نے بتایا ہے کہ من
دون اللہ کے پاس کوئی اختیار نہیں کہ کسی کو نفع و فضمان پہنچائے یا اور وہرے سارے اختیارات تو اللہ تعالیٰ کے
پاس ہیں فرمایا اللہ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَاللَّهُ ہی ہے جس کی شان یہ ہے کہ ہر برات اور ہر ایک چیز کی بات بتا
ہے اور سب کچھ وہ اٹھ جاتا ہے۔

الَّمْ تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ (قرآن... 107)

ترجمہ: کیا نجیں جائے تم قیمة اللہ تعالیٰ کے لئے ہے با وثائقی آسمانوں اور زمین کی نجیں تمہارا کوئی من دون اللہ (اللہ کے روایا) کا رسانا و مددگار۔

اس آئت میں اللہ تعالیٰ کی شان عیان کی گئی ہے کہ آسمانوں اور زمین کی با وثائقی اور حکومت اللہ تعالیٰ کی ہے اور من دون اللہ کی پیشان عیان کی گئی کہی تھے کار ساز ہیں اور نہ کسی کے مدھار ہیں۔

اب من دون اللہ کا یک ادا نماز نہیں۔

**ہر مصیبت اور ہر لعمت اللہ کی طرف سے آتی ہے
ما اصحاب مِنْ مُصَيْبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۝ ۝**

ترجمہ: نجیں بخشن کئی مصیبت مگر اللہ کے حرم۔

**فُلَّمَنْ يُصِيبُنَا إِلَّا مَا كَبَدَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلِيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُونَ ۝ (توبہ ... 51)**

ترجمہ: فرمادا وہ اگر نجیں بخشن کئیں (کوئی بخلافی یا برافی) اگر وہ جو کھدوی ہے اللہ نے ہمارے لئے اللہ تعالیٰ ہوا مولیٰ ہے اور اللہ پر چاہیے بخدر درکریں الامان۔

ان ووائخوں سے معلوم ہوا کہ کاتب میں جس حتم کی بھی کوئی مصیبت آتی ہے وہ اللہ کی طرف سے آتی ہے تھوڑی گٹلے، جاؤ، فال بد نظر بد، نوکے دھیر فتیر، نی موں سے کوئی مصیبت نہیں آتی یہ صرف توہم پرستی ہے اور توہم پرستی شرک ہے۔

وَمَا يَكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فِيمَنَ اللَّهِ ۝ (اطل ... 53)

ترجمہ: جو کوئی نعمت ہے اس نعمت ہے وہ اللہ کی وی ہوئی ہے۔

وَمَا أَصَابَكَ مِنْ حُسْنَةٍ فِيمَنَ اللَّهِ ۝ (انعام ... 79)

ترجمہ: جو بخشن ہے تم کوئی حم کی بخلاف تو وہ اللہ کی طرف سے ہے۔

وَإِنْ تَعْبُدُوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوْهَا إِنَّ اللَّهَ غَفُورُ الرَّجِيمُ ۝

ترجمہ: اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی تکویر کرنے لگو تو کوی جکاش بخشنے والا ہر بان ہے۔ (اطل ... 18)

مَا يَفْسُخُ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكُ فَلَامُرْسِلٌ لَهُ مِنْ

بَعْدَهُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

(فاطر...2)

ترجمہ: جو حکوما ہے اللہ لوگوں کے لئے دروازہ اپنی رحمت کا تو نہیں ہے کوئی اس کو بذرکرنے والا اور جو دوک وے وہ تو نہیں ہے کوئی حکومتے والا اس کا اللہ کے بذرکروجیے کے بعد اور ہے وزیر و مسٹر اور یہی حکمت والا۔

میں دو اخنوں میں فرملا کر جو کسی ہمیں بھی کوئی صیانت کی جیز انسان پر آتی ہے وہ اللہ کے حرم سے آتی ہے وہری آیات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمت و بھلائی بھی کسی کووی ہے وہی یا وینادی وہ بھی اللہ کی طرف سے ہے اب اس آئتم میں فرمایا اللہ تعالیٰ جب رحمت کے خزانے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے تو کوئی بذرکرنیں کر سکتا اور جس رحمت کے دروازے کو اللہ تعالیٰ بذرکر سائے اللہ کے بعد اب کوئی کھول پیش سکتا اب تا و کم دون اللہ کے پاس کیا ہے؟ اور وہ کیا دعا ہے غمی و لعلی فضیر کے پاس جب کوئی چیز ہے یعنی نہیں ایسی نعمت نہ تکلیف تو وہ کیا دے گا اور کیا لو کے گائز اس طرح جب تھویں گذرا، جاوہ، جن بازی، فال بد، نظر بد، تو نے تو نکلے یہ بندوں کی وہی افترا اور ایجاد ہے جو رفایک چیل بسا و قہم ہے اس میں نفع و فضمان و نیچے کا کوئی ارتکبی ہے جیسا کہ مذکورہ بلا آگوں سے ثابت ہے تو یہ کیا دیں گے، کیا چھینے گے اور کیا روکیں گے تو معلوم ہوا کہ کائنات پر تصرف کرنے کے سارے اختیارات اللہ تعالیٰ کے پاس تو ہیں لیکن من دون اللہ کے پاس کائنات میں خطا اہلی کے اندر وہیں وہیں کسی حرم کے تصرف، نفع و فضمان و نیچے کا کوئی اختیار نہیں ہے چونکہ بر نعمت و خشقا اسی طرح ہر دھوکہ تکلیف اللہ کی طرف سے ہے مگر دون اللہ کو تکلیف اللہ نے اون و اختیار روا ہے اور نہ یہی ذاتی کوئی طاقت و اختیار ہے پہنانے کوئی نعمت وے سکتے ہیں اور نہ کوئی تکلیف وے سکتے ہیں۔

آب مگن دون اللہ کو تیرے اندماز سے بمحبیں

(کائنات پر حرم صرف اللہ کا چلا ہے)

۱) أَلَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَإِلَّا مُرْدَ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ (عِرَافٌ... 54)

ترجمہ: غیر وارث رکھوا کر کائنات کو اور دروازی کی حقوق ہے اور اس پر حکومت اور حرم بھی اسی اللہ کا ہے اور بہت بلکہ کت ہے جو مارے جہاںوں کی ساری ضروریات پوری کرنے والا ہے۔

۲) قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلُّهُ لِلَّهِ طٰ (عِرَانٌ... 154)

ترجمہ: فرمادا کر (کائنات پر) اختیار اور حرم سب کا سب ایش تعالیٰ کی ہے

۲) إِنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا (بقرة... 115)

ترجمہ: بے شک تمام طاقتی اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں

۳) بَلْ لِلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا (...)

ترجمہ: (کائنات کے ذریعہ پر) مارے کے مارے حکم اللہ تعالیٰ کے ہیں۔

۴) إِنَّ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ طَ اَمْرَالَا تَعْبُدُوا اَلَا إِيَّاهُ طَ ذَلِكَ الَّذِينَ
الْقِيمَ وَلَكُنَّ أَكْفَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (یونہ... 40)

ترجمہ: جنیں حکم پڑا کسی کا (کائنات کے ذریعہ ذریعہ پر) مگر عرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی اس نے حکم دیا ہے نہ
عبادت کریں (کسی کی) آنحضرت اسی ایک اللہ تعالیٰ کی سمجھی ہے وہی سیدھا اور سچھ مراکش انسان جانتے جنیں ہیں جن

۵) فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ط (آلہ... 149)

ترجمہ: بلکہ عزت قراری کی ساری اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

آempt 1 سے معلوم ہوا کہ (۱) کائنات کے ذریعہ ذریعہ اللہ کی چونق ہے۔ (۲) کائنات کے ذریعہ ذریعہ پر حکم بھی ای اللہ
چلتا ہے۔ (۳) کائنات کے ذریعہ ذریعہ کی تمام خوبیات بھی اللہ تعالیٰ پوری کرتا ہے۔

آempt 2 سے معلوم ہوا کہ حکم سب کا سب عرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ہے

آempt 3 سے معلوم ہوا کہ طاقتی ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی ہیں

آempt 4 سے معلوم ہوا کہ (کائنات پر) حکم مارے کے مارے حکم اللہ تعالیٰ کے ہیں۔

آempt 5 سے معلوم ہوا کہ (۱) کسی کا بھی حکم نہیں چلتا ہے۔ حکم چلتا ہے ذریعہ ذریعہ پر تو صرف اللہ کا۔ (۲) ماری
عبادت اللہ کے لئے کرو خاص کر ایمان و تھیڈ و والی عبادت کو اپنی وضارع صرف اللہ ہے (۳) سمجھی اور سیدھا
دین ہے (۴) اکثر مرتضی انسانوں کی اس سلسلہ کیٹھس جانتی۔

آempt 6 سے معلوم ہوا کہ ویا وی بر حکمی عزت اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

اب کوئی تواناگی سے تعلیم کر کہ کائنات میں من دون اللہ کا کیا مقام ہے بولائے اس کے بر لمحہ بکھر لمحہ کے
کروزیں حصے میں بھی من دون اللہ اللہ تعالیٰ کا لحاظ ہے مگن دون اللہ کے ساتھ وہی کچھ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا
ہے من دون اللہ کے حالات تبدیل ہوتے رہج ہیں کبھی ابھر ہے تو کبھی غریب، کبھی پار ہے تو کبھی تحدیر مت کبھی

باعزت ہے تو کبھی دنیل کبھی بادشاہ ہے تو کبھی مگاگر کبھی خس رہتا ہے تو کبھی وحازیں مار کر رہا ہے یعنی دون
الله تو الله تعالیٰ کے نظام کے تحت ایک مکمل نئی طرح ہے پوری کائنات اور کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے حرم
کے اگر کوہتا ہے خدا کو ادھر کو لوگوں نے مگر دون ان اللہ کے کسی نہ کسی فرد میں ذاتی طاقت احتیاں، تعریف اور قوت
مان کر اللہ تعالیٰ کا شریک ہتا جاتا ہے کسی نے اپنی اولادیاء میں کسی نے ۲۹ میں کسی نے سوچ میں کسی نے
بخاروں میں، کسی نے سندھ کے پانی میں، کسی نے کسی چھر میں کوئی نہ کوئی قوت اور طاقت مان کر اللہ تعالیٰ
شریک ہتا۔ اس طرح آج کے مذاقِ حید کے طبرداروں نے تجویز گذشتے میں جاوہ جن بازی میں فالبدار
نظر بدھیں کوئی نہ کوئی کسی نہ کسی طرح جیلے بھانے سنا ویسیں کر کے ان مذکورہ حیزروں کو اللہ تعالیٰ کا شریک ہتا ہوا
ہے حالانکہ یہ بدول کی بھائی ہوئی تو ہم پرستی کے تحت چیزیں ہیں ان میں کوئی حقیقت و طاقت نہیں ہے جیسا کہ
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا گھل، حاضرنا غیر اور عالم الغیر مانا تو ہم پرستی ہے قرآن کی یہ آیت ہے کہ تیرے سمل
میں از جائے قرآن کی یہ بات!

**الَا أَنَّ اللَّهَ مَنْ فِي السُّمُوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَبْعِدُ الظِّنَّ
يَدْعُونَ مِنْ دُوْنِ اللَّهِ شُرَكَاءٌ ۖ إِنْ يُبَصِّرُونَ إِلَّا الظُّنُونُ وَإِنْ هُمْ إِلَّا
يَخْرُصُونَ ۝** (یونس ... 66)

ترجمہ: ثیر وارس رکھا یہک اللہ تعالیٰ کے ملک ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو بخت ہیں زمین میں سارے لوگ
جنہوں نے ہتایا ہے مگر دون ان اللہ کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں ہیں بلکہ واروہ گروہ و مگان کے نہیں ہیں یہ ان
دون اللہ کے عقیدت مدد) سامنے اس کے کرقیاں آئیں کرتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ من دون اللہ کے نافع و ضار ہونے کے سارے عناصر تو ہم پرستی کے سا پکھ نہیں ہیں۔
**يَصَارِبُ الْسِّجْنِ ءَارْبَابُ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ
الْفَهَارُ ۝ مَا تَبْعَدُونَ مِنْ دُوْنِهِ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَيْتُهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ
مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهِ أَمْنٌ سُلْطَنٌ طَإِنَّ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ طَأْمَرَ إِلَّا
تَعْبُدُو إِلَّا إِيَاهُ ۖ ذَلِكَ الدِّينُ الْقِيمُ وَلِكُنَّ الْكُثُرُ النَّاسُ لَا
يَعْلَمُونَ ۝** (یونس ... 39-40)

ترجمہ: اے سیر سعید خان کے ساتھیوں اکیا ہے تو محرقہ دب بھتر بن جس یا اللہ تعالیٰ جو ایک ہے اور سب پر
 غالب ہے جن کو من دون اللہ کی عبادت کرتے ہو تم جو وہ صرف چد (بے حقیقت) کام ہیں جو دکھلے جس تم نے
خود یا تمہارے باپ والوں نے تھیں فرمائی اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں کافی سند نہیں ہے جسم کی کا (کائنات
کے ذریعہ روبرو) مگر صرف اللہ تعالیٰ کا اس نے حکم دیا ہے نے عبادت کر قوم (کسی کی) مگر صرف اللہ تعالیٰ کی سیکی
وین ہے جسیکا اور سیدھا مگر اکثر انسان جانتے نہیں ہیں

اس آئت سے معلوم ہوا کہ (۱) يوسف نبی اسلام کا بھائیان یہ ہے کہ رب صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

(۲) جس من دون اللہ کی عبادت کرتے ہو تم وہ صرف بے حقیقت کام ہیں خلا اکنہن، قطب، ابدال، ادار،
پاچیں، بارہ ماہ، چودہ مخصوص، غوث، طاہ، غریب، فنا، وغیرہ، مجھی ہنانے والا، بخوبی، بخوبی، جاوہ، قیویہ و
گذٹے، فال، بد، نظر، بد، جن بازی وغیرہ وی صرف کام ہیں یہ تمامہ مجن جن عطا کرد، نظریات و ہدایے و مقام کے
تحت رکھے گئے وہ سب بے حقیقت کام ہیں خلافیوں کا سبق ہے فرا ورنی کا سب جس کا خلوٹ ہے وہ چونکہ
کسی کی فردا وہی نہیں کر سکتا تو فہریا صرف کتو ہے تھیں جس عجیب سے کتحت یہ کام کھا گیا وہ خاص اس کے
اندر نہیں پالیا جاتا۔ (۳) کائنات کے ذریعہ روبرو حکم صرف اللہ کا ہی چلتا ہے۔ (۴) کسی من دون اللہ کی عبادت
کر قوم عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی کروں من دون اللہ کے شرکیا م و از سب بے وظیں بے سند ہیں قرآن و حدیث
سے اس کی کافی وظیں نہیں ہے۔

اَبْ مَنْ دُونَ اللَّهِ كُوْچُوْ تَحْتَهُ اَنْدَازَ مِلْ سَمْجُھُو

(کسی میںے کو اپنے تعالیٰ کا شریک نہیا)

(۱) مَا كَانَ لَنَا أَنْ تُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ط (یوسف... 38)

ترجمہ: نہیں ہے ہمارا کام کو شریک نہیں، ہمارا اللہ کے ساتھی کسی چیز کو۔

(۲) وَأَعْبُدُو اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا (آلہ... 36)

ترجمہ: عبادت کرو اللہ کی اور نہ شریک ہاؤ اس (اللہ) کا کسی چیز کو۔

(۳) أَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا (انعام... 15)

ترجمہ: حرام ٹھہر لایا ہے تمہارے رب نے تم پر کوئی شریک ٹھہر اور تم اس (اللہ) کا کسی چیز کو۔

وَإِذْ بَوَأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكُ بِنِ شَيْئًا (٢٦)

نہ زندگی اکرو جب تقریبی ہم نے اہمیت کے لئے جگہ اگھری اس کے حکم کے راتھوکر نشریک ہا اپرے
سماں تھیں جیکو

٥) يَعْلَمُونَ لَا يُشْرِكُونَ بِشَيْءٍ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَسِّقُونَ

تجزیہ پس دہبری عجامت کرتے رہیں اور نشریک ہائیکورٹ سے ماتحت کی چیزوں کو۔ (نور... 55)

(١) يَا يَعْنَكَ عَلَى إِنْ لَا يُشْرِكُنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا (يوسف مخزن... 12)

نہ جرأتیت کریں اس شرط پر کہ نشریک کریں گی اللہ کے ساتھ کمی چین کو۔

٧) أَلَا نَعْبُدُ إِلَهًا لَّا يَنْشُرُكَ بِهِ شَيْئًا
(آل عمران... 64)

ذہن یا کہ عبادت کرنے ہم گرافٹ کی اور نہ شریک ہائی اس کے راتھوں کی جیز کو۔

ان سات آیات پر غور کریں برآمدت میں لفظ شیاء ہے جس کا معنی ہے کوئی چیز اول لفظ شیاء پر تو یعنی ہے جو حقیقی کھام کر دیتی ہے بعینی پوری کائنات اور کائنات کا برفر و برز روشنیاء تک شاہ و خالی ہے کائنات کا کوئی فرداور کوئی ذرہ میں سے باہر نہیں سات آیات میں ایک طرف اللہ تعالیٰ ہنگو و مری طرف میں کائنات اور کائنات کا ذرہ ذرہ ہے فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اختیارات و قدرات میں سے کسی ایک میں بھی کسی نہیں بعینی چیز کو اللہ کا شریک نہ ہو شریک بنانے کا مطلب یہ ہے جو صفت اختیار تصرف شان کا مقدرات طاقت عبادت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے و اللہ تعالیٰ کے سما کسی نہیں بعینی کسی چیز میں بھی تسلیم نہ کرو اور بر عبادت اللہ تعالیٰ کے سما کسی چیز کے لئے نہ کرو و خلا صمیت و خدا کا مہم ہے فرمایا

وَمَا أَنْجَبَ مِنْ مُؤْسِيَةِ الْأَيَّادِينَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَرَى فَرَأَيْتُ رَبِّكَ كَمْ هُوَ وَمَا يَكُونُ مِنْ نَعْيَةٍ لِفِينَ اللَّهُ
 (کل... 53) پہنچ بر مصیبت اور بر فrustat اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھتا چاہا مان تو جید ہے لیکن اگر کسی نے تسلیم
 کر لیا ہے تو عقیدہ وہاں لایا کر ہر قیمت بر واقعی بر فrustat بر جن اور تجوییہ گئنا، جادو، جن بان، فال بند، نظر بند ہی بر مصیبت اور بر
 فrustat کی کوئی خاص ایک آدمی مصیبت اور فrustat بھی وے سکتے ہیں تو یہ عقیدہ شر کی وجائے گا اور ان سمات آیات کا
 کھلا اٹکاں جو جائے گا کیونکہ ان آیات میں کہا گیا ہے کہ کسی جز کو کسی اللہ تعالیٰ کا شر کیک نہ ہا و سمعی کسی میں مس بھی

نفع و فضمان دینے کا اڑ و طاقت و اختیارات حلیم نہ کر کوئی شے میں نفع و فضمان دینے کا، فوق الاصاب ازمان لینا شرک ہے۔

ہرنبیٰ ہرویٰ شے میں داخل ہے

ہرنبیٰ ہر قلب، ہر قلب، ہر ادا، ہر چند وب، ہر بھگ، ہر گوٹ وہر وادا وہر بھگر، ہر باعث، ہر ادا وہ امام چودھر مصوم اخترش ہر فر دشیر فر فر شیر فر وہن ہر ستارہ ہر سورہ ہر چاند ہر آسمانی وہ میں جھوک و مسدری جھوک، ہر حرم کا تھویں و گنڈا، ہر حرم کا جاؤ وہن جن بازی ہر حرم کی فالید، تظریب، ہر حرم کے کڑے و چلے و گھنیتے ہر حرم کے ہر قبر و بگن و پرپ و پادری اخترش ساری کائنات اول کائنات کا پیدا پیدا یہ سبلاظٹ شے میں داخل و شال ہیں فر مایا گیا کریمہ کو وہ بالائیز وہن کیا کوئی اور حیز ہوا اخترش کسی چیز کو کمی نہ فشار مسئلکل کشا و حاجت روا، ما نا و بھگر، غوث، تھجھنکش فرا و رس، تھا بھل، عالم الغیب اور حاضر و تھرست کیمکی ساری کائنات اور صفات اختیارات و طاقت اللہ تعالیٰ کی ہے اور حرم ہے کسی شے کو کمی میرا شریک نہ تھا۔ تھنہ میری کوئی مفت و اختیار کسی شے میں حلیم نہ کہنا یہ عقیدہ والی ان بھان اور عقیدہ دھنا کر ان مذکور حیز وہن کے نام کی مذروا نیاز نہ دو ان کو خوش و فی میں نہ پہکنا ان کے نام کے جانور ان کو راشی اور خوش کرنے کے لئے ذبح نہ کر ان نام کی سلسلیں تلکا جاؤ رسیں۔ چہ حالا وغیرہ وغیرہ کیونکی سارے کا ملک اللہ تعالیٰ کی خاص عبادت کے کام ہیں اب جب یہ عبادات غیر اللہ (ان دون اللہ، کسی شے) کے لئے کئے گئے تو یہ سارے کام اس شے کی عبادت ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی شے کی عبادت کا شرک ہے اور قرآن کی سمجھوڑ وہ آیات کا الکار وغیرہ ہے۔

چیلنج

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا نُوحَىٰ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا^۱
فَاعْبُدُنِّي ۝ ۵۰ (النیام... 25)

ترجم: مجھیں بمحاجہم نہ تم سے پہلے کوئی رسول گروئی نہیجے رہے ہیں، ہم اس (رسل) کے پاس یہ کنکیں ہے کہنے میتو و مایہر سے میری ہی عبادت کرو اس آئت سے معلوم ہوا کہ ہر قبیلہ رسول کا یا ان رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ عیاذ ہے کوئی غیر اللہ و من دون اللہ اور کوئی شے اور حیز الرئیس ہے تھنی جو صفات و قدرات و اختیارات بالوہیت اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں و بالوہیت کے

سنات و اختیارات کسی شے نہیں ہیں اس لئے کسی فی و رسول سے اس کی زندگی میرا بہت نہیں ہے کہ اس نے صمیبت اور ثبوت کو کسی غیر اللہ کی طرف سے بونا مان لیا ہو چکی یہ مان لیا تھی وہ کسی عبادت ہے۔ اور کسی شخص نے غیر اللہ کی تھیودی والی دعا عملی والی عبادت نہیں کی کسی کی فیض و مصالحتیں سمجھائی کسی کو ختنی فرم میں پکارا ہے اگر کسی شخص نے ایسا کیا ہے تو کوئی بہت کرے۔

اللہ تعالیٰ نے کسی غیر اللہ من دون اللہ اور کسی شے کو نفع و نقصان پہنچانے کا فوق الاسباب کوئی اذن و اختیار نہیں دیا

مَا لَهُمْ مِنْ دُوْنِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدٌ

ترجمہ: نہیں ہے ان کے لئے من دون اللہ من سے کوئی کارزاں اور نہیں شریک کرنا اللہ تعالیٰ اپنی حکومت میں کسی ایک کو بھی۔ (بقرت۔ 26)

اس آمد سے ہابت ہوا کہ (۱) کوئی من دون اللہ کافر بھی کارزاں نہیں ہے (۲) اللہ تعالیٰ نے من دون اللہ کو حصانی طاقت و قدرت اختیار وازن وے کر پا شریک نہیں ہالا کہ اللہ تعالیٰ فوق الاسباب کام کر سے اور من دون اللہ بھی اللہ کے اوزن سے فوق الاسباب کام کرے۔

أَمْ لَهُمْ إِلَهٌ تَمْنَعُهُمْ مِنْ دُوْنِنَا لَا يَسْطِيعُونَ نَصْرًا أَنفِسِهِمْ وَلَا هُمْ مِنَّا يُضْحِبُونَ ۝

ترجمہ: کیا ان کے کچھ ایسے موجود ہیں جو ان کی حماست کریں ہارے (اللہ کے) مقابلے میں وہ تو اپنی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ہی ان کو ہماری نیجے حصائیں ہے (انعام۔ 43)

اس آمد سے معلوم ہوا کہ (۱) اللہ کے سوا کتنی بھی کسی مدد نہیں کر سکتا (۲) وہ تو اپنی مدد کا اختیار بھی نہیں رکھتے (۳) اور نہ ہی کسی حتم کی ہاری (اللہ) کا نیدم و اختیار وازن ان کو حاصل ہے قہذا کوئی نہیں ہو یا وہی کوئی جن ہو یا فرشت کوئی چاہو ہو یا نظر بد کوئی تجویز کندا اور غیرہ وہ کسی کو بھی اللہ تعالیٰ نے حصائی طاقت و قدرت اختیار وازن نہیں دیا کر

اللہ تعالیٰ پار کرنا ہے اور شفاء دینا ہے تو یہ میں دون ان شعبجی اللہ تعالیٰ کے دینے ہوئے اُون واختیار سے پار کر لیجے ہیں اور شفاء دینے ہیں یوں اللہ تعالیٰ اور میں دون اللہ تعالیٰ روتھرست کرنے میں براہم ہو گئی اسی طرح مسئلہ کشا اللہ تعالیٰ بھی ہے اور میں دون اللہ بھی اللہ تعالیٰ کے دینے ہوئے اُون واختیار سے مسئلہ کشا ہیں کہ کاتب کے شرکیں بیٹھ جائیں کہتے آئے ہیں کہ ہمارے میودخ و کوئی طاقت نہیں رکھے مگر اللہ تعالیٰ کی وی ہوئی طاقت و اُون و اختیار سے یہ بھی سب کچھ کر لیجے ہیں اور قرآن مجید اس عقیدہ و نظری کو شرک قرار دے رہا ہے اور غیر اللہ و میں دون اللہ اور میں سے دفع و ضار ہونے کی طاقت ذاتی و صفاتی کی تبلیغ کر رہا ہے قرآن مجید کی کسی چھوٹی سی اہمیت میں بھی یہ نہیں کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے میں دون اللہ کی وی ہوئی طاقت و اختیار و اُون سے کوئی غیر اللہ، میں دون اللہ ماقول لا سباب فتح و فتحان و میں سکتا ہے تو معلوم ہو گیا کہ میں دون اللہ کے حظِ فتح جتنے بھی لوگوں کے عقیدے ہیں وہ سب قرآن و حدیث کے خلاف ہیں اور بندوں کا پیغم و مگان سے گزرے ہوئے ہیں کوئی اللہ کے دینے ہوئے اُن اختیار سے؟ اگر کہ دفع و ضار ہونے کا عحیدت مدد ہے تو کوئی ستاروں کی ہاشم کا عحیدت مدد ہے تو کوئی نبیوں، ولیوں کو مسئلہ کشا وعا جت روایات ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دے رکھے ہیں اسی طرح کوئی جاؤ کے اڑ کا قائل ہے کہ یہ با ذن اللہ فتحان پہنچانا ہے کوئی امام زبری کے کڑے و چھلے میں نہ شر باذن اللہ مانے ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو بھی اُون واختیار دے کر پاشریک نہیں بنایا اور کسی میں دون اللہ کو ہماری مدد و عصامت و اختیار و اُون حاصل نہیں ہے اور حکم یا کر و لاؤ شریکُوا باللّٰهِ فَبِنَا تَرْجِعُوا اور اے (انساںوں) کا کسی چیز کو شریک (اللہ تعالیٰ) نہ شریک ہاوا۔ لیعنی میری کوئی صفات و اختیار کسی دوسرے کے لامدا تسلیم نہ کرو اس طرح کسی صفات میں بھی تم کسی چیز کو شرک کو شناساً و اور شرعاً۔

من دون اللہ کے مجھنے ایک اور انداز

فُلُّهُ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدٌ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُورًا أَحَدٌ ۝

ترجمہ:

ایک وہری نہان کے سماں اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہے نواع کی شرک قمیں مانی جی کہ اللہ تعالیٰ ہے اس طرح ہر ہی کی شرک قمیں مانی جی کر کے کی شرک ساخت تھا اسی میں وہ سمجھا میانی، بیرونی، بدھ کے چاری

سب اٹھ تعالیٰ کو مانتے ہیں اس طرح آج اسلام کے نام پر ابیرگر دوستیات مانی ہے کہ اٹھ تعالیٰ ہے اٹھ تعالیٰ کی ذات کو سب مانتے ہیں کہ اٹھ تعالیٰ ہے تھن کوئی بھی اٹھ تعالیٰ کو ایک نہیں مانتا اگر کون اٹھ تعالیٰ کو ایک مانتے کا وہ یا تو صرف زبان کے ٹھوکے کی حد تک تھن دل کے عقیدے دو بدن کے عمل سے کوئی بھی اٹھ تعالیٰ کو ایک نہیں مانتا اور جب تک دل کے عقیدے دو بدن کے عمل سے کوئی اٹھ تعالیٰ کو ایک نہ مانتے تو وہ بالکل اٹھ تعالیٰ کو مانتے نہیں بلکہ اٹھ تعالیٰ کی ذات کا سکر ہے کیونکہ اٹھ تعالیٰ کو مانتے کا مضموم بھی ہے کہ اٹھ تعالیٰ کو اس کی تمام صفات و اختیارات، تعریفات میان و قدرت طاقت علم وغیرہ کے ساتھ متعف کر کے پھر ان سب میں ایک نہ جائے ان تمام چیزوں میں سے کسی ایک کا انکار اٹھ تعالیٰ کا انکار ہے تیز اٹھ تعالیٰ کی کوئی صفت و قدرت و طاقت و اختیار و تعریف علم و میان کسی دوسری چیز پر مستقیم مان لینے سے بھی اللہ کا انکار ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایک ہے کا کیا معنی ہے؟

اٹھ تعالیٰ ایک ہے کا یہ معنی ہے کہ اللہ ذات میں ایک ہے کہ اسکی کوئی دوسری ذات نہیں تھن وہاں کہی ہے

حقیقت میں وہی تو خوبیہ خدا ہے۔ میں خوبیہ کے درپر بجدو روا ہے
جو ستوی عرش تھا خدا ہو کر میئے میں اڑپا مصطفیٰ ہو کر
اگر محمد نے محمد امان لایا تو سمجھو مسلمان ہے و عالم از
خوبیہ غربہ نوازے ہند و میان میں اپنا زم رکھ لیا اپنے میاں

اب کوئی واثق و قیاس کرایے عقیدے سد کھو لائے لوگ کیا اٹھ تعالیٰ کو ایک مانتا ہیں با کوئی ضمانتے ہیں۔

اٹھ تعالیٰ اپنی تمام صفات و اختیارات و تعریفات و حکما میں شریعت و قانون رازی میں اپنی عبارات میں اقتدار و عالم الخیب والشہادہ میں اٹھ ایک ہے تھن سزا و عظم تھن انسانوں کی اکثریت اللہ کو ایک نہیں مانی خلا اللہ پیدا کرنے میں ایک ہے کائنات کے ذریعہ کے مالک ہونے میں ایک ہے کائنات کے چار کرنے میں ایک ہے شفاعة و بیان میں ایک ہے عزت و بیج میں ایک ہے ذات و بیج میں ایک ہے امیر کرنے میں ایک ہے غربہ کرنے میں اٹھ ایک ہے ندو کرنے میں ایک ہے مارنے میں ایک ہے شیخ و بیج میں ایک ہے نقصان و بیج میں ایک ہے بدایت و بیج میں ایک ہے ہدایت و بیج میں ایک ہے اولاد و بیج میں ایک ہے بے اولاد و کرنے میں ایک ہے واٹھاٹانے میں ایک ہے گلدار ہانے میں ایک ہے قیامت قائم کرنے میں ایک ہے جنت و ووزن خر کے

فیصلے کرنے میں ایک ہے بحمد سماور پکار کے لائق ہونے میں ایک ہے تو نہ روپیاز کے لائق ایک ہے مشکل کوٹھنی
میں ایک ہے تو حاجت روپی میں ایک ہے غوث ہونے میں ایک ہے تو وادا ہونے میں ایک ہے باش برمانے
میں ایک ہے تو آدمی چلانے میں ایک ہے رات لانے میں ایک ہے دن نکالنے میں ایک ہے الغرض خام
کائنات کے چلانے میں ایک ہے تو ساری عبادات کے لائق ہونے میں ایک ہے اپنی تمام صفات و تصرفات
واختیارات میں ایک ہے انتہ تعالیٰ نے اپنی کسی عبادت میں کسی کشریک کرنے کی اجازت نہیں دی اپنی کوئی صفت
کسی غیر اللہ کو نہیں دی اپنا کوئی اختیار وازن کسی غیر اللہ کو نہیں دیا اپنا کوئی طاقت و تصرف کسی غیر اللہ کو نہیں دیا اپنے
اقدار کا کوئی حصہ کسی غیر اللہ کو نہیں دیا اپنا سارا حکم کسی غیر اللہ کو نہیں دیا اس لئے دو اللہ الحمد ہے اگر و بالغرض اپنا کوئی
اختیار وازن کسی غیر اللہ کو دینے سے اللہ بھی چاہ کر سماور غیر اللہ بھی اسی کر سا اللہ بھی تحدیتی و سماور غیر اللہ بھی
تحدیتی و سا اللہ تعالیٰ بھی امیر کر سماور غیر اللہ بھی امیر کر سا اللہ بھی اپنے اختیار وازن سے غوث ہوا اور غیر اللہ بھی
اللہ کے دینے ہوئے اختیار وازن سے غوث من جائے لوگوں کی فراہوتی کے تو پھر اللہ الحمد نہیں رہتا بلکہ اللہ
ائشی بن جاتا ہے کہ افسوس ہیں زب و ہیں اللہ و ہیں سارشانہ ہوتا ہے کہ

وَقَالَ اللَّهُ لَا تَسْتَخِذُوا إِلَهِيْنِ إِثْنَيْنِ إِنَّمَا هُوَ إِلَهٌ لَّهٗ وَاحِدٌ فَإِنَّمَا يَأْتُكُمْ فَارْهَبُوْنِ ۝

ترجمہ: او فر لیا اللہ نے تم سنتا دو دل در حقیقت دو ایسا معمور ہے جو ایک ہی ہے سو تم صرف مجھ سے ذرہ
قل اَغَيْرُ اللَّهِ أَيْغَرُ رَبُّاً وَ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۝ (انعام.. 164)

ترجمہ: فرمادا (اے محمدی اللہ عزیز و حلم) کیا دل کے سما عاش کروں میں (محمدی اللہ عزیز و حلم) کوئی اور رب
خالاںک (حقیقت یہ ہے کہ) وہی تو ہے زب و ہیچ کا۔

اب حقیقت تو یہ کہ اللہ ایک ہے تھن کوئی بھی اللہ کو ایک نہیں ملت اُلا ماذہ اللہ!

نوئی کی شرک قوم نے سب سے پہلے اللہ کو ایک مانع سے الٹا کیا اور پیچ و نیں کو اللہ کا شریک بنایا پھر ای
طرح پیکے بعد گھرے ہر آنے والے سچ نبی کی شرک امت نے اللہ کو ایک نہیں ما پڑھے چلے چلے محمد رسول اللہ محمدی
اللہ عزیز و حلم کی رہا ہی کے لوگوں نے قلن سو اصحاب اللہ کے شریک بنایا کہ اللہ ایک ہونے کے مکر ہوئے اس طرح
یہاں، یہودی، مجوہی، نجیی اور کاشن جی کی آنکھیں کے اسلام کے نام بجاویں نے بھی اللہ کا لاد الحمد حلبی نہیں کیا

کوئی قبروں کا پیاری ہے تو کوئی تحریر، دل کا کبین پاچ تون کا بارہ لاموں کا کچھ لوگوں نے سب چیزوں کو چھوڑ کر صرف تھویں آنٹے اور جادوا و نظر بد کو اللہ کا شریک بنا کر اللہ کا اٹھا اخذ ہونے کے مکروہ اللہ تعالیٰ مجی نبی کریم ملی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کہا رکھتا ہے جاؤگر نے مجی اللہ کے دینے میں اذن اختیار سے نبی کریم ملی اللہ علیہ وسلم کو پاک رکھا جاتا اسکا اللہ تعالیٰ نے کسی من دون اللہ کو کوئی اذن اختیار نہیں دیا ہے اسراہ بنت ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کا اٹھا اخذ انسانوں کی اکثریت نہیں مانگی اور جو اللہ تعالیٰ کو اٹھا اخذ مانتے ہیں وہ اللہ کا کسی من دون اللہ میں اختیار وازن نہیں مانتے کہ کسی من دون اللہ بھی کسی کو پیار کر لیتے ہیں اللہ کے اذن سے سارشان ہوتے ہیں

**وَإِنْ يُمْسِكَ اللَّهُ بِضُرٍ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرْدُكَ
بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَ لِفَضْلِهِ ۖ يُصْبِطُ بِهِ مُتَّسِعَةً مِنْ عِبَادَهُ ۖ وَهُوَ
الْغَفُورُ الرَّحِيمُ** (آل یوس - 107)

ترجمہ: اور اگر بچھائے تم کو اللہ کوئی مکمل فوائد نہیں کرنے وو کرنے والا اس (کلیف) کو گروہی (اللہ) اور اگر بچھا جائے تو کبھی بھلاقی تو نہیں ہے کبھی بھرنا والا اس (اللہ کے) فضل کو۔ وہ بچھا جاتا فضل جس کوچاہے اپنے بندوں میں سے اور وہ بہت بخشنده الائمات علی ہمارا نہ ہے

اس آئت سے معلوم ہوا کہ (۱) کلیف اللہ وہ تھا ہے (۲) فَلَا كَاشِفَ لَهُ اس کلیف کو کوئی بھی وو کرنے والا نہیں ہے سارے من دون اللہ کی فلی کر دی کریں کہ من دون اللہ کا کوئی فرد بھی خداودانیہ ہوں یا اولیاء، جاؤگر تھویں گذشتہ فال بدنظر بد وغیرہ وغیرہ اس کلیف کو کوئی بھی وو کرنے والا نہیں ہے ایسا نہ گروہی اللہ افی کے بعد لا اکی ہے جس نے ذاتی اور حطاں دینے میں اذن اختیار کی فلی کر دی ہے نہ من دون اللہ کے ذر و ذرے نے فلی کر دی ہے کہ کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی کلیف کو وو نہیں کر سکتا معرف وہی ایک اللہ جو کہ کلیف دینے بھی اللہ اخذ ہے اور وو کرنے بھی اللہ اخذ ہے خیر بھی وہی وہ تھا ہے اس اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خیر کو کوئی بھی ختم نہیں کر سکتا ذاتی و حطاں طاقت سے اللہ تعالیٰ کے دینے میں اذن اختیارات و اذن کسی نہیں دینے اگر اللہ تعالیٰ مخدوم کا ایک بھانا ہے سیدھی سی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیارات و اذن کسی نہیں دینے اگر اللہ تعالیٰ اختیارات و اذن دینا چاہتا تو انہیاں کو دیتا تھکن ان کوئی ایک ذرہ بھی فتح و فتحان دینے کا اختیار واذن نہیں دیا تو جاؤگر اللہ کے ذرثیں اور رسول اللہ ملی اللہ علیہ وسلم کے ذرثیں اور مومن کے ذرثیں وہیں اسلام کے ذرثیں وہیں کا اللہ تعالیٰ نے

کیے اپنے اختیار و اذن دے دیجے تو ثابت ہوا کہ رار ساختیاں و تصرفات عبارات طاقت و قوت اللہ تعالیٰ
کے اپنے پاس چیزیں مون اللہ کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے کیونکہ اللہ اخڈ ہے۔

اللہ الصمد

ترجمہ اللہ بے نیاز ہے سب اُنکے حجاج ہیں

اللہ کسی کھجھ نہیں ہے نامیا عکا ن او لیا عکن صدیقین کا تفریشتوں کا اور ن جھوں کا ن جاؤ دگر کا ن جاؤ دکان نظر بد کا
ن فال بد کا ن سورج چاہدستا دوں کا تجویہ گندوں کا ن شیخ تحمل کا ن بارہت چودہ کا ن قندر دوں کا ن بیدا دوں کا ن
ملکوں بجد دلوں کا الخرش کسی بھی من دون اللہ کھجھ نہیں ہے ساری کائنات اور کائنات کا ذرہ ذرہ اپنے وجود
و جا دنیا میں اللہ کھجھ ہیں خدا دنیا دشمن ہوں یا او لیا عکا صدیقین با شبداء سب کے سب اُنہوں کے حجاج ہیں
اللہ کے درکے فقیر و ملکی ہیں جو خوہیں دفعہ فقیر و ملکی ہو تو دوسرے دل کا خاک دانا غوث ہو گا جو ہر سانس میں ہر
اشتہ دلی نظر میں اور زبان کے ہر بول میں کان کی ہر شنوائی میں پاؤں کے ہر قدم میں ہاتھ کے ہر کام میں داشتی
ہر سوچ میں دل کی ہر وہڑکن میں یاں کے ہر گھوٹ میں بھوک کے ہر لقدم میں نندگی کے ہر لمحہ میں موت کی ہر
حالت میں عالم بزرخ کی ہر گھری میں قیامت کی ہر ساعت میں جنت کی ہر گھری میں اور بیشہ ہیئت ابد الابد ایک
اللہ تعالیٰ کے حجاج ہوں تو دنیا فضار مشکل کشا و حاجت رو ادا دا و بھیگر بھری بنا نے والے کیسے ہو سکتے ہیں جاؤ
تجویہ نظر بد نی کریم ملی اللہ علیہ وسلم کے بال جسم پیاری و شقا و بیچے کا لذ کیسے ہو سکتے ہیں اور جو من دون
اللہ کو مانتا ہے کرو دانا و بھیر ہے غوث و حاجت رو بہان فضار ہے خدا دنیا او لیا عکا یا مانے یا تجویہ گندوں کو
جاوہ جن بازی کو یا قال بد نظر بد یا کسی کائنات کی اوہ چیز کافی فضار غوث دانا مشکل کشا مانتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو اللہ
الشمد نہیں مانتا بلکہ اس کے عقیدے میں کائنات اور کائنات کا ذرہ ذرہ کا بھی حجاج ہے تجویہ گندے
جاوہ کا بھی حجاج ہے نامیا او لیا عکن دوں قلبیوں کا بھی حجاج ہے کچھ کام اللہ تعالیٰ کرنا ہے اور زیادہ کام یہ ستیاں اور
جاوہ وغیرہ کرتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کا حجاج ہے کرو ان کے ذریعے کام کرنا ہے اگر یہ راش ہو جائے کیم تو اللہ
تعالیٰ کو ان ہستیوں کو واٹھی کر لے چاہا ہے اس لئے کہا جانا ہے کہ اللہ ان کی اغا نہیں ہے تو تجویہ یہ مکلا کہ اللہ تعالیٰ
الحمد نہیں ہیں بلکہ یہ من دون اللہ علی الحمد ہیں کیونکہ اللہ بھی ان کا حجاج ہے کہ اللہ ان کی اغا نہیں بلکہ بھری
عقیدے کو اس شعر میں عان کیا گیا ہے

اللہ کا کچرا چھڑاوے مجھ سالی اللہ عصی و ملم

یہ کتنا غلبہ کر اللہ تعالیٰ عاجز ہے اللہ ہار گیا اور مکن دون اللہ جیت گیا اور یہ ماننا نکر ہے تو ہاتھ ہو گیا کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ واللہ الصمد ہے بر جیز سے بے نیاز ہے اور کہ کائنات کا بر زرعہ اور مکن دون اللہ کا بر فر واللہ کا حجاج ہے فہذا ان دون اللہ کے کسی فرود قدر میں فوق الاصابِ فتح و فتحان دینے کا کوئی امکان نہ ہے کون طاقت نہیں نہ ذاتی نہ عی اللہ کے دینے مونے اختیارِ واقع سے ورنہ اگر اللہ کا دلیہ والوں و اختیار مان لیا جائے تو اللہ اللہ الصمد نہیں رہتا کیونکہ کچھ کا ماحصلہ تعالیٰ کرنا ہے اور کچھ کام دوستیاں کرنی ہیں جن کا واقع میا گیا ہے تو پھر ہاتھ ہو جائے گا کہ کائنات کی بر جیز اللہ کی حجاج نہیں بلکہ کچھ جیز سے اللہ تعالیٰ کی حجاج ہیں اور کچھ جیز سے غیر اللہ کی حجاج ہیں قرآن مجید کی سیکھوں تو حیثہ بت کرنے والی برآئیت میں استشان کرنا پڑے گا کہ اللہ بھی دفع و ضار ہے مکمل کشا ع ہے حاجت روایہ اور یہ متنی بھی حاجت روایہ ہیں جن کا اللہ نے واقع و اختیار دے رکھا ہے تیر ان اللہ الصمد نہیں ہے جن کا اللہ نے خواز ون و اختیار دے

مجھرہ کی حقیقت

سوال اللہ نے اپنے رسولوں اور میلوں کو مجھرات میں ادنی ورنے رکھا ہے تو کیا وہی کوئی اللہ الصمد ہے خلاف ہے
جواب: وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِأَيْةً إِلَّا يَأْذِنُ اللَّهُ (العد...38)

ترجمہ: اور نہیں ہے طاقت کسی رسول کی کیا رکھا ہے کوئی (مجھرہ) نہیں (ازخواز) بغیر اللہ کا واقع کرنا کے۔

تبلیغ یہ جاری ہے کہ مجھرہ نہیں و کھا کی رسول کا اختیار و طاقت میں نہیں ہے جب بھی کسی رسول سے نہیں و مجھرہ غایب ہوتا ہے تو و مجھرہ اللہ کے حرم سے غایب ہوتا ہے اس مجھرہ والے کام کا قابل اللہ ہوتا ہے اور مجھرہ اللہ کا قابل ہوتا ہے کیونکہ لفظ مجھرہ کا معنی ہے عاجز کر دینے والی چیز یعنی وحیجہ جس کے غایب کرنے سے ساری دنیا عاجز ہے اس مجھرہ نے ساری دنیا کا واس کے کرنے سے عاجز کر دیا ہے اور مجھرہ خلاف عادت، فوق الاصابِ فتح و فتحان کا مہمان ہے اس فوق الاصابِ فتح و فتحان کا مکن یا اللہ تعالیٰ کا قابل ہے کوئی بھی اس کا مکن نہیں کر سکتا حتیٰ کہ وہ رسول جس کے ساتھ اس مجھرہ کا قابل ہے وہ خوبی بھی اس قابل کو نہیں کر سکتا وہ رسول خوبی بھی اس کے کرنے سے عاجز ہے اس نے ارشاد فرمایا

فَلْ إِنَّمَا الْأُيُّنُ عِنْدَ اللَّهِ تَرْجِمَاتٌ (۱۰۹) (عوام... 109) ودری آئت می فرمائی کہ اختیار میں ہیں (انعام... 109)

**وَإِنْ كَانَ أَكْثَرُ عَلَيْكَ إِغْرَاصُهُمْ فَإِنْ أَسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْعَثِي نَفَقًا
فِي الْأَرْضِ أَوْ مُلْمَاءً فِي السَّمَاءِ فَهَاتِهِمْ بِإِيمَةٍ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ
لِجَمِيعِهِمْ عَلَى الْهُدَى فَلَا تَكُونُنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ** (انعام... 35)

ترجمہ اور اگر ان گز نہ ہے تم پر بے رخان لوگوں کی تو اگر تم سے من پر سے یعنی تمہاری طاقت میں ہو تو وحید کوئی سرگز نہیں میں یا (کا)و) کوئی سیرخی آسمان میں اور لے آؤں کے پاس کوئی سمجھو اور اگر اللہ چاہتا تو مجھ کرو یا ان سب کو بداشت پر پہنامت ہو جما داں!

اس آئت میں صاف اعلان کر دیا گیا کہ رسول جنتی بھی کوشش کرے کوئی سمجھو نہیں لاسکا سمجھو سے اللہ کی توحید ثابت ہوتی ہے کہ کوہے جان کو کمی لاٹی کا اٹھ تعالیٰ نے جیسا جاگہ جسم و جان والا اڑھانا ہوا ہے جب موئی کچھ نہ ہو تو فدا آئندہ نہ کوئی بے جان لاٹی میں جانی ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تو کوہ کھا ہے اللہ تعالیٰ کے سعادتیا کی کوئی حقیقتی طاقت یا کامیابی کر سکتی تو بتہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سارے اختیارات ہیں اور میں یعنی اللہ کے پاس کوئی بھی اختیار نہیں ہے نہ سمجھو سے رسالت ثابت ہوتی ہے کہ اللہ وحدہ لا شرک لہ کا یہ فرستادہ رسول اللہ تعالیٰ ہی کا بھیجا ہوا رسول ہے یا پانی طرف سے نہیں آیا اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو لاٹی کو قاڑھانا ہوا ہے کسی دوسرے کی لاٹی کو اڑھانا نہیں ہانا اپنی کا اٹھ تعالیٰ کا بھجوہا واسیکار رسول ہے تو ثابت ہوا کہ سمجھو اللہ کا فنا ہنا ہے یہ سمجھو جو حق ہنا ہے اس کا ملاجی و ایمان ہے اس کا اکار کرنا کفر ہے اس لئے سمجھو کسی دوسری تحریک کو قیاس نہیں کیا جا سکا اپنی سمجھرات کا خبور اللہ الصمد کے خلاف نہیں ہے بلکہ سمجھرات اللہ الصمد کی نہیں ہیں کہ تمام حسوس و تمام فہیاء سمجھرات میں اللہ تعالیٰ کے چنان ہیں

لفظ آیتیہ یا آیات

قرآن مجید میں جمل کہیں بھی لفظ آیت یا لفظ آیات آتا ہے اس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ قدرت کا عملی شاہکار جو مافق الاصباب و مشرق عادت ہوتے ہیں جیسے کھلی اگر کسی رسول سے ہے تو اس کو سمجھو کہتے ہیں اگر آیت کا تخلی کسی رسول سے نہیں ہے تو سمجھو وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عملی سمجھو ہے اسی طرح لفظ آیات ہے یہ لفظ قرآن کریم کی آیات پر بھی

استعمال ہے اور قرآنی آیات بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کا دو علاج کرنے والا شہکار ہے کہ کفی نہیں، ولی فرض جن انسان حیوان چاہو گر تجویز گر جن باز مراف کہن کوئی ایک آئیت بھی نہیں ہے سکتا اور لطف آیات کا استعمال آقانی کا کعلی اشیاء پر بھی ہوتا ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کا یہ افضل ہوتے ہیں جو وہ را کوئی نہیں کر سکتا ان تمام آئیت کا فائل اللہ تعالیٰ ہوتا ہے اور وہ آیات عرف اللہ کا فائل ہوتی ہیں پہنچانی آئیت خواہ وہ مجرم ہو یا قرآنی آئیت یا آقانی کیفیت خلائی پرداز کیز اور فرم کوئی نہیں ہاسکتا۔

وَلَمْ يَكُنْ لِّهِ كُفُواً أَحَدٌ أَوْ نَهِيٌّ أُسْ كَھمسر بھی کوئی

اب میں دون اللہ کو اس ادازے سمجھیں کہ جس کی ایک صفات کو کوئی بصر نہیں ہے بصر کا مطلب ہے، ایک بھی اللہ تعالیٰ کی ذات میں کوئی برادر نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی تمام صفات میں کسی ایک صفت میں کوئی برادر نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے تمام تعریفات میں کسی ایک تصرف میں اللہ کا کوئی برادر نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے علم میں کوئی برادر نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت و طاقت میں کوئی برادر نہیں ہے اگر کوئی آقانی اللہ تعالیٰ کے برادر کسی کوئی سمجھتا تو وہ محظی وہ حید میں پاپ ہے لیکن آج قومی اکثریت اللہ تعالیٰ کی یہ شان و زلم پیغامن لَهُ كُفُواً أَخَذْنِي مانیت کچھ آقانی بدھ کے کچھ گردناک کے کچھ کرش دال کی کچھ عصیتی کو اور اس کی آئی کو اور کچھ عزیز یا حض نے انہیاء والیاں کو کچھ بند و بول اور بھک کو لٹک کے برادر کا بصر ہاتا ہے اور حض لوگوں نے صرف تجویز گذا کو جاودہ جائز مقرر کو نظر بدھا لیکن کوئی اللہ تعالیٰ کا بصر ہاتا ہوا ہے مثلاً اگر اللہ پاک کرنا ہے اور تم درستی و تہذیب کرنا ہے تو یہ اور پرقد کو وہستیاں اور حیریں بھی پاک کر کی و تم درست کرنی ہیں یعنی لوگوں نے میں دون اللہ کو لٹک کے برادر ہا کر شرک کے مرکب ہوئے ہیں حالانکہ حقیقت میں کوئی بھی میں دون اللہ اللہ تعالیٰ کا بصر نہیں ہو سکتا فہذا اللہ کی کوئی صفت کوئی تصرف کوئی اختیار کوئی علم کوئی قدرت اور اللہ کی کوئی طاقت کسی میں دون اللہ میں نہیں ہے نہ قائم اور نہ اللہ کے اذن سے حلالی۔

سوال: اسلام کا بیتل لگانے والا مسلمان کہتا ہے کہ ہم نے تو کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی کسی صفت میں غیر اللہ کیا لکھیر لیا ہے برادر نہیں سمجھا بلکہ کسی صفت میں جزوی طور پر ہم نے غیر اللہ کو برادر سمجھا ہے تو یہ شرک نہیں ہے جواب: ذینما میں ایسا کوئی شرک نہیں کہرا جس نے کسی غیر اللہ کو بالکل برخلاف اسے اللہ کے برادر سمجھا ہو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ کائنات میں آج تک کوئی شرک نہیں کہرا پھر اللہ تعالیٰ نے نوش کی شرک قوم حسونی شرک قوم کھصلیخ کی شرک قوم کو کیوں چاہ کیا فرمایا

فَلْ يُبَرِّدَا بِهِ الْأَرْضُ فَانْظُرْ رَوْا كَيْفَ كَانَ عَابِثُ الْلِّيْلِيْنَ مِنْ قَبْلِ دَكَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكُيْنَ ۝
 ترجمہ: (اے نبی ملی اللہ عزیز و حلم) کبود بحیج کر زمین میں جمل پھر کر دکھو کر تم سے پہلے لوگوں کا کیا حشر ہوا حقیقت
 حال یہ ہے کہ ان کی اکثریت شرک تھی۔ (روم... 42)

اس سے ہاتھ ہوا کر شرک کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ کوئی کہیے کہ اللہ بھی وہا ہے اور مجھ بھی وہا ہے اللہ بھی خوٹ
 ہے اور مجھ بھی خوٹ ہے اللہ بھی یا کہتا ہے اور جاؤ نظر بد بھی یا کہتا ہے بال اللہ تعالیٰ بھی عالم الخیر ہے جو وہ لوگوں
 بذریعہ کشف غیر معلوم ہو جانا ہے اللہ بھی مشکل کشاء ہے اور علی تحویل گذا بھی مشکل کشاء ہے یہ ہے اللہ تعالیٰ
 کے برابر کہا اور یہ شرکر در کے شرکتمن نے اتنا ہی برادر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شُكُورًا أَخْدُ كُبْرَى كَانَاتِ مِنْ كُلِّ بَنِي جِزْدٍ وَلَا كُلِّ طُورِ بَنِي هَسْرٍ وَلِرِ بَنِي جِنِّیْسٍ ۝ ۷۷
 تائے کر آج ہنسانیت کی اکثریت کسی نہ کسی شرک میں جلا ہے یا نہیں؟ نیز اکثر کسی نہ کسی صورت میں (۱) اللہ
 اخڈ (۲) اللہ الصمد (۳) وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شُكُورًا أَخْدُ کے مکریں یا نہیں کتنے افسوس سے لکھا ہوتا ہے کہ علماء
 نے قرآن مجید کے ذمے کھے اور تغایر بھی کھیس لیجن اس شاعر ان اور شاعر کو نونق اللہ بمحاجہ آیا اور نہیں کن
 دون اللہ بمحاجہ آیا اور نہ قل هو اللہ اخڈ (۴) اللہ الصمد (۵) وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شُكُورًا أَخْدُ کبھی آیا تو جرا اور تغایر
 لکھنے کے بعد بھی جاؤ نظر بد تحویل گذلے کافی نبی کریم ملی اللہ عزیز و حلم کے بال جب وجوہتے میں فتح فتحمان دیجے
 کا از بھی ما نہیں ہے کچھ علماء انہیا ناولیاء کو مشکل کشا حاجت ردا دا تو بھیر بھی ما نہیں ہتا تو لوگوں کو کیا خاک
 قرآن مجید بمحاجہ آیا ہے اگر یہ شرک نہیں ہے تو پھر ہمارا شرک کیا ہے شرکتمن عرب کے شرک اور اس قوم کے شرک
 میں کیا فرق تھے۔

ایک اور انداز سے ممن دون اللہ کو سمجھیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ترجمہ: سب تحریثیں اللہ تھیں کے لئے جزو بھی ہے سارے جہاںوں کا!

رب کا حقیقی ہے پائیے والا مزید اس کے حقیقی کو سمجھ کیا جائے تو حقیقی ساری خروبات پوری کرنے والا الخصیں تھے
 ہے عالم کی جس کا حقیقی ہے جہاں اور الخصیں کا حقیقی سب جہاں اب حقیقی یہ ہوا کر اللہ تعالیٰ سب جہاںوں کی ساری
 کی ساری خروبات پوری کرنے والا ہے کائنات اور کائنات کے ذرے ذرے کی خروبات بنا نے والا بھی

اور جانے والا بھی اللہ ہے اور ہر چیز کی ساری ضروریات پوری کرنے والا ہے مثلاً جو حقیقی کی ساری ضروریات ہانے والا اور جانے والا بھی اللہ ہے اور اس کی ساری ضروریات پوری کرنے والا بھی اللہ ہے بھیلوں کی کیا کیا ضروریات ہیں یہ جانے والا بھی اللہ ہے اور ان کی ساری ضروریات پوری کرنے والا بھی اللہ ہے طرح انسان کی قابلیت کے ابتدائی نفع سے لے کر مکمل انسان تک اور بعد از پیدائش ہاں موت یا حد ازموت تا قیامت بعد از قیامت تا ابد الالا و ساری ضروریات جانے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے تمام ضروریات پوری کرنے والا بھی اللہ ہے جب رب الحسین کے ہاتھی میں کائنات کے ذمہ ذرہ کو کامپی پیٹ میں لے لیا ہے کہ کائنات کا حقیقتی ایسا ذرہ بھی نہیں ہے جس کی ضروریات اللہ پوری نہ کرنا ہو جبکہ بت ہو گیا کہ کائنات کی ہر چیز کی ضروریات اللہ تعالیٰ پوری کرنا ہے تو اب کائنات کے کسی ذرہ کو بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسری حقیقتی کی ضرورت ہی نہیں جو اس کی ضروریات پوری کرے

اب دو انسان جن کا عتییدہ دامن یہ ہے کہ ہر انسان ہر جیون ہر چیز پر پاڑو سنبھالنے کا انسان ہر پرندہ ہر کیڑا چاند و سورج آگ وہاں غرض کائنات کے ذمہ ذرہ کی پیدائش کرنے والا بھی اللہ ہر چیز کی ضروریات پوری کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے اس انسان کا عتییدہ دامن میں بھری کائنات میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دامن وغیرہ و مثکل کشا و حاجت روا بھری ہانے والا نہیں ہے نہ یہ کسی تجویہ گذے جا وہ جائز نہ ہو گے فال بد نظر بد جن، جن با ذریثہ وغیرہ کے اندر نفع و فضمان دینے کا اڑ ہے کیونکہ بھی ایک ضرورت ہے اور فضمان بھی ایک ضرورت ہے اور ہر ہر ضرورت پوری کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے من دون اللہ نہیں ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ دوسری ہستیوں انجیاء و اولیاء مجذوب و ملک وغیرہ کو دانا وغیرہ مثکل کشا، حاجت روا بھری ہانے والا بھی ہیں اس طرح وہ لوگ تجویہ گذے جا وہ جائز فال بد نظر بد نی کریم ملی اللہ علیہ وسلم کے جسم بال جوتے وغیرہ وغیرہ میں نفع و فضمان دینے کا اڑ مانے ہیں سیدھی ہی بات ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو رب الحسین نہیں مانتے بلکہ ان کا عتییدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی رب ہے جو کچھ ضروریات پوری کرنا ہے اور دوسری ہستیاں بھی رب ہیں جو وہ بھی کچھ ضروریات پوری کرنی ہیں کچھ ضروریات جا وہ تجویہ گذے پوری کرتے ہیں کچھ فال بد نظر بد پوری کرنی ہیں کچھ ضروریات نی کریم ملی اللہ علیہ وسلم کے جسم بال جوتے پوری کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ بھی رب ہے اور من دون اللہ بھی رب ہے (ضروریات پوری کرنے والا) اب ان تمام آیات کا اکاں ہو جانا ہے جن کا نام لفظ رب ہے

(۱) فتویٰ ربانی رب اسوت والا رش (۲) رب اسوت والا رش و بیت حمر (۳) رب امیر ق دلخرب ما
بیت حمر کشم خلوں

نیز دوسری آیات جن سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بت مونی ہے ان کا انکار ہو جاتا ہے **دنیا میں سب سے پہلا اللہ تعالیٰ اور من دون اللہ میں اشتراک**

من دون اللہ کے اس اعلان پر کہ اللہ کے پاس سارے اختیارات و تصرفات ہیں اور من دون اللہ کے پاس کسی نفع و فضمان و سچے کا کوئی اختیار نہیں ہے آدم سے لے کر نوح کی قوم بھکر ساری انسانیت اسی اعلان والے ان پر قائم روی اللہ اور من دون اللہ کا یہ فرق بھجتی روی اور ساقی روی کہ اللہ تعالیٰ نہیں ہے اور من دون اللہ تعالیٰ نہیں ہے ووبے میں ہے بے وسی ہے مجبور بھیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تصرفات و اختیارات کے حاملے ہے اختیار ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ یا کر کے اور یہ من دون اللہ بیارت ہو یہ ضرور بالعمر و بر صورت یا ان ہو گا لہذا من دون اللہ اپنے لئے کچھ کر سکتا ہے اور نہ مجبودوں کے لئے کچھ کر سکتا ہے اس زمین پر سب سے پہلے مسلمان بھروسی ہوئے شرک قوم نوی کی قوم تھی جس نے من دون اللہ کے اس فرق و اعلان و سچے اعلان کے خلاف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے تصرفات و اختیارات، قدرت و طاقت و ہیمات من دون اللہ کا ان دو بھی تسلیم کرنے تھی کہ اللہ تعالیٰ بھی بجدوں کلائق ہے اور من دون اللہ بھی ہمارے مجبودوں جن اللہ کو پکارا جائے تو ہمارے مجبودوں کو بھی پکارا جائے اللہ تعالیٰ بھی مذروا نیاز کے لائق ہے تو من دون اللہ ہمارے مجبود بھی مذروا نیاز کے لائق ہیں اللہ تعالیٰ بھی مشکل کشاء ہے تو ہمارے مجبود بھی مشکل کشاء ہے جسیں اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں ان میں اشتراک پیدا ہو گیا پہنچا وہ مسلمان شرک قوم اللہ تعالیٰ کو بھی ادا مانے گی اور اپنے مجبود پاچ اولیاء اللہ کو بھی ادا مانے گی اس مسلمان شرک قوم نے برتاؤ کیا

فَالْأَلَا تَدْرُنَ إِلَهُكُمْ وَلَا تَدْرُنَ وَدَاؤَ لامُوا عَمَّا لَا يَعْلَمُ وَمَعْقُقٌ وَنَسَرًا ۵

ترجمہ: اور کہاں بھیوں نے ہرگز نہ چھوٹا اپنے مجبودوں کو اور ہرگز نہ چھوڑنا تم وہ کو سوائے کو بیوٹ کو بیوچ کھنکر کو (نوچ... 23)

جب مسلمان شرک قوم نے ان پانچ اولیاء اللہ کو ان مان کرو ہی صفات و اختیارات الوہیت جواہد تعالیٰ کے لئے خاص ہیں ان کا اندھی حلیم کر کے ان کو اپنے کا شریک بنایا نوح نے نوس پچاس سال اس شرک کی ترویجی فرملا

فَأَلْيَقْوَمُ أَعْبَدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنَ الْغَيْرِةَ

اسے میری قوم کے لوگوں ایمان کی عبادت کی فتح و ضار بخافل، مشکل کشائے عبادت کے لائق صرف اللہ ہے سے لے کر تمام قبول بدینی دنیا عبادات صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کرو کیونکہ بھری کائنات میں صرف اور صرف وحی اللہ تعالیٰ اڑ ہے اور کوئی نبی ولی فرشتوں میں وغیرہ والذین ہیں نوح کے منع کرنے کے باوجود جو وحی مسلمان شرک قوم ان پانچ اولیعین کی پوجا سے بازست آئیں اولیاء اللہ کی عبادت کی ابتداء ان کی قبروں سے ہوتی پھر ان کی تصویریں بھائیں اور یوں ان اولیاء کی عبادت کی گئی یہ رسم قبر اور یہ رسم تصویر یعنی یہت جیسے آج بھی لوگ اولیاء کی عبادت کرتے ہیں کہ ان کی قبریں پوچھتے ہیں اور کچھ لوگ نبیوں و میلوں کی عبادت کرتے ہیں کہ ان کے نت پوچھتے ہیں جیسے یہ رسمی، بیرونی، ہندو اور سماجی اسلام میں عبادت قبروں اور ہنون کی کرنی مخصوصوں میں ہوتی بلکہ اس شخصیت کی عبادت کرنی مخصوصہ ہوتی جس کی قبر ہے یا جس کا یہت ہے

آدم علیہ السلام

آدم علیہ السلام سے لے کر نوح علیہ السلام سے پہلے تک سارے انسانیاً اور ساری انسانیت کا سیکھیت عقیدہ دیا یہان تھا کہ سارے اختیارات و تصریفات و عبادات صرف اللہ کے لئے ہیں مگر وہنہ اللہ کے پاس فتح و فتحان ویچے کو کسی حضم کا کوئی اختیار نہیں ہے

حال نوح علیہ السلام تک سارے انسانیاً اور سارے مسلمانوں کے سیکھیت عقیدے دیا یہان دوین کو کس نے مظاہراً اور شرک کی عقیدہ دیا یہان کس نے بنایا؟

جواب: پہلے بھی بتا دیا گیا ہے ساری انسانیت عقیدہ و توحید پر قائم تھی اور سب کے سب چھ مسلمان تھے کمی حرم کا کوئی دوسرا فرقہ نہیں تھا اور صد و میلے کے بعد کچھ ایسے لوگ بیٹھا ہو گئے جنہوں نے چھ مسلمانوں کے ایمان و عقیدے سے اختلاف کیا شروع کیا اور آہستہ آہستہ دوسرا اگر ووچھے مسلمانوں کے مقابلے میں ایک فرقہ بن گیا اور کثرو شرک پڑتی اپنامیں دوین بنایا جس کا بیانیہ عقیدہ و تھا کہ اللہ تعالیٰ کے کوئی یہتے ہوئے اختیار و اذن سے یا اولیاء بھی

مشکل کشائے ہیں حاجت روایتیں دلتے و بھگریں پکار و بجدے کے لائق ہیں مذروا نیازان کی دینا بھج ہے اس وقت
بے لے کر آج تک دگر دا آر ہے ہیں ایک اللہ تعالیٰ کا بچاری دوسرا ان دون اللہ کا بچاری

نوح علیہ السلام

یہ عقیدہ شرکیہ اور اشتراکیہ جب تھی مدت کے ساتھ لوگوں کے دلوں اور ماغوں میں راخ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے
یادے رسول نوح صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عقیدہ کی ترویج کے لئے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ اور من دون اللہ دونوں مشکل کشائے
خوبیوں، فیض و خدائیکیں دونوں اللہ تعالیٰ اور من دون اللہ دونوں عبادت پکار دندز دینیاز کے لائق نہیں
نوح صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عقیدہ شرکیہ کو مٹانے کے لئے اور اللہ تعالیٰ اور من دون اللہ میں فرق مٹانے کے لئے نو
صلیاں اور پنجاں سال لگاؤئے اور یہ بات سمجھائی کہ اللہ تعالیٰ معبود ہے اور من دون اللہ عابد ہے اللہ تعالیٰ خالق
ہے اور من دون اللہ حجتوں ہے اللہ تعالیٰ ما لک ہے اور من دون اللہ ملک ہے اللہ تعالیٰ ما نا و بھگر و مشکل کشا ما و بخار
کھل مترف فی العالم ہے اور من دون اللہ مکھنے سالی جان بھیکاری مشکل زد و مصیبت و غم زد و محن کل ہے
ساز ہے نو صلیاں بیٹ گھنیں بھنیں انسانی سعادا محض عقیدہ شرکیہ سے باز نہ آیا صرف جائیں بلے آئی خوبی قدر یہ نے
شرک سے قوبہ کر کے نوح صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی گئے اس طرح قوم دو گروہوں میں بیٹ گھنی ایک گروہ جس میں
نوح صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے ساتھ ایمان لانے والے شرک سے پاک مسلمان تھے وہرے گروہ میں سعادا محض

سلطان شرک تم عذابِ اہی

الله تعالیٰ اور من دون اللہ کے دو میان فرق و اخیج کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے سعادا محض سلطان شرک کو پانچ اولیاء
الله کو اپنے کا شریک بنانے والوں میں اور من دون اللہ، غیر اللہ میں فتح و قسمان دینے کا اختیار افسر فو طاقت مانے والوں کو
پانچ اولیاء بالاشکنی مذروا نیاز دینے والوں کو ان کو مشکل کشائے حاجت روایتے والوں کو اللہ تعالیٰ نے پانی کا عذاب دیا
سلطان شرک کے جم غیر اور سعادا محض کو اللہ تعالیٰ نے فو طوے دے کر مارا اس وقت اعلان ہو رہتا
مَعَّا خَطِيْبِهِمْ أَغْرِقُوا فَأَدْخَلُوا نَارًا . (نوح ... 25)

ترجمہ: وہ اپنے شرکیہ خطاؤں کی وجہ سے غرق کر دیئے گئے بھروسہ ۲۱۹ میں واصل کر دیئے گئے۔

اس سلطان شرک قوم کا مخصوص نوزائد و بچہ بیٹی بھی عذاب سے بچتے تھیں حتیٰ کہ نوح کی بیوی جو سلطان شرک تھی

اور بیان و بھی مسلمان شرک تھا نبی ﷺ کے ذریں ان کی آمدت کو مج رعیتی

وَمَا أَظْلَمُنَّهُمْ وَلِكُنْ طَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَمَا أَغْنَى عَنْهُمُ الْهَنْهُمُ الَّتِي
يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ لَمَّا جَاءَهُمْ أَمْرُ رَبِّكَ وَمَا زَادُوهُمْ
غَيْرُ تَتْبِعُ (بیو... 101)

زبر جملہ قلم کیا ہم نے ان پر بلکہ قلم کیا ہے انہوں خواپنی جاؤں پر اور نچلاں ان کو ان (مسلمان شرکوں کے) سبتوں نے درد بھی جنمیں پکارتے تھے وہاں کے سماج بگایا فصل حساب تیرے رب کا اور اشافہ کیا انہوں نے!

ان پائچے اولیاء اللہ نے ان (اپنے پیاروں) کے لئے سوائے چاہی وہ باوی کے اللہ تعالیٰ نے عذاب دے کر علی و پر بخیکل طور پر فرق و اخراج کر دیا کہ اللہ تعالیٰ حقاً رک ہے اس نے اس قوم کو حساب دے کر جو وہ کروں وون وون اللہ بالکل بے اختیار ہے بے مس ہے کوئی بھی مسلمان شرک نہ خود بیچ سکا اور نہ یہ کسی وہر سے کوچا سکا ان کے پائچے سبتوں و بخیکل اکٹھا ہی کسی کی مدد کرنے کے بلکہ خداون کی قبریں اور غاصبیں اور ان کے بت چاہو گئے۔

